الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلون من دار الی الدار ہ

تحقیق اولیاء اللہ نہیں مرتے بلکہ نقل کرتے ہیں ایک خانہ سے دوسرے خانہ میں (الحدیث)

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ نگاہ کی تیغ بازی وہ سپاہ کی تیغ بازی

تذکرۃ الاصفیاءؒ

مصنف و محرک

سجادہ نشین مخدوم غلام مرتضےٰ شاہ نیوکارؒ

شائع کردہ :

ادارۃ المرتضےٰ

دربارِ عالیہ مردان پور شریف

چک نمبر ۱۳۰/۹ ایل ڈاک خانہ ۱۲۹/۹ ایل تحصیل وضلع ساہیوال

Marfat.com

Marfat.com

تذکرۃ الاصفیاءؒ

مصنف و محرک

سجادہ نشین مخدوم غلام مرتضےٰ شاہ نیکوکار رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۹۷۶۴۹۲

554

۱۲۳۵۸۲

Marfat.com

نام کتاب ....تذکرۃ الاصفیاءؒ

تصنیف وتحریر............مخدوم غلام مرتضیٰ شاہ نیکو کار رحمتہ اللہ علیہ

تصحیح وتوضیح..............سید افضال حسین شاہ گیلانی مدظلہ العالی شیخو شریف

نظر ثانی........................صوفی عبدالغفور صاحب رحمتہ اللہ

مؤلف..............................صابر حسین قادری

اہتمام پہلا ایڈیشن.......................مختار احمد قادری

تعداد....................500(پانچ صد)

پہلا ایڈیشن چھپا.....................مارچ 1996ء

دوسرا ایڈیشن چھپا 2010ء

اہتمام دوسرا ایڈیشن......................صابر حسین قادری

Marfat.com

انتساب:۔

اپنے ہادی و مرشد سخی مراد علی شاہ صاحب نیکو کار قدس اللہ سرہٗ العزیز کے نام جو بظاہر ہم میں نہیں مگر بہ باطن اہل مراد کو فیض یاب کر رہے ہیں اور تا قیامت طالبان حق کیلئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فرمودات شمع ہدایت بنے رہیں گے۔

احقر العباد

درگاہ قادریہ مرادیہ

صابر حسین قادری چک نمبر L-9/108

تحصیل و ضلع ساہیوال

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحِیم

فہرست اسماء گرامی

نمبر شمار	اسماء گرامی	صفحہ نمبر
1	حرف آغاز	1
2	تقدیم	6
3	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	11
4	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	19
5	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	24
6	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	26
7	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	28
8	حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	30
9	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	32
10	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	35
11	حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	37
12	حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ	39
13	حضرت شیخ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ	41
14	حضرت شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ	43
15	حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ	46

Marfat.com

صفحہ نمبر	اسماگرامی	نمبر شمار
48	حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃاللہ علیہ	16
49	حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃاللہ علیہ	17
50	حضرت شیخ ابوالحسن قریشی ہنکاری رحمۃاللہ علیہ	18
52	حضرت شیخ ابوسعید المبارک رحمۃاللہ علیہ	19
54	حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی البغدادی رحمۃاللہ علیہ	20
72	شانِ حضرت غوث اعظم رحمۃاللہ علیہ	21
82	حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ	22
84	حضرت شیخ ابوالمنصور ابوالنصر السید عبدالسلام فضل اللہ رحمۃاللہ علیہ	23
85	حضرت سید صفی الدین المعروف ابوالفرح صوفی رحمۃاللہ علیہ	24
86	حضرت سید علم الدین ابوالعباس سید احمد المعروف احمد گنج بخش گیلانی قادری رحمۃاللہ علیہ	25
87	حضرت شیخ ضیاالدین سید علی مسعود رحمۃاللہ علیہ گیلانی قادری	26
88	حضرت نورالدین ابومحمد سید علی رحمۃاللہ علیہ گیلانی قادری	27
89	حضرت سید شرف الدین محمدؒ شاہ میر رحمۃاللہ علیہ	28
90	حضرت سید شمس الدین محمدؒ گیلانی قادری رحمۃاللہ علیہ	29
91	حضرت سید محمد غوث حلبی اچوی الگیلانی قادری رحمۃاللہ علیہ	30
94	حضرت سید عبدالقادر ثانی رحمۃاللہ علیہ گیلانی	31
98	حضرت سید محمد غوث بالا پیرامیر سائیں رحمۃاللہ علیہ گیلانی	32
104	حضرت سید جیون شاہ المعروف عبدالقادر ثالث رحمۃاللہ علیہ گیلانی	33

Marfat.com

نمبر شمار	اسماگرامی	صفحہ نمبر
34	حضرت سید عبدالوہاب گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	107
35	حضرت سید زین العابدین گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	108
36	حضرت سید عبدالرزاق گیلانی المعروف داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ	110
37	حضرت سید مصطفیٰ شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	113
38	حضرت سید محمود شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	114
39	حضرت سید مجتبیٰ شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	115
40	حضرت امام حیدر بخش گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	116
41	حضرت سید غلام غوث گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	119
42	حضرت سید امان اللہ شاہ المعروف سلطان ہاتھی دان رحمتہ اللہ علیہ	121
43	حضرت سید علی شیر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ	125
44	حضور سید سائیں چراغ علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ	127
45	حضرت سید قطب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ محلوی	129
46	حضرت سید سخی محمدؐ شاہ رحمتہ اللہ علیہ	135
47	حضرت مخدوم پیر سخی مراد علی شاہ نیکوکار رحمتہ اللہ علیہ	145
48	تعارف منتظم اعلیٰ	156
49	شجرہ غوثیہ باغنامہ طلبیہ (نظم)	158
50	شجرہ شریف امامیہ غوثیہ قادریہ قطبیہ مرادیہ	165

Marfat.com

قبلہ حضرت مخدوم سخی مراد علی شاہ نیکو کار رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

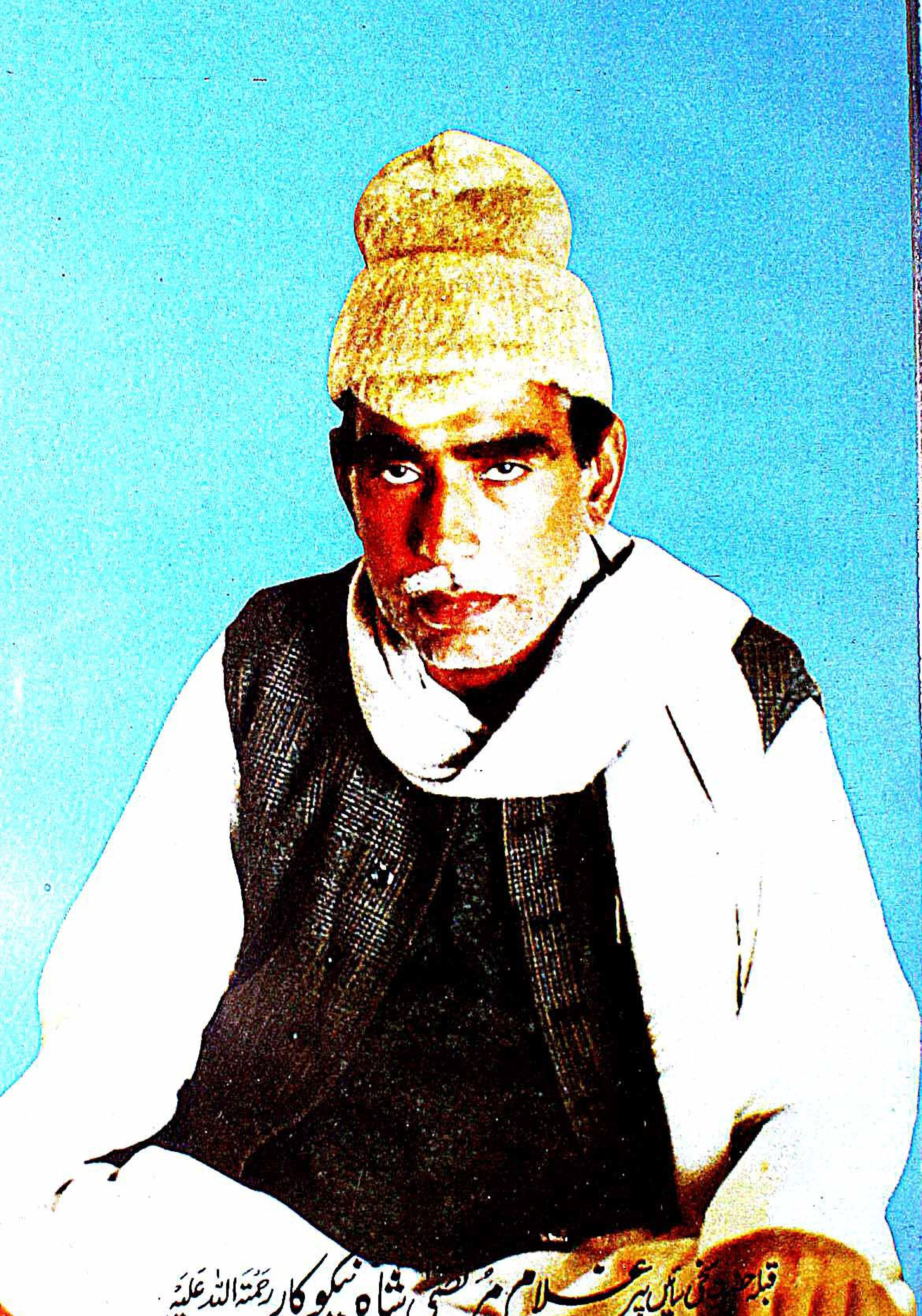

قبلہ حضرت سائیں پیر غلام مرتضیٰ شاہ نیکو کار رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

اللہ، اللہ! بس۔ باقی سب ہوس، آغاز و انجام بس اللہ ہی ہے۔ باقی سب لفظوں کی تماشہ گری ہے یا خیال آفرینی، اور میں اسی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ سب سے بڑا ہے، مستعان ہے اور کمالِ بلاغت بھی اُسی کا ہے۔ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيم۔

اور اس کے بعد بقول استاد سعدی علیہ الرحمتہ اُس مالک حقیقی، خدائے عظیم و قدیم کے بعد اگر کائنات میں کوئی بزرگ و برتر ہستی ہے تو وہ سرورِ عالم و عالمیان، سیّد لولاک تاجدارِ رسالت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کوئی یہ خیال بھی نہ کرے کہ بغیر اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، راہ صفا اور قُرب خدا پاسکے اور اس احقر ذرہِ بے مقدار کی طرف سے لاتعداد درود و سلام بلحاظ نطق و کلام ہر لمحہ و ہر نفس بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول و منظور ہوں اور اتنے ہی صلوٰۃ و سلام اُسی اُمی لقب حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار اور اصحاب کبار پر اور اس کی امت کے ولیوں، فقیروں اور صوفیوں، خصوصاً سید اولیاء امام الاغیاث السیّد عبدالقادر الجیلانی البغدادی حسنی والحسینیؓ کی ذات والا صفات پر ہوں، جنہوں نے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے راہِ صفا کو پایا خود چلے اور ہم جیسے گم کردہ راہوں کو راہ پر لگایا۔

سلام ہو اُن اللہ کے ولیوں پر جنہوں نے منزل قرب الٰہی کو پالیا اور طالبانِ راہ کو تحریص، و ترغیب دلائی۔ مبارک، و مسعود ہیں وہ ہستیاں جن کی زندگیاں، مبتدیان و منتہیان

Marfat.com

صدق وسلوک کیلئے یکساں مشعل راہ ہیں اور مبارک ہیں وہ لوگ جو ان اللہ والوں پر ایمان لائے ان سے محبت کی اور ان کے ترتیب دیئے ہوئے دستورالعمل کو دل کی سچائی سے قبول کیا۔ اللہ کے ہاں ان کیلئے اجر عظیم ہے۔

پیش نظر "تذکرہ" ایسے ہی اولیاء باصفا کی ایک موتیوں جڑی لڑی ہے۔ جن کی زندگیاں زمرہ اَنعمتَ علیھم کے مصداق ہیں۔ جنہوں نے متاعِ حیات دنیا کو کھو کر رضائے الٰہی کو پایا۔ اپنے زمانے میں یہ خاصانِ خدا روشنی کے مینار تھے اور آج ان مقبولانِ بارگاہ کے تذکرے بھی ہم لوگوں کو درسِ ہدایت اور دعوت عمل دیتے ہیں۔

ایسے تذکروں اور کتابوں کی ہمیشہ ہر عہد میں ضرورت رہی ہے۔ اور آئندہ بھی رہے گی اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان اللہ والوں کے تذکرے تالیف کرتے ہیں اور کس قدر خوش کن اجر ہے کہ اللہ کے مقبول بندوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ اِن تذکرہ نویسوں کا ذکر بھی زبانِ خلق پر جاری رہتا ہے بلکہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ اور آخرت کا اجر یقیناً انشاءاللہ ان برگزیدہ ہستیوں کے قرب کی صورت میں ملے گا۔

میرے خیال میں مخدوم غلام مرتضٰی شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے عقیدت کیش عزیزم صابر حسین کی اس عظیم کاوش اور حسین وتحسین کوشش کی داد اجر موعود من اللہ سے بڑھ کر میرے شکستہ الفاظ کیا دے سکیں گے۔

ایسا تذکرہ تالیف کرنا خود میری عین خواہش تھی کچھ کام کیا بھی تھا۔ لیکن میری مسلسل علالت اور اُس پر مختصر معاش کی سختیاں اِسی طرح یہ کام معرضِ التوا میں پڑتا رہا۔ یہاں تک کہ عزیزی ومخلص مولینا استاد احمد الدین رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند محمد حنیف

Marfat.com

فانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو کہ میرے قریبی دوست اور معتقد ہیں، کے ذریعے عزیزم صابر حسین سے ملاقات ہوئی، دوران گفتگو پتہ چلا کہ انہوں نے پیران سلسلہ قادریہ کے بارے خاصا مواد اکٹھا کر لیا ہے۔ اس نوجوان استاد میں شوق و تجسس کی فراوانی، بزرگان سلسلہ قادریہ کی محبت اور توفیق ارزانی، دیکھتے ہوئے میں نے اپنی تمام تر خدمات اسے پیش کر دیں۔ الحمد اللہ کہ یہ کار خیر پایہ تکمیل تک پہنچا اور کچھ قدرے میرے من کی تشنگی بجھی۔

یہ تذکرہ۔ تذکرۃ الاصفیاءً کے نام سے موسوم ہے۔ میں اس کے حسن و قبح سے بحث نہیں کروں گا۔ کیونکہ یہ ایک صدق رس پیشکش ہے جو ایک مخلص مرید نے اپنے مرشدِ گرامی کو پیش کی ہے۔ اہل تصنیف و تالیف اس میدان میں پیش آمدہ مشکلات سے بخوبی آگاہ ہیں اور یہ تذکرہ نویس بھی کم وبیش انہی مہمات سے نبرد آزما رہا ہے۔

اس تالیف کی اصل محرک محبت شیخ ہے۔ لہٰذا ایسے صحرا کے مجنوؤں پر تنقید نہ کی جائے تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہے کیونکہ تنقید نگار تو بہر حال تنقید نگار ہی ہوتا ہے اور بقول شاعر۔

Marfat.com

"کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری"

کے مصداق نقاد اپنی ناقدانہ اداؤں سے بہتوں کی جان پر بنا سکتا ہے۔

اس عظیم کتاب میں جن عظیم و کریم شخصیات کا ذکر خیر کیا گیا ہے ان میں بیش تر میرے اجداد نسبی ہیں اور پیران سلسلہ بھی۔ ان کا ذکر عام طبع شدہ تذکروں میں صراحت کے ساتھ نہیں ملتا۔ ان کے بارے میں مَیں نے اپنے خاندان کے معتبر بزرگوں سے بہت سی روایات سنی اور اکٹھی کی ہیں۔ پھر اِن پر مختلف زاویوں اور ذریعوں سے تحقیق کی۔ خاندان کے بعض حضرات کے پاس موجود قلمی مواد بھی دیکھا۔ پھر اس کے بعد ان منقولات و فرمودات کو تحقیق و تصدیق اور ذرایت کے ترازو میں بھی تولا اور درست پانے کے بعد پھر ضابطہ تحریر میں لیا اور ان میں سے جس قدر مناسب سمجھا اشاعت کیلئے عزیز موصوف صابر حسین کو دے دیا اور اس طرح کچھ قدرے میرے مقصد کی تکمیل بھی ہو گئی۔ تاہم ابھی ایک خواہش باقی ہے وہ یہ کہ میرے اجدادِ نسبی و پیران سلسلہ میں سے ایک گرامی و برگزیدہ ہستی جن کا فیض کریمانہ میرے حال وقال پر جاری و ساری ہے۔

جن کا اسم گرامی حضرت سیدنا محمدؒ غوث بالا پیر امیر گیلانی القادری قدس اللہ سرۃ العزیز ہے۔ جن کا مزار گوہر بار نواحِ ستھگرہ چک نمبر 11/1-R میں نورفشاں فیض رساں ہے۔ ان کے حالات و کمالات پر ایک مفصل و مجمل تذکرہ تالیف کروں۔ جس میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت کے تمام پہلو معہ اقوال و ارشادات کے طالبوں کی تسکین کیلئے موجود ہوں۔ اللہ کریم

Marfat.com

سے دعا ہے کہ مجھے اس کار خیر کیلئے صحت وسہولت کے ساتھ ساتھ توفیق اور مہلت بھی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلاَّ الْبَلَاغ

افضال حُسین عُفیَ اللہ عنہُ

شیخوشریف

۱۱ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ

بمطابق 4 نومبر 1995ء

Marfat.com

تقدیم

اَعوُذ بااللہ مِنَ الشَیطٰنِ الرَجیمo بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیمo

الحَمدُلِلّٰہِ رَبِ العٰالَمین وَالعَاقِبَۃُ اللمُتقِین وَالصلوٰۃُ وَالسَلامُ علیٰ

اِمامِ المُرسَلینo سَیدنَا مُحمَدِ وَ اٰلِہٖ وَ اصحَابِہٖ اَجمٰعِینo

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے

زمانے کے سمندر سے نکالا گوہر فردا

زیرِنظر کتاب کے مصنف مسندِ خلافت پر متمکن موجودہ سجادہ نشین اوائل عمر سے ہی محقق قسم کی طبیعت کے مالک ہیں۔انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود سلسلہ قادریہ امامیہ غوثیہ کے مشائخ عظام پر اپنے تحقیقی ذہن کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے ہمیشہ اپنے قلم کو محرک رکھا اور ان تحقیقات کو ضابطہ اشاعت میں لانے کیلئے کوشاں رہے۔

موجودہ صاحب سجادہ نے اپنے قبلہ و کعبہ والدِ گرامی کے ایک عمر رسیدہ درویش منشی عبدالجبار متخلص بہ حامی صاحب کو اس کام پر مامور فرمایا۔ حامی صاحب بوڑھے اور ضعیف آدمی تھے۔ زیادہ دن یہ خدمت انجام نہ دے سکے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اس کے بعد ایک عرصہ سوچ بچار میں گذر گیا۔ حامی صاحب کا تحریر کردہ مسودہ چند ایک مشائخ سلسلہ کے احوال پر مشتمل تھا انتہائی سادہ اور شکستہ الفاظ میں تھا۔ لیکن متعدد مشکلات کی وجہ سے چند مشائخ عظام کے احوال پر مشتمل یہ سادہ سا مسودہ تحریر کے مراحل سے گذرا۔ وہ بھی زمانے کے حوادث اور مجبوریوں کی بناء پر کئی سال تک زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکا۔

Marfat.com

چند ماہ قبل زیب سجادہ حضرت مخدوم غلام مرتضٰی شاہ صاحب مدظلہ العالی نے ہمت افزا اور جرات مندانہ اقدام سے اس کار خیر کو دوبارہ شروع کروایا اور اس کتاب کے مسودہ کو از سر نو مکمل کرنے کی ذمہ داری بندۂ حقیر کو سونپ دی گئی۔ یہ جوئے شیر نہ تو میرے اختیار میں تھا اور نہ ہی اس کو بجالانے کی اہلیت مجھ میں تھی۔

لیکن امر مرشد فرضِ عین کے مصداق اپنے رب ذوالجلال کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کار خیر کی تکمیل کیلئے تن، من، دھن سے مصروف ہو گیا اور خدائے بزرگ و برتر نے اس احقر کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور یوں یہ صحیفۂ تصوف معرض تحریر میں آیا۔

یوں تو بہت سی کتب سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشائخ عظام کے حالات زندگی پر تحریر ہو چکی ہیں مگر بلحاظ شجرہ طیبہ کسی مؤلف نے بھی ایسی کوئی کوشش نہیں کی۔ جو طالبین عالیہ قادریہ امامیہ غوثیہ کیلئے سامان تسکین و لذائذ روحانی مہیا کر سکے۔ یہ کتاب انشاء اللہ اس معیار پر پوری اترے گی اور بفضل ایزدان تمام خصوصیات کی حامل ہے جن کی طلب ایک مبتدی مرید کو ہو سکتی ہے اس میں سلسلہ قادریہ کے مشائخ عظام کے حالات زندگی بلحاظ شجرہ بیعت و خلافت مرتب کئے گئے ہیں اور سلسلہ بہ سلسلہ ان کی ترتیب کو اسناد و تصدیق سے یکجا کیا ہے۔ تاکہ قارئین بھی اس کتاب سے مستفید ہو سکیں اور یہ جان سکیں کہ سلسلہ عالیہ قادریہ کی ابتدا کہاں سے ہوئی اور اس کی شاخیں کہاں کہاں تک پھیلتی چلی گئیں۔

Marfat.com

اس کے علاوہ اس خصوصیت کی حامل بھی ہے کہ ہندوستان میں بانی سلسلہ قادریہ مخدوم سید محمد ﷺ غوث حلبی ثم اچوی سے لیکر حضرت سید سلطان حیدر بخش جیلانی تک نسبی سلسلہ بیعت اور باپ درویشی پر ایک مستند دستاویز ہے۔

زیر نظر کتاب اپنے نام کی مناسبت سے یہ معلومات بھی فراہم کرتی ہے کہ یہ سلسلہ تصوف حضور اکرم ﷺ سے لیکر قائم آئمہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے فیض یاب ہوتا ہوا جناب غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ تک آپہنچتا ہے اور پشت در پشت اپنوں ہی میں بڑھتا، پھولتا، پھلتا ہوا حضرت جناب سید سلطان حیدر بخش گیلانی القادری رحمتہ اللہ علیہ تک آپہنچتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ چند واسطوں سے سلسلہ نسبی میں بھی حضرت جناب سید محمدؒ غوث المعروف بالا پیر امیر سائیں رحمتہ اللہ علیہ سے جا ملتے ہیں۔

حضرت سلطان سید حیدر بخش گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار گوہر بار اگرچہ مشرقی پنجاب میں سلطان پور لودھیاں (بھارت) میں ہے۔ تاہم آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اکلوتے نور نظر صاحبزادہ عالی وقار سید حسّن بخش المعروف حسنین سائیں گیلانی کی اولاد امجاد آج بھی شیخو شریف اوکاڑہ (پاکستان) میں آباد و شاد ہے اور یہ سلسلہ تصوف ظاہری سادگی کے باوجود عظیم الشان اسلاف صالحین کی عظیم الشان روایات کا حامل سلسلہ ہے۔

اس سے آگے حضرت جناب سید غلام غوث گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ سے ایک شاخ علیحدہ ہوگئی جس کے بانی حضرت سید امان اللہ شاہ المعروف سلطان ہاتھی وان ہیں۔ جن کی آخری آرام گاہ جھنگ صدر میں ہر خاص و عام کیلئے مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

چند مشائخ عظام کے حالات زندگی میسر نہ ہونے کی صورت میں کئی مشائخ کرام اور متولیان وسجادہ نشیاں سے رابطہ قائم کیا گیا مگر گوہر مقصود ہاتھ نہ آسکا۔

بقول شاعر:۔

قم باذن اللہ جو کہتے تھے وہ رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

آخر کار راحقر مؤلف کو مرشدی ومربی حضرت مخدوم صاحب قبلہ نے فرمایا کہ جاؤ اور حضرت جناب حاجی الحرمین سید افضال حسین شاہ گیلانی قادری مدظلہ العالی شیخو شریف ضلع اوکاڑہ کی خدمت عالیہ میں حاضری دو۔ یقیناً مقصد حاصل ہوگا۔ چنانچہ میں شیخو شریف پہنچا اور اپنی گذارشات جناب موصوف گیلانی صاحب کے پیش کیں۔ آپ نے ہماری ڈھارس بندھائی اور تسلی وتشفی دی اور بہت سے معاملات میں میری رہنمائی فرمائی۔

زیر نظر کتاب میں ایک مقالہ بصورت استغاثہ بحضور سرورِ کائنات ﷺ آپ ہی کا تحریر کردہ ہے۔ لیکن آپ کی علالت ہمارے درمیان حائل ہوگئی اور بہت سی معلومات رہ گئیں تقریباً ایک سال بعد دوبارہ رابطہ بحال ہوا اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس ضمن میں جناب منشی صوفی عبدالغفور صاحب دامت برکاتہ کا بھی بہت ہی ممنون ومشکور ہوں کیونکہ آپ نے پیرانہ سالی کے باوجود اس کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اس کٹھن کام میں میری امداد فرمائی۔ اللہ ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین:

Marfat.com

ہر کتاب خوبیوں کا مجموعہ نہیں ہوتی۔ کچھ نہ کچھ خامیاں بھی ہوتی ہیں عین ممکن ہے کہ اس کتاب میں بھی کچھ سقم ہوں۔ جس کیلیئے بندہ اہل فضل وکمال سے معذرت خواہ ہے اگر کوئی نقص ہو تو اصلاح فرمادیں یا بندہ حقیر کو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ اس کی آئندہ ایڈیشن میں تلافی کردی جائے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں اپنی بے بضاعتی کے باوجود جو کچھ مواد جمع کرسکا ہوں وہ حقائق کی نقاب کشائی میں کافی ووافی ہو اور قارئین کرام ان بزرگوں کے دینی وروحانی فیض سے تاقیامت مستفید ہوتے رہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینْO

احقر العباد درگاہ قادریہ مرادیہ

صابر حسین قادری

چک نمبر L-9/108 ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع ساہیوال

۱۴ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ بروز منگل بمطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۵

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حمد بے حدو بے قیاس اس ایک اللہ جل شانہ کے لئے جو رحمان ہے اور رحیم بھی۔ وحدت اور یکتائی اس کی ذاتی صفت ہے۔

شکر بھی اسی ایک اللہ کا جس کی مشیّت سے تعینات کی تمام قسموں کا ظہور ہوا۔ وہ ایسی بڑائی و کبریائی والا ہے کہ دنیا و آخرت کی ہر شے اس کا بارگاہ لم یزل میں سجدہ ریز ہے۔

وہ ایسا خالق اکبر ہے کہ جس نے اپنے ایک ہی حکم ''کن'' سے کائنات کو پیدا کیا۔ وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ اس کی کمال قدرت کا احاطہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ صدیقین اس کی ذات کے تعین میں بے بس اور معذور ہیں۔ شہدا اس کے جمال کی تعریف کرنے سے عاجز اور قاصر ہیں۔ وہ ایسا کریم ہے کہ اس خزانہ غیب سے ماننے والے اور نہ ماننے والے ہر ایک کو یکساں رزق ملتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کی تعریف اور شکر کرنے میں بالکل عاجز و ماندہ ہوں۔ اور یا اللہ اشرف المخلوقات میں سے تیرے بہترین بندے تجھے سب سے زیادہ جاننے اور پہچاننے والے تیرے انبیاء و مرسلین جب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مَاعَبَدْنٰكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَمَاعَرَفْنٰكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ۔

''تو میں کندہ ناتراش افضال بدخصال کسی گنتی میں ہوں'' یا اللہ تجھے تیرے حبیب صاحبِ معراج محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی خوب جانا اور پہچانا ہے اور تیرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی خوب تیری تعریف کی ہے کہ تو ویسا ہی ہے۔ جیسا تو اپنے آپ کو کہتا ہے۔

Marfat.com

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالیٰ اَعْلیٰ وَاَوْلیٰ وَاَتِم وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرَ

مَالِكُ الْمُلْكَ لَاشَرِيكَ لَهٗ

وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

نعت:۔ اَللّٰهُم صَل عَلیٰ سَیِدِنَا مُحمدِن النبیُّ الاُمِی وَعَلیٰ آلِهِ وَسَلِمْ تَسلِیماً کَثِیراً اَبَداً اَبَدَا

اس مالک کوثر تاجدار لولاک ورسالت صاحب معراج وشفاعت کی شان میں بھلا میں کیا کہوں! کہ میں اس کے بندگانِ درگاہ کے غلاموں میں سے ایک کمینہ غلام ہوں۔اس محبوب رب العالمین کی نعت میں خود اللہ جل شانہ فرمارہا ہے کہ"اِن اللّٰہ وَمَلئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلیَ النَّبی"

"وَرَفَعنَالَكَ ذِكْرَكَ""وَلَسوفَ یُعْطِیكَ رَبُّكَ فَتَرضٰی"

اس اندازِ محبّانہ سے بڑھ کر کون ہے جو نعتِ رسول ﷺ کہہ سکے۔سب عاجز و معذور ہیں۔یا اللہ تو اپنے رسولؐ کی بہترین نعت کہنے والا ہے اور تیرا رسول ﷺ تیری بہترین حمد کہنے والا ہے میں تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے سامنے دو کریموں کی بارگاہ عاجز پناہ میں سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت آسان فرما۔ میری دنیا وآخرت نیک فرما۔میرے احوال سنوار دے مجھے اسلام پہ زندہ رکھ اور ایمان کی پختگی اور سچائی پر موت عطا فرما۔اور روزِ جزا اپنے محبوب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی شفاعت سے سرفراز فرما آمین ثم آمین یارب العلمین

Marfat.com

''ذکر حضور سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''

حضور سرور عالم نبی اکرم علیہ التحیہ والصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بعد تمام مخلوقات میں سے بزرگ و برتر ہیں۔ تمام کائنات آپ کے صدقے میں خلق ہوئی اور ساری موجودات آپ کے وجود مسعود کی برکت سے قائم ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ خَلَقَ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُورِی وَكُلُ خَلَائِقِ مِنْ نُورِی ''ترجمہ:۔ خدا نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور لَولَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ (اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں کسی چیز کو بھی پیدا نہ کرتا)''۔ اس طرح کے اور بھی بیشتر کلمات حقہ حدیث قدسی کا حصہ ہیں اور اس حقیقت پر سب سے قوی دلیل ہے کہ پاکیزگی نسب کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرفائے قریش مکہ میں سے صحیح الطرفین نجیب الجانبین تھے۔

عالی قدر والد عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف تھے۔ اور والدہ ماجدہ سیدۃ آمنہ بنت وہب بن عبدالمناف تھیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ زہرا سے تھا۔ جو قریش کے تمام خاندانوں میں ممتاز تھا۔ آپ نبی عربی ابطحی۔ حجازی۔ ہاشمی۔ قریشی اور بنی عبدالمطلب مختارِ مکہ کے برگزیدہ و منتخب ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اہل عرب کے اولاد و امجاد میں سے افضل ترین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نسب میں انتہائی گہرے حسب میں بہت اشرف اور آپ کا

Marfat.com

قبیلہ وخاندان پورے عرب میں اپنی اصل کے لحاظ سے پاکیزہ اور اپنی شاخوں یعنی اولاد کے لحاظ سے بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ اور انتہائی قابلِ قدر عزت وشوکت والا ہے اس مقدس قبیلے کی زبان بہت فصیح وبلیغ ہے۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری پیدائش نکاح سے ہوئی اور سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والدین اور پھر میری پیدائش تک میرا سارا سلسلہ نسب جاہلیت کی برائیوں سے پاک ہے۔ آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ اور والدِ گرامی دونوں اطراف سے انتہائی اعلیٰ وافضل حسب نسب سے ہیں اور اس افضل ترین شہر سے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قابلِ تکریم اور عزت والا ہے۔ اس پر سورۃ بلد کی پہلی تین آیات دلیل ہیں اس موضوع پر حافظ محدث شمس الدین بن ناصر الدین کا قول ہے کس قدر بہترین اور شاندار ہے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی عزت تکریم کی خاطر ان کے آباؤ اجداد کو محفوظ رکھا تا کہ ان کے نام پہ حرف نہ آئے۔ اور آپ کے آباؤ اجداد میں آدم سے لے کر آپ کے والدین تک کوئی زنا کا مرتکب نہیں ہوا۔

حضور ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں۔ جو قبل از ولادت اللہ رب العزت نے آپ کے دادا حضرت عبد المطلب اور والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائے۔ دادا کو حکم ہوا کہ محمد ﷺ رکھو اور ایسا نام آپ ﷺ سے پہلے بنی آدم میں سے کسی کا نہ تھا اور والدہ کو حکم ہوا کہ احمد نام رکھو اسلئے کہ عرش پر ملائکہ میں یہ نام مشہور ہے حضور اقدس ﷺ کے صفاتی نام بے شمار ہیں۔ جن میں سے ننانوے نام اپنی عظمت وخصوصیت کے اعتبار سے خاص وعام کے وردِ زبان ہیں۔ اور مستند کتابوں میں درج ہیں ان میں سے تبرکاً چند اسما حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

1- محمد مصطفیٰ 2- احمد مجتبیٰ 3- سید المرسلین 4- خاتم النبین 5- شفیع المذنبین 6- رحمت اللعالمین 7- یٰسین 8- بشیر 9- نذیر 10- طٰہٰ 11- مزمل 12- مدثر 13- نور 14- سراج المنیر 15- صاحب التاج صاحب المعراج صاحب السیف "یتیم" مسکین" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے تمام اسماء میں سے مسکین زیادہ پسند تھا اور فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنی مِسْکیناً وَاحْشُرنی فِی زُمرَۃِ المَسَاکینْ۔ اے اللہ مجھے بحیثیت مسکین زندہ رکھ اور مجھے مسکین کی حیثیت سے ہی موت آئے اور میرا گروہ مساکین کے ساتھ ہی حشر فرمانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس خود مسکین تھی۔ اس لئے یتیموں اور مسکینوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت قریب رکھتے تھے اور ان کی حمایت اور اعانت کے لئے دل و جان سے کوشش فرماتے تھے اور اپنے اصحاب پاک کو بھی یتیموں اور مسکینوں کی خبر گیری کے سلسلہ میں از حد تاکید فرماتے تھے۔

حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کو ہر ایک آسمانی صحیفہ میں لکھا ہے چنانچہ توریت میں حَامِدْ۔ صعلوک۔ قتال اور انجیل میں احمد "فارقلیطا" اور قرآن شریف میں محمود" احمد کے علاوہ مختلف القاب محبوبانہ سے یاد کیا گیا۔

عاشقِ غوث اعظم حضرت شاہ ابوالمعالی قادری کرمانی لاہوری علیہ الرحمۃ" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید سرخی ملا ہوا تھا۔ چہرہ انور ملیح "فراخ پیشانی" باریک ابرو" کشادہ دندان" "سیاہ چشم حیادار" "بلند ناک" بھرے ہوئے لمبے بازو" سرو قد" گنجان ریش مبارک" باریک بال تنگ دہانہ تھا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ اطہر علمائے ملت کی متفقہ رائے کے مطابق واقعہ اصحاب فیل کے سال میں ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے روز پو پھوٹنے کے بعد ہوئی گویا اس تاریخی واقعہ کو گزرے ابھی چالیس یا پچپن دن ہی گذرے ہوں گے بعض بزرگوں کا خیال یوں ہے کہ حضور اقدس کی ولادت اور ابرھہ کا حملہ (واقعہ اصحاب فیل) دونوں ساتھ ساتھ ہوئے ایک لحاظ سے نوشیرواں کے زمانہ میں اس کی حکومت بیالیس (42) سال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ آرا ہوئے۔ جبکہ سکندرِ اعظم مقدونوی کو دنیا سے رخصت ہوئے 672 برس بیت چکے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر حضورِ اقدس کی ولادت تک کل چھ سو سال کا فرق تھا۔ چالیس برس کی عمر میں رمضان المبارک کے رحمت بھرے مہینہ میں آپ پر کلام الٰہی کا نزول شروع ہوا۔ بعض علمائے حدیث کے مطابق وحی نازل ہونے کی ابتداء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر عزیز کے اکتالیسویں سال میں تین ربیع الاول کو پیر کے روز ہوئی۔ وہ معجزے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے۔ ان کی مثال پہلے نبیوں میں نہیں ملتی۔ ان کی تفصیل کتب سیرۃ و تواریخ مثلاً مدارج النبوۃ اعجاز نبوی۔ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ یہ معجزات ایک ہزار سے زائد بیان کئے گئے ہیں۔ معجزہ نزولِ قرآن اور اس کی فصاحت و بلاغت معجزہ شق القمر اور عروج معراج

ان پر استادانِ فن تاریخ نے مدلل بحث کی ہے اور علماء سلف کے علاوہ عہد حاضر کے علماء کی کتب آج بھی شاہد و موجود ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عروج معراج (مشاہدات قاب وقوسین) علم حدیث کے اکثر علماء کے فیصلہ کے تحت ربیع الاول میں بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارھویں سال ہوا بعض علماء شوال کا مہینہ اور بعثت کا گیارھواں سال بتاتے ہیں۔

Marfat.com

لیکن 27 رجب المرجب کی شب پر اکثر علماء کا اتفاق ہے اور یہی تاریخ زیادہ معتبر خیال کی جاتی ہے۔ آپ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں ماہ صفر کی ستائیسویں رات کو یا یکم ربیع الاول کو بعثت کے تیرھویں سال ہجرت فرمائی اور آپ نے مکہ معظمہ کی آبادی سے اتوار یا جمعرات کے دن باہر قدم اٹھایا بعض آئمہ دین کے نزدیک مختلف روایات بہت سی ہیں۔ بہرحال مدینہ طیبہ میں داخلہ بارہ یا اٹھارہ ربیع الاول پیر کے روز ہوا۔ حضور اقدس حضور ﷺ کا وصال مبارک بوقت چاشت بروز پیروار 12 ربیع الاول 11 ھ میں ہوا۔ وصال کے وقت آپ مدینہ منورہ میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے گھر تشریف فرما تھے۔ ایک مورخ نے آپ کا وصال 2 ربیع الاول ہفتہ کی سحر کو بیان کیا ہے بعض کتابوں میں جمعہ کا دن لکھا گیا ہے۔ مستند بات یہ ہے کہ آپ کا وصال پیروار کو ہوا اور بدھ کے دن حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں دفن کیا گیا۔ آپ کی عمر مبارک 63 سال کی تھی اور مستند علماء تاریخ وسیرت نے تمام اقوال کو سامنے رکھ کر عمر مبارک کی اسی روایت پر اتفاق کیا ہے۔

صَلی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ رَسُولِ خَیرِ خَلْقِهٖ وَنُورِ عَرشِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیمًا آپ حضور ﷺ کے ذکر میں آج تک لاتعداد کتب تصنیف ہوئیں اور آئندہ تک نہ جانے کتنی کتابیں لکھی جائیں گی۔ جی چاہتا ہے کہ کاش عمر نوح مل جائے اور میں حضور اقدس حضور ﷺ کی بعثت ولادت رضاعت عہد طفولیت عنفوان شباب سے لیکر وصال بالحق کے تمام واقعات مزے لے لے کر بیان کروں اور یہی ذکر کرتا ہوا دار آخرت کو چلا جاؤں لیکن میں ایک ناکارہ خلائق کمترین از بندگان اس دعویٰ کے لائق کہاں۔

Marfat.com

نہ میرے علم میں اتنی وسعت، نہ میرے قلم میں اتنی سکت اور نہ ان اوراق میں اتنی گنجائش ''بس اپنی بخشش کیلئے یہ چند اوراق تحریر کئے ہیں تا کہ بارہ گاہ ذوالجلال میں سرخ رُو ہو سکوں۔

رَبَنَّا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ عَلِيم فَصلى اللّٰه تَعَالىٰ عَلىٰ رَسُولِ خَيرِ خَلْقِهِ مُحمَدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلمْ تَسْلِيماً

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے اور لقب مرتضٰی اور اسد اللہ ہے اور نام گرامی علی رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت خانہ کعبہ میں ۱۲ رجب المرجب ۲۳ سال قبل از ہجرت ہوئی دنیا میں یہ شرف کسی کو حاصل نہ ہوا۔ تاریخِ عالم میں سب سے پہلی مثال آپ رضی اللہ عنہ ہی کی ہے۔ جو خانہ خدا میں تولد ہوئے۔ اوائل عمر سے ہی آپ رضی اللہ عنہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور بچوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام گرامی فاطمہ بنت اسد تھا اور والد گرامی حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے ابوطالب (چچا رسولِ خدا) تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب کے پاس پرورش پائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تمام عمر نصرت رسول اور خدمت اسلام میں صرف ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں کثیر التعداد حدیثیں ارشاد فرمائی ہیں۔ جو کتب اسلام میں درج ہیں حدیث تاریخ کی تمام کتابوں میں آپ رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل درج ہیں۔

اسلامی جنگوں میں کوئی ایسی جنگ نہیں جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شریک نہ ہوئے ہوں اور ہر جنگ کی فتح کا سہرا آپ رضی اللہ عنہ ہی کے سر ہوتا تھا۔ خیبر کی جنگ فتح نہ ہوتی تھی جو جاتا ناکام واپس آتا۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل علم ایسے شخص کو دونگا جو کرار غیر فرار ہوگا چنانچہ دوسرے روز علم فوج حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا گیا آپ رضی اللہ عنہ آشوب چشم میں مبتلا تھے لیکن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن لگایا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہوگئیں اور آپ رضی اللہ عنہ میدان میں مقابلہ

کو پہنچے تو مرحب یہ شعر پڑھتا ہوا مقابلہ کے لئے آیا۔

Marfat.com

تمام خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔کون مرحب؟ جو مسلّم اور تجربہ کار بہادر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ رجز خواں ہوئے اور فرمایا۔

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے جس کا نام حیدر رکھا۔ جو جنگل کے شیروں کی طرح مہیب ہے جنگ ہوئی اور مرحب مارا گیا اتنا زبردست حملہ کیا کہ کفار قلعہ میں گھس گئے اور دروازہ بند کرلیا آپ رضی اللہ عنہ نے دروازہ اکھاڑ کر لشکر اسلام کے لئے راستہ بنایا اور خیبر فتح ہو گیا اسلامی جنگوں میں مقتولین کی سب سے زیادہ تعداد آپ رضی اللہ عنہ کے حصہ کی ہے جنگ خندق میں آپ رضی اللہ عنہ جب عمرو بن عبدود کے مقابلہ میں گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُل کفر کے مقابلہ میں کُل ایمان کو بھیج رہا ہوں اور جب آپ رضی اللہ عنہ نے فتح پائی اور رسولِ خدا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کی ایک جنگِ خندق دونوں جہاں کی عبادت سے گراں ہے۔علامہ عبید اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت سے جتنا فائدہ اسلام کو پہنچا اور کسی سے نہیں پہنچا۔

فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمِ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا تو علی رضی اللہ عنہ کو بتوں کو گرانے کا حکم دیا۔علی رضی اللہ عنہ دوشِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے اور بتوں کو توڑتے چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم اپنے آپ کو اس وقت کیسا پاتے ہو۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ایسا دیکھتا ہوں کہ حجابوں کے پردے سامنے سے ہٹ گئے ہیں اور سر عرشِ الٰہی تک پہنچ گیا ہوں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے علی رضی اللہ عنہ زہے نصیب تمہارا کہ کارِ حق کرتے ہو اور زہے نصیب میرا کہ بارِ حق اٹھاتا ہوں بتوں کو توڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کود پڑے اور تبسم فرمانے لگے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا اور پوچھا علیؓ کس بات پر خوش ہوتے ہو۔حضرت علیؓ نے

Marfat.com

فرمایا میں اتنی بلندی سے کودا اور کوئی زحمت نہ ہوئی۔ اس بات پر خوش ہوتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زحمت کیسے ہوتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چڑھایا جبرائیلؑ نے اتارا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلی شادی جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا دختر رحمت اللعالمین سے ہوئی جن کے بطن سے دو شہزادے امام حسن رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ اور دو شہزادیاں ام کلثوم رضی اللہ عنہا وام زینب رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ نے متعدد شادیاں کیں۔ جن سے کافی اولاد ہوئی۔ حسنین کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت محمدؒ حنیفہ رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے علم کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی تھی۔ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کے فیصلوں پر ناز کرتے تھے۔ حدیث، فقہ اور تفسیر میں بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں ہے اور دیگر علوم عقلی میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کامل ترین انسان ہیں۔ نجوم، فلسفہ، ہیت، ریاضی، جبرو مقابلہ، علم کلام، معانی و بیان، صرف و نحو، منطق، ریاضی سب علوم آپ رضی اللہ عنہ کے رہینِ منت ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب علی رضی اللہ عنہ مسجد میں ہوں تو اور کوئی شخص فتویٰ بیان نہ کرے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ محنت و مشقت میں بسر کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر پیوند لگے رہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس صرف ایک چادر تھی جوتا خود سی کر پہنتے تھے۔ اس قدر بہادری کے باوجود غذا صرف جو کی سوکھی روٹی تھی۔ محنت سے بچوں کو پالتے۔ بلکہ خود نہ کھاتے اور مسکینوں کو کھلا دیتے تھے اور خود بھوکے رہتے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

Marfat.com

جب تک میری حکومت میں ایک بھی بھوکا موجود ہے کیسے سیر ہو کر کھا سکتا ہوں۔

آپ رضی اللہ عنہ قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔رات کو ہر وقت تکبیروں کی آواز آپ رضی اللہ عنہ کے مکان سے آتی رہتی تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ کے سرِ اقدس پر 19 رمضان المبارک ۴۰ھ وقت صبح محرابِ مکہ کوفہ میں عبدالرحمٰن بن ملجم نے حالتِ سجدہ میں تلوار کا وار کیا۔آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ۲۱ رمضان المبارک کو واقع ہوئی۔جب قاتل کو آپ رضی اللہ عنہ کے حضور پیش کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی مشکیں کھلوادیں اور جب شربت پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے قاتل کو پلوایا۔آپ رضی اللہ عنہ کی عمر شریف تریسٹھ (63) یا پینسٹھ (65) سال تھی۔آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش الملک اللہ بتایا جاتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کی خاطر دوبار سورج کو مغرب سے واپس فرمایا۔ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد۔مزار مبارک نجفِ اشرف میں ہے شواہد النبوۃ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری میت کو تابوت میں رکھ کر باہر جانا اور نجف کے مقام غرنین میں لے جانا وہاں ایک سفید پتھر ملے گا جس میں سے سفید روشنی نمودار ہوگی اور وہ پتھر بہت روشن ہوگا اس پتھر کو وہاں سے اٹھانا تو اس کے نیچے زمین میں ایک کشادہ گڑھا نظر آئے گا وہاں مجھے دفن کر دینا۔

یہ تھیں خدا کی برگزیدہ ہستیاں جنہوں نے شجرِ اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کی۔تمام صوفیائے کرام اور اولیائے عظام آپ رضی اللہ عنہ ہی کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔صوفیوں

Marfat.com

جتنے سلسلے ہیں ان کا شجرہ آپ ﷺ کی ذات مبارک پر ختم ہوتا ہے زندگی بھر خدا کی عبادت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور اسلام کی حفاظت و خدمت کرتے رہے اور اپنے بعد ایسا سلسلہ چھوڑ گئے کہ قیامت تک اسلام کی حفاظت اور خدمت کرتا رہے گا۔

کسے را میسر شد ایں سعادت   بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ ؓ کا نام حسن ؓ کنیت ابو محمد ﷺ اور لقب ریحانۃ النبی ﷺ تھا۔ آپ ؓ ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ ؓ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ جگرِ گوشہ رسول ﷺ تھیں۔ امام حسن ؓ شکل وصورت میں اپنے نانا حضرت رسول اکرم ﷺ سے بہت ملتے جلتے تھے۔ آٹھ برس تک نانا کی آغوشِ محبت اور دامنِ نبوت میں پرورش پائی۔ آنحضرت ﷺ امام حسن ؓ کو بڑے لاڈ اور پیار سے رکھتے تھے۔ اور ہر طرح ان کی ناز برداری کرتے تھے۔ بلوغت کو پہنچنے کے بعد کسی میدان میں بھی آپ ؓ کا قدم پیچھے نہ رہا۔ ایک دفعہ حضرت عثمان غنی ؓ کی حفاظت کرتے ہوئے زخمی بھی ہوئے تھے۔ جنگ جمل وصفین میں اپنے پدرِ بزرگوار کے شانہ بشانہ تھے۔ حضرت علی ؓ کی شہادت کے بعد تمام اہل عراق نے آپ ؓ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی اور ماہ رمضان المبارک ۴۰ھ میں حضرت حسن ؓ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔

لیکن آپ ؓ نے خلافت کے چھ ماہ بعد حضرت امیر معاویہ ؓ کے حق میں دست برداری کا اعلان فرما دیا چونکہ حسن ؓ بڑے نرم مزاج، بردبار اور امن پسند تھے اور جنگ وجدل سے آپ ؓ کو طبعی نفرت تھی اور حضرت امیر معاویہ ؓ جنگ کرنا چاہتے تھے۔ دستبرداری کے نو سال بعد ۵۰ھ میں مدینۃ المنورہ میں انتقال فرمایا۔ آپ ؓ کو اپنے نانا کے پہلو میں دفن ہونے کی بڑی تمنا تھی۔ حضرت عائشہ ؓ سے اس کی اجازت طلب کی۔

Marfat.com

آپ ؓ نے بخوشی اس کی اجازت دے دی۔حضرت حسن ؓ نے پھر وصیت فرمادی کہ میری وفات کے بعد دوبارہ اجازت لینا ممکن ہے زندگی میں میری مروت سے اجازت دی ہو۔اگر بعداز وفات بھی وہ اجازت دے دیں تو روضہ نبوی ﷺ میں دفن کرنا۔مجھ کو خطرہ ہے کہ اس میں بنی امیہ مزاحم ہوں گے اگر یہ صورت پیش آئے تو روضہ نبوی ﷺ میں دفن کرنے پر اصرار نہ کرنا اور بقیع کے گورِ غریباں میں دفن کر دینا وفات کے بعد حضرت حسن ؓ کا خیال درست نکلا۔حضرت عائشہ ؓ نے توحسب سابق اجازت دے دی۔مگر بنوامیہ نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ جب حضرت عثمان ؓ کو یہاں دفن نہیں کیا گیا تو حسن ؓ کو یہ اعزاز کیوں مل سکتا ہے حضرت حسین ؓ بزور شمشیر دفن کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور قریب تھا کہ بنوہاشم اور بنوامیہ میں تلواریں چل جائیں کہ اتنے میں مشہور اصحابی حضرت ابوہریرہ ؓ وہاں پہنچ گئے یہ دیکھ کر ''چلائے'' کہ یہ کیا ستم ہے کہ ابن رسول اللہ ﷺ کو نانا کے پہلو میں دفن کئے جانے سے روکا جاتا ہے۔پھر حضرت حسین ؓ کو حضرت حسن ؓ کی وصیت یاد دلائی کہ اگر خون ریزی کا خطرہ ہو تو بقیع کے قبرستان دفن کر دینا اس یاددہانی پر حضرت حسین ؓ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔سعید بن العاص ؓ والی مدینہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اقلیم مصالحت کے تاجدار اور حلم و بردباری کے پیکر کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ الزہرہؓ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

''تمت بالخیر''

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحِیم

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ، لقب شہید اور سید "اسم گرامی حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب ہے۔ آپ بارہ اماموں میں سے تیسرے امام اور سب کے سردار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرت کے چوتھے سال چار شعبان بروز سہ شنبہ مدینہ المنورہ میں ہوئی۔ روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مدت حمل چھ ماہ تھی۔ آج تک دنیا میں چھ ماہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہا ہے بجز آپ رضی اللہ عنہ کے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام کے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ علوق کے مابین صرف پچاس دن کا وقفہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا نام حسین رضی اللہ عنہ رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایسے حسین اور خوبصورت تھے کہ جب تاریکی میں آپ رضی اللہ عنہ موجود ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی اور چہرہ انور کی درخشانی کی روشنی میں لوگ راستہ چلتے اور تاریکی کافور ہو جاتی۔ روایت ہے کہ اک بار جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ باہم کشتی لڑتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے کو حکم دیتے ہیں کہ چھوٹے کو پکڑیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی جبریلؑ نے حسین رضی اللہ عنہ سے حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑنے کو کہا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی عمر شریف ستاون سال اور پانچ ماہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت عشرہ محرم کے دن نماز فجر کے وقت ایک روایت میں ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن جمعہ کے وقت پر

Marfat.com

مقامِ کربلا میں اکسٹھ ہجری میں ہوئی۔ روایت ہے کہ شہادت کے دن بیت المقدس کے جس پتھر کو اٹھایا جاتا۔

اس کے نیچے تازہ خون موجود ملتا۔ بعض روایتوں میں ہے۔ کہ شہادت کے دن آسمان سے خون کی بارش ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزارِ مقدس کربلا معلیٰ میں مرجع خلائق ہے۔

خواجہ غریب نواز آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں بعقیدتِ حق رطب اللسان ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں۔

شاہ است حسین رضی اللہ عنہ بادشاہ است حسین
دین است حسین رضی اللہ عنہ دین پناہ است حسین رضی اللہ عنہ
سر داد نداد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین رضی اللہ عنہ

بقول علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ

آں امامِ عاشقاں پُورِ بتول رضی اللہ عنہ
سروِ آزادِ ز بُستانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنی ذبحِ عظیم آمد پسر
سرِ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ بود
یعنی آں اجمال را تفصیل بود
خونِ او تفسیرِ ایں اسرار کرد
مِلتِ خوابیدہ راہ بیدار کرد
تیغِ لا چوں از میاں بیروں کشید
از رگِ اربابِ باطل خون کشید
نقشِ الا اللہ بر صحرا نوشت
سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت
اے صبا اے پیکِ دور افتادگاں
اشکِ ما بر خاکِ پاک اور ساں

تمت بالخیر

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومحمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوالحسن اور ابوبکر ہے۔ لقب سجاد اور زین العابدین ہے۔ اسم گرامی علی رضی اللہ عنہ بن حسین بن حیدرِ کرار علی المرتضٰی ہے۔ ولادت بمقام مدینہ منورہ ہوئی۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی شہر بانو بنت یزدگرد بن نوشیرواں عادل تھا۔ سال ولادت ۳۳ھ مطابق ۶۵۴ ہے۔ آنحضور رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے بعد تمام اہل زمانہ میں عابد ترین اور دنیائے تصوف و معرفت کے آفتاب تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عظیم ترین صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین مثلاً حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت مستور رضی اللہ عنہ، حضرت ابو رافع سید ابن میسّب رضی اللہ عنہ اور ازواج مطہرات میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے ظاہری و باطنی علوم حاصل کئے۔ تبع تابعین کے سب بزرگ آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت کے قائل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کم سنی سے ہی فصیح البیان تھے۔ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا کے صاحبزادوں میں سے صرف آپ رضی اللہ عنہ تنہا باقی رہ گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے آٹھ فرزند تھے اور کوئی دختر تولد نہ ہوئی ان آٹھ فرزندان کی نسل میں رب العالمین نے اتنی برکت عطا فرمائی کہ آج کل دنیا میں سادات کا گھرانہ قائم و دائم ہے۔

دنیائے اسلام میں کل حسینی سادات آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ علامہ الشعرانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ کہ آپ رضی اللہ عنہ تیرہ سال کے تھے کہ جب واقعہ کربلا پیش آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اس لئے شہید نہ کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نہایت کریم اور عبادت گزار تھے۔ روایت ہے کہ ہشام بن عبدالملک

بن مروان حج کے لئے مکہ معظمہ آیا۔ جب بیت اللہ کا طواف کر کے حجرا سود کو

Marfat.com

بوسہ دینے کے لئے بڑھا تو خلقت کے ہجوم کی وجہ سے اس کو راستہ نہ مل سکا۔ تب منبر پر چڑھ کر اس نے خطبہ دیا۔ اس دوران زین العابدین تشریف لے آئے۔ تو سارا مجمع کائی کی طرح چھٹ گیا جب حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے۔ تو مخلوق نے آپ ؓ کی تعظیم کے لئے حجر اسود کو خالی کر دیا تو آپ ؓ نے بوسہ دیا۔ اس بات سے خاندان رسالت مآب ﷺ کی عظمت صاف عیاں ہوتی ہے۔ فرزوق مشہور شاعر نے اس موقعہ پر فی البدیہہ شعر کہے۔ جس میں آپ ؓ کی اور آپ ؓ کے خاندان کی بے انتہا تعریف و توصیف کی گئی تھی۔ جس پر ہشام نے اس شاعر کو بمقام عسفان جو مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے قید کر دیا جب حضرت زین العابدین ؓ کو پتہ چلا۔ تو آپ ؓ نے بارہ ہزار درہم اس کو بھیجے۔ مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور آخر آپ ؓ کے فرمان کی تعمیل میں پھر لے لئے۔

آپ ؓ کا وصال شہزادہ داراشکوہ قادری رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۸ محرم الحرام ۹۵ ھ مطابق ۷۱۳ لکھا ہے لیکن علامہ عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ۹۹ ھ مطابق ۷۱۷ء تحریر کی ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر شریف ۵۸ سال تحریر کی ہے مزار پر انوار جنت البقیع میں حضرت امام حسن ؓ کے روضہ اطہر کے پہلو میں ہے واقعہ کربلا کے بعد آپ ؓ کی زندگی کی کلیم بشاشت وطمانیت ہمیشہ کیلئے معدوم و ختم ہو گئی اور حضور ؓ تادم آخر مغموم و محزون ہی رہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام محمدؐ باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسم گرامی محمد ﷺ بن علی رضی اللہ عنہ بن امام حسین رضی اللہ عنہ لقب باقر اور کنیت ابو جعفر ہے آپ رضی اللہ عنہ امام خامس ہیں ۵۷ھ مطابق ۶۷۶ء میں مدینہ منورہ میں ولادت باسعادت ماہ صفر میں ہوئی۔ والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی فاطمہ بنت حسن رضی اللہ عنہ بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ تھا۔ ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا۔ کہ اس نام کا میری آل میں ایک فرزند تولد ہوگا اور تم اس وقت زندہ ہو گے تو تم اس سے میرا اسلام کہہ دینا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔ علومِ ظاہری و باطنی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، ابن مسیّب رضی اللہ عنہ اور ابن حنیفہ سے حاصل کیے۔

آپ رضی اللہ عنہ باقر اس لئے کہلاتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے علم شق کیا اور اس کی جڑ کو پہچانا۔ اہل عراق کے ایک گروہ کی نسبت آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے اور اپنے آپ کو اہل بیت کا دوست سمجھتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریر کیا جو شخص صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دشمن کہتا ہے۔ مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں اور اگر میں حاکم ہوا تو جو لوگ ان دونوں کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ان کے خون کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ بناؤں گا۔ لکھا ہے جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا اور درود وظائف سے فارغ ہو جاتے تو بآواز بلند اپنی مناجات پڑھتے کہ اے بارِ الہارات آ گئی شہنشاہوں کی حکومت ختم ہوگئی۔ آسمان پر ستارے نکل آئے اور لوگ نیند کی آغوش میں چلے گئے اور بنو اُمیہ آرام پا گئے۔ اور انہوں نے اپنی دنیاوی خواہشات کو چھپا دیا اور اپنے دروازے بند کر لئے اور ان پر پہرے دار متعین کر دیئے۔ اے پاک

Marfat.com

پروردگار! لیکن تو زندہ ہے ہمیشہ رہنے والا ہے اور دیکھنے والا ہے۔ تیری ذات پاک پر نیند اونگھ کا کوئی اثر نہیں پھر تیری ذات اقدس کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتی۔

آپ ؓ کے چار فرزند اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ عمر مبارک ۷۳ سال کی ہوئی تو بقول علامہ عبدالوہاب شعرانی ۱۱۷ھ مطابق ۷۳۵ء وصال فرمایا۔ مدائنی رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق بھی آپ ؓ کی وفات ۱۱۷ھ مطابق ۷۳۵ء میں ہوئی یحییٰ بن حسین رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ۱۱۸ھ مطابق ۷۳۶ء میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق ؓ کے قول کے مطابق ۱۱۴ھ مطابق ۷۳۲ء تحریر کی ہے۔

مزارِ اقدس جنت البقیع میں حضرت امام زین العابدین ؓ کے روضۂ اقدس کے متصل ہے۔

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ ؓ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو اسمٰعیل ہے لقب صادق اور اسم گرامی جعفر بن محمد ﷺ بن علی ؓ بن حسین بن علی المرتضیٰ ؓ ہے۔ آپ چھٹے امام ہیں آپ ؓ کی والدہ ماجدہ کا نام فردہ بنت ابو قاسم بن محمد ﷺ بن ابو بکر صدیق ؓ ہے۔ امام جعفر ؓ کو خرقہ کی نسبت دو طرف سے حاصل ہے۔ ایک امام محمد ﷺ باقر ؓ کے واسطہ سے حضرت علی ؓ اور دوسرے اپنی ماں کے باپ حضرت قاسم ؓ بن محمد ؓ بن ابو بکر ؓ کے واسطہ سے اُن کو سلیمان فارسی ؓ سے اور ان کو حضرت صدیق اکبر ؓ سے آپ کی ولادت بروز سوموار سترہ (۱۷) ربیع الاول ۸۰ھ میں اور دوسری روایت سے ۸۳ھ میں ہوئی۔ آپ ؓ کی عمر اڑسٹھ (۶۸) سال اور بقولِ دیگر پینسٹھ (۶۵) سال تھی۔ آپ ؓ کا وصال بروز سوموار پندرہ رجب ۱۴۸ھ میں مدینہ المنورہ میں ہوا۔ آپ ؓ کا مزارِ اقدس جنت البقیع میں ہے۔ اس ایک ہی قبہ شریف جس میں حضرت محمد ﷺ باقر ؓ اور امام زین العابدین ؓ اور حضرت امام حسن ؓ آسودہ ہیں۔ کتاب کشف المحجوب میں ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک روایت میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق ؓ ایک دن اپنے مولیٰ کے ساتھ بیٹھے تھے اور فرما رہے تھے کہ آؤ ہم بیعت کریں اور عہد کریں کہ ہم سے جس کو نجات حاصل ہو جائے وہ سب کی قیامت میں سفارش کرے گا حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا کہ اے ابن رسول اللہ ﷺ آپ ؓ کو سفارش کی کیا حاجت ہے کیونکہ آپ ؓ کے نانا پاک ﷺ تو تمام مخلوق کی سفارش فرمائیں گے آپ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے اُن افعال کی وجہ سے شرمندہ ہوں۔ قیامت میں نانا جان ﷺ کو کیا منہ دکھاؤں

Marfat.com

گا۔آپ ؓ کے مناقب اور کرامات کے متعلق جو کچھ بھی تحریر کیا جائے بہت کم ہے۔کیونکہ امتِ محمدی ﷺ کے لئے نہ صرف بادشاہ اور حجت نبوی ﷺ کے لئے روشن دلیل ہیں بلکہ صدق وتحقیق پر عمل پیرا،اولیائے کرام کے باغ کا ثمر آلِ علی ؓ "سردارِ انبیاء ﷺ کے جگر گوشہ اور صحیح معنوں میں وارث نبی بھی ہیں۔آپ ؓ کا درجہ صحابہ کرام ؓ کے بعد ہی آتا ہے لیکن اہل بیت میں شمولیت کی وجہ سے نہ صرف بابِ طریقت ہی میں آپ ؓ سے ارشادات منقول ہیں اور بعض روایات بطورِ سعادت ہم یہاں بیان کر رہے ہیں آپ ؓ نہ صرف مجموعہِ کمالات و پیشوائے مشائخ ہیں بلکہ اربابِ ذوق اور عشاق و زہاد کے مقتدا بھی ہیں۔آپ ؓ نے اپنی بہت سی تصانیف میں رموزِ خداوندی کو بڑے اچھے پیرائے میں فرمایا ہے اور حضرت امام باقر ؓ کے بھی کثیر مناقب روایت کیے ہیں۔

غلط فہمی کا ازالہ: خواجہ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف تذکرہ اولیاء میں فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کم فہم لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اہل سنت نعوذ باللہ اہلِ بیت ؓ سے معاندت رکھتے ہیں۔جب کہ صحیح معنوں میں اہل سنّت ہی کا شمار اہل بیت سے محبت رکھنے والوں میں ہوتا ہے اس لئے اُن کے عقائد ہی میں یہ شے ہے کہ رسول ﷺ خدا پر ایمان لانے کے بعد ایمان اُن کی اولاد سے محبت کرنا لازمی ہے۔

عظمتِ اولیاء کا اظہار: خلیفہ منصور نے ایک شب اپنے وزیر کو حکم دیا کہ جعفر صادق ؓ کو میرے روبرو پیش کرو۔تاکہ میں ان کو قتل کردوں وزیر نے عرض کیا کہ دنیا کو خیر باد کہہ کر جو شخص عزلت نشین ہو گیا ہو۔اس کو قتل کرنا قرین مصلحت نہیں۔لیکن خلیفہ نے غضب ناک ہو کر کہا کہ میرے حکم کی تعمیل تم پر ضروری ہے۔چنانچہ مجبوراً جب وزیر حضرت جعفر صادق ؓ کو لینے چلا گیا۔تو منصور نے غلاموں کو ہدایت کر دی کہ جس وقت میں

Marfat.com

اپنے سر تاج اتاروں تو تم فی الفور صادق ؓ کو قتل کر دینا۔ لیکن جب وزیر کے ہمراہ آپ ؓ تشریف لائے۔ تو آپ ؓ کے عظمت وجلال نے خلیفہ کو اس درجہ متاثر کیا کہ وہ اضطراری طور پر آپ ؓ کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا اور نہ صرف آپ ؓ کو صدر مقام پر بٹھایا بلکہ خود بھی مؤدبانہ آپ ؓ کے سامنے بیٹھ کر آپ ؓ کی حاجات اور ضروریات کے متعلق دریافت کرنے لگا آپ ؓ نے فرمایا کہ میری سب سے اہم حاجت وضرورت یہ ہے کہ آئندہ پھر کبھی مجھے دربار میں طلب نہ کیا جائے تا کہ میری عبادت و ریاضت میں خلل واقع نہ ہو۔ چنانچہ منصور نے وعدہ کر کے عزت واحترام کے ساتھ آپ ؓ کو رخصت کیا۔ لیکن آپ کے دبدبے کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ لرزہ براندام ہو کر مکمل تین شب و روز بے ہوش رہا لیکن بعض روایات میں یہ ہے کہ تین نمازوں کو قضا ہونے کی حد تک غشی طاری رہی۔ بہر حال خلیفہ کی یہ حالت دیکھ کر وزیر وغلام حیرت زدہ رہ گئے اور جب خلیفہ سے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ جس وقت جعفر صادق ؓ میرے پاس تشریف لائے۔ تو ان کے ساتھ اتنا بڑا اژدہا تھا جو اپنے جبڑوں کے درمیان پورے چبوترے کو گھیرے میں لے سکتا تھا اور وہ اپنی زبان سے مجھ سے کہہ رہا تھا اگر تو نے ذرا سی بھی گستاخی کی تو تجھ کو چبوترے سمیت نگل جاؤں گا۔ چنانچہ اس کی دہشت مجھ پر طاری ہو گئی اور میں نے آپ ؓ سے معافی طلب کر لی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بقول علامہ عبدالوہاب الشعرانی آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۱۲۸ھ مطابق ۷۴۵ء میں ہوئی۔ اسم گرامی موسیٰ بن جعفر صادق لقب کاظم اور کنیت ابوابراہیم وابو الحسن ہے۔ ولادت باسعادت بمقام ابواء ہوئی۔ جو کہ مکہ معظمہ اور مدینہ شریف کے درمیان ایک قصبہ ہے۔ جہاں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد مبارک ہے۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام حمیدہ بربریہ تھا۔ جس کا امام باقر رضی اللہ عنہ نے خرید کر امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تھا آں جناب انہیں کے بطن سے تولد ہوئے۔

نہایت پاک باز اور متقی بزرگ تھے۔ ساری عمر دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گذار دی۔ حالانکہ آپ دنیاوی لحاظ سے نہایت متمول تھے اور صاحب وجاہت تھے۔ مگر یہ دولت ہمیشہ غربا اور مساکین کے کام آتی تھی کثرت عفو درگزر کرنے کے سبب "کاظم" لقب مشہور ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مناقب احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ طریقت اور شریعت کے مشکل مسائل کا حل تمام علمائے عصر آپ رضی اللہ عنہ سے ہی کرایا کرتے تھے۔ اپنے زمانے کے تمام علماء صلحا اور فقہا سے افضل ترین تھے۔ ریاضت اور مجاہدہ میں کوئی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہم پلہ نہ تھا۔ اہل عرب وعجم آپ رضی اللہ عنہ کی قیادت اور امامت باعثِ سعادت خیال کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو مہدی عباسی خلیفہ نے عراق بلوایا اور پھر مدینہ طیبہ واپس بھیج دیا چنانچہ آپ ہارون الرشید کے زمانہ تک یہیں رہے اور جب ہارون الرشید مدینہ طیبہ میں آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیتا گیا اور بغداد میں مقید رکھا۔

Marfat.com

لکھا ہے کہ اس سے قبل خلیفہِ وقت نے کچھ لوگوں کو شمشیر وسناں دے کر آپ ﷺ کے قتل کے لئے بھیجا۔ اُن لوگوں نے آپ ﷺ پر بار بار حملے کئے مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ پھر کچھ لوگوں کے مشورہ پر قلعی پگھلا کر آپ ﷺ کے حلق میں ڈالی گئی مگر وہ اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

آپ ﷺ کی متعدد ازواج تھیں۔ جن سے ۲۵ بیٹے اور ۲۲ بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ دوسری جگہ تحریر ہے کہ ۲۱ صاحبزادے اور ۲۸ صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔

مزار پر انوار بغداد شریف میں مقبرہ قریش میں ہے ۱۷۸ھ میں زہر کی وجہ سے شہید ہوئے عمر مبارک ۵۴ سال ۵۵ سال ہوئی۔ لکھا ہے ہارون الرشید نے آپ ﷺ کو قید خانہ میں ڈلوادیا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام موسیٰ رضا رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام علی موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم آٹھویں امام ہیں۔ کنیت ان کی ابو الحسن ہے اور لقب رضا ہے امام علی رضا ؓ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی ولادت باسعادت مدینہ منورہ بروز جمعرات گیارہ ربیع الثانی ۱۵۳ھ میں ہوئی نقل ہے کہ ایک رات حضرت حمیدہ ؓ نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ اے حمیدہ ؓ اپنی کنیز ام البنین ؓ کو اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم ؓ کو بخش دیں اور نکاح کر دیں۔ کہ ان سے ایک فرزند پیدا ہونگے جو اہل زمین میں سے بہترین ہوں گے نقل ہے کہ امام رضا ؓ کی والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ جب میرے بطن میں تھے تو مجھے ہرگز ثقل حمل معلوم نہ ہوتا تھا اور جب میں سوئی ہوتی تھی تو مجھے اپنے پیٹ کی طرف سے تسبیح و تحلیل کی آوازیں سنائی دیتی تھیں اور میں خوف زدہ ہو جاتی تھی اور جب میری آنکھ کھلتی تو وہ آوازیں سنائی دینا بند ہو جاتی تھیں اور آپ کی والدہ ہی سے روایت ہے۔ کہ ولادت کے فوراً بعد آپ سجدہ میں گر گئے اور آپ کے لب ہائے مبارک ہلنے لگے جیسے کوئی مناجات کر رہا ہو نقل ہے کہ خلیفہ مامون الرشید نے آپ کو اپنے بعد ولی عہد مقرر کر دیا۔ اور ولی عہد مقرر ہونے کے بعد بارش نہ برسی۔ کئی سال گزر گئے خاندانِ اہل بیت کے دشمنوں نے یہ ہوائیاں اڑانی شروع کیں کہ جب سے آپ کو ولی عہد مقرر کیا گیا ہے۔ معاذ اللہ آپ کی نحوست نے مخلوق کو گھیر لیا ہے کہ بارش نہیں ہو رہی۔ مامون الرشید اور اعیان سلطنت نے آپ سے گزارش کی کہ لوگ آپ کے متعلق بدظنی رکھتے ہیں۔

Marfat.com

لہذا آپ دعا فرمائیں کہ بارش ہو اور دشمنوں کے منہ میں خاک پڑے۔
آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو لیکر شہر بغداد سے صحرا میں تشریف لے آئے۔ بہت سے عقیدت مندوں کے علاوہ دشمنانِ اہل بیت بھی بغرض تماشہ ساتھ ہو لئے۔ اچانک ایک بادل اٹھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ اب برسے گا۔ لیکن آپ نے فرمایا یہ بادل یہاں نہیں برسے گا یہ اگلے شہر کا بادل ہے۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور تقریباً دس بادل متواتر اٹھتے رہے اور گذرتے رہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے ہمارا کوئی بادل نہیں آخر میں گیارھواں بادل اٹھا اور آپ نے فرمایا کہ یا ایھا النّاس یہ بادل خدا تعالیٰ نے آپ تمام کے لئے بھیجا ہے اور یہ برسے گا۔ وہی بادل اہلیان بغداد اور گردونواح پر برسا اور جل تھل ہو گیا۔ آپ کی بیشمار کرامات ہیں۔ جن کی طوالت کے لئے یہ اوراق متحمل نہیں ہو سکتے۔ آپ کی وفات شہر طوس میں ہوئی جو کہ ملک ایران میں شہر مشہد سے مشہور ہے۔ بتاریخ نو رمضان المبارک ۲۰۸ھ وقوع ہوئی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ العزیز

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محفوظ اور اسم گرامی معروف علی الکرمی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا نام فیروز یا فیروزاں تھا یہ اپنے آبائی دین آتش پرستی پر تھے۔ جب آپ کو داخل مکتب کیا گیا تو معلم نے درس دیا کہ ثالث ثلاثۃ یعنی خدا تین ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا ''ھو اللہ احد'' وہ خدا تو ایک ہے اور زدوکوب کرنے کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہ نے تین نہیں کہا اور وہاں سے فرار ہو کر حضرت موسیٰ رضا کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے اور بیعت حاصل کی۔ لیکن فرار ہونے کے بعد والدین کو خیال آیا کہ وہ کسی مذہب پر رہتا لیکن ہمارے پاس رہتا۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ واپس لوٹے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے احوال دیکھ کر آپ کے گھر والے مسلمان ہو گئے اور بہت عرصے حضرت داؤد طائیؒ کی خدمت میں رہ کر فیض باطنی سے سیراب ہوتے رہے۔ جو حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور طریقت میں حبیب راعی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے اور یہ حبیب راعی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مرید تھے۔ حضرت محمد بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نشان دیکھ کر پوچھا کہ کل تو یہ نشان آپ کو نہیں تھا پھر آج کیسے ہو گیا فرمایا کہ رات کو حالتِ نماز میں مجھے مکہ معظمہ پہنچنے کا تصور آ گیا اور وہاں پہنچ کر طواف کعبہ کے بعد جب چاہِ زمزم پہنچا تو میرا پاؤں پھسل گیا اور یہ اسی کا نشان ہے۔

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو تحت العرش پر اس طرح دیکھا کہ آپ پر غشی طاری ہے اور پوچھا جا رہا ہے یہ کون ہے اس سوال پر فرشتے کہہ رہے تھے کہ تو ہم سے زیادہ جانتا

Marfat.com

ہے پھر آواز آئی کہ یہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ جس کو ہماری محویت نے بے خود بنا دیا ہے اور اب ہمارے دیدار کے بغیر اس کو ہوش نہیں آ سکتا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ صوفی دنیا میں مہمان ہے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کہ وہ تم کو سوائے مسکینی کے اور کسی لباس میں نہ دیکھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ عبادت وریاضات اور مجاہدات میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔

وصال:

وصال بغداد شریف میں ۲۰۰ یا ۲۰۶ھ میں ہوا۔ جو کہ معتصم عباسی کا زمانہ تھا۔ مزار پر انوار بغداد شریف میں مرجع خاص وعام ہے۔ روایت ہے کہ جب وصال کا وقت قریب آیا۔ تو ایک روز آپ موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہِ فلک پناہ پر حاضر ہوئے۔ اندر جانا چاہا تو دربانوں نے روکا۔ جب آپ نے اصرار فرمایا۔ تو دربانوں نے آپ کو اس قدر شدید ضربات پہنچائیں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پسلیاں بھی ٹوٹ گئیں۔ جس کی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ جانبر نہ ہو سکے۔ چونکہ یہودی ونصاریٰ اور مسلمان سب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنا مقصد اور رہنما تسلیم کرتے تھے۔ اس لئے سب نے دعویٰ کیا۔ کہ جنازہ ان کو ملنا چاہیے۔ اس موقع پر شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے خدام تشریف لائے۔ اور انہوں نے کہا کہ شیخ موصوف نے فرمایا تھا۔ کہ میرے جنازہ پر تنازعہ ہوگا۔ اس لئے جو جماعت میرے جنازہ کو اٹھا لے گی۔ اس طریق پر تدفین ہو۔ چنانچہ یہود ونصاریٰ اپنے مشن میں ناکام رہے اور مسلمانوں نے اُٹھالیا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تدفین اسلامی طریق پر ہوئی۔

تمت بالخیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کنیت ابوالحسن ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ اہل کمال میں پہلے فرد ہیں جنہوں نے بغداد میں حقائق و توحید کی بنیاد ڈالی۔آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت اور حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے ماموں تھے۔اس کے علاوہ حبیب راعی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی شرفِ نیاز حاصل رہا۔

ابتدائی دور میں آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک دکان میں سکونت پذیر رہے اور اسی میں پردہ ڈال کر ایک ہزار نوافل روزانہ پڑھا کرتے تھے اسی دوران کوہِ لگام سے ایک شخص حاضر ہوا اور پردہ اٹھا کر سلام کے بعد عرض کیا کوہ لگام کے فلاں بزرگ نے آپ کو سلام کہا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ مخلوق سے منقطع ہو کر عبادت کرنا مردوں کا کام ہے اور زندہ وہ ہیں جو مخلوق میں وابستہ رہ کر یادِ الٰہی کرتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ تجارت میں دس دینار پر صرف نصف دینار منافع لیا کرتے تھے ایک دفعہ کسی سے ساٹھ دینار کے بادام خریدے اس کے بعد قیمت بڑھ گئی اور دلال نے نوے روپے لگا دیئے لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ اپنے عہد کے خلاف فروخت نہیں کر سکتا ابتدا میں آپ رحمتہ اللہ علیہ سط یعنی گرے ہوئے آم فروخت کیا کرتے تھے کہ اُسی دوران بغداد میں آگ لگ گئی۔لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دوکان محفوظ رہی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دوکان کا سارا مال صدقہ کر دیا۔لوگوں نے پوچھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا ہے۔تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کہ جب راعی رحمتہ اللہ علیہ میری دوکان پر تشریف لائے اور ایک یتیم بچہ بھی اُن کے ہمراہ تھا انہوں نے کہا کہ اس بچے کو کپڑے دلا دو

Marfat.com

جب میں نے تعمیل کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ مراتب عطا کرے کہ تم دنیا کو اپنا غنیم تصور کرنے لگو چنانچہ اس دن سے خدا نے مجھے عظیم مراتب سے نوازا۔

ارشادات: آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ چالیس سال سے مجھے شہد کی خواہش ہے لیکن آج تک پوری نہیں ہوئی اور مزید فرمایا کہ ہر یوم کو میں اس لئے آئینہ دیکھتا کہ کہیں معصیت کی وجہ سے میرا چہرہ سیاہ نہ ہو گیا ہو۔

وصال: آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال بروز منگل بوقت صبح ۳ رمضان ۲۵۰ھ میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار اقدس بغداد شریف میں ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

کنیت ابوالقاسم لقب سید الطائفہ وطاؤس العلماء قواریری وزجاج اور خزاز ہیں۔ قواریری وزجاج آپ کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ کے والد محمد بن جنید آ بگینہ فروش تھے اور نہاوند شریف کے رہنے والے تھے۔ لیکن حضرت جنید کا مولد ومنشا بغداد شریف میں ہے حضرت سفیان ثوری کے مذہب کے پیرو تھے اور حضرت سری سقطی کے بھانجہ بھی تھے اور ان سے ہی بیعت تھے۔ آپ اکابر مشائخ کے لئے مرجع مطلع سعادت وانوار بحر وحقائق اسرار ورموز سلطانِ طریقت پیشوا اہل زمانہ کے مقتدی وامام اور سادات سے تھے۔ حارث محاسبی محمد قصاب کی صحبت میں رہتے تھے۔ رویم ابوالحسن نوری شبلی اور خزاز وغیرہ اکابر اولیاء مشائخ اپنے سلسلوں کو اُن کی طرف نسبت کر کے درست کرتے اور آپ سے نسبت رکھنے والوں کو جنیدیہ کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے آپ کو سید الطائفہ اور امام الائمہ کہتے ہیں۔ آپ کی ذات سب کے لئے مقبولیت کا درجہ رکھتی تھی آپ کے مذہب کی بنیاد صحو پر ہے۔ صاحب کشف المحجوب نے صحو کے معنی کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ ایک دن سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کیا کسی مرید کا درجہ اپنے پیر سے بڑھ سکتا ہے؟ فرمایا یہ ظاہر دلیل ہے کہ جنید بغدادی کا درجہ مجھ سے بہت بلند ہے۔

وصال: وصال کے وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھ کو وضو کرا دو چنانچہ دورانِ وضو انگلیوں میں خلال کرنا بھول گئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یاددہانی پر خلال کیا گیا اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ سجدہ ریز ہو کر گریہ زاری کرنے لگے۔ لوگوں نے سوال کیا کہ اس

Marfat.com

قدر عابد ہو کر روتے کیوں ہو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اس وقت سے زیادہ میں کبھی محتاج نہیں تھا۔ پھر تلاوت قرآن میں مشغول ہو کر فرمایا کہ اس وقت قرآن سے زیادہ میرا کوئی مونس و ہمدم نہیں اور اس وقت میں اپنی عمر بھر کی عبادت کو اس طرح دیکھ رہا ہوں۔ کہ جس کو تیز و تند ہوا کے جھونکے ہلا رہے ہیں اور مجھے یہ علم نہیں کہ یہ ہوا فراق کی ہے یا وصال کی اور دوسری طرف فرشتۂ اجل اور پل صراط ہے اور میں عادل قاضی پر نظریں لگائے اِس کا منتظر ہوں کہ نہ جانے مجھے کدھر کا حکم دیا جائے۔ اس طرح آپ نے سورۃ بقر کی ستر (۷۰) آیات تلاوت فرمائیں اور عالم سکرات میں رہے جب لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اللہ کیجئے تو فرمایا میں اس کی طرف سے غافل نہیں ہوں پھر انگلیوں پر وظیفہ خوانی شروع کر دی اور جب داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت پر پہنچے تو انگلی اوپر اٹھا کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور آنکھیں بند کرتے ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات شنبہ کے دن ۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ تاریخ میں سنِ وفات ۲۹۷ھ اور ایک دوسرے قول میں ۲۹۹ھ بتایا گیا ہے پہلا قول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ غسال نے غسل دیتے وقت چاہا کہ آنکھوں کے اندر پانی ڈالے آواز آئی کہ ہمارے دوست کی آنکھوں سے اپنے ہاتھ الگ رکھو جو آنکھ ہمارا نام لیکر بند ہو وہ ہمارے لئے ہی کھولی جاسکتی ہے۔ پھر چاہا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی انگلیوں کو کھول کر سیدھا کر دے۔ نِدا آئی جو انگلیاں ہمارا نام لیکر بند ہوں وہ ہمارے فرمان سے ہی کھل سکتی ہیں جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک سفید کبوتر جنازہ پر آ کر بیٹھ گیا ہر چند اُس کو اڑانا چاہا وہ نہ اڑا پھر اُس نے کہا کہ اپنے آپ کو اور مجھے پریشان نہ کرو۔ میرے پنجے عشق کی میخوں سے اس جنازہ کے گوشوں پر جمے ہوئے ہیں آج جنید کا قالب فرشتوں کے دوش پر ہے اگر تمہارا شور و غل نہ ہوتا تو حضرت جنید کا

Marfat.com

جسم سفید باز کی طرح ہمارے ساتھ ہوا میں اُڑ جاتا۔ آپ کا مزار مقدس بغداد شریف میں ہے وہی بغداد شریف جو اولوالعزم بزرگان اور اولوالعزم سالکان و اولیائے کرام کا مسکن رہا ہے اور اب ان کی آخری آرام گاہ آماجگاہ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ ابو بکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کنیت ابو بکر اور نام جعفر بن یونس اور دوسری روایت میں دلف بن مجد ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی کے مرید خاص تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ بھی اُسی بارگاہ سے ملا چنانچہ شیخ فرماتے تھے کہ ہر قوم میں ایک ایک سردار ہوتا ہے اور اس قوم کے سردار شبلی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

ایک روایت کے مطابق آپ رحمتہ اللہ علیہ کا خاندان خراسان کے موضع شبلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ طبقات سلمیٰ میں ہے کہ ''خراسان الاصل و بغدادی المولد و المشاانڈ'' یعنی آپ رحمتہ اللہ علیہ اصل کے اعتبار سے خراسانی ہیں جائے ولادت بغداد شریف ہے ایک روایت کے مطابق آپ رحمتہ اللہ علیہ کی جائے ولادت سامرہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بغداد شریف میں پوشیدہ طور پر خلیفہ تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات جمعہ کی شب ۲۷ ذوالحج ۳۳۴ھ کو ہوئی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر ۸۸ سال تھی مزار مبارک بغداد شریف میں ہے مزار شریف کی لوح پر لکھا ہوا ہے جعفر بن یونس۔ وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ نکرین سے کیسے چھٹکارا ہوا فرمایا انہوں نے پوچھا تیرا رب کون ہے میں نے جواب دیا جس نے آدم علیہ السلام کو بنایا ہے۔ تمہیں اور دوسرے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے اس وقت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں موجود رہ کر تم سب کو سجدہ کرتے دیکھ رہا تھا یہ کہہ دیا اور واپس چلے گئے۔ کسی نے خواب میں پوچھا کہ بازارِ آخرت کو کیسے پایا۔ فرمایا کہ بازار قطعی بے

Marfat.com

رونق ہے کیونکہ اس میں سوختہ جگر اور شکستہ قلب لوگوں کے سوا کوئی نہیں دکھائی دیتا اور ایسے لوگوں کی یہاں ایسی بھیڑ بھاڑ ہے کہ سوختہ جگر لوگوں کے زخم پر مرہم لگا کر اُن کی سوزش کو دور کرا دیا جاتا ہے اور شکستہ قلوب کو جوڑ کر اُن کی شکستگی دور کی جاتی ہے اور اس کے بعد سوائے دیدار الٰہی کے کسی چیز پر نظر نہیں ڈالتے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

اسم گرامی عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ کنیت ابو الفضل تھی والد ماجد کا نام گرامی عبدالعزیز بن حرث بن اسد تھا۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے خلافت حاصل فرمائی اور اُنہی کے مرید باصفا تھے۔ نسباً عرب کے مشہور و معروف قبیلہ بنوتمیم سے تھے آپ کے والد گرامی پیر حضرت شیخ ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ ابراہیم نفر آبادی اور حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے پہلے شیخ خراساں حضرت شیخ ابوالقاسم سے اکتساب فیض کیا بعد ازاں حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے منسلک ہو گئے اور سرفرازِ خلافت ہو کر شبلی کی مسندِ ارشاد کی زینت بنے۔

حضرت عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب اہلسنت والجماعت تھا۔ مسلک جنید یہ تھا پیرومرشد حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور اپنے مرشد کے نام کو بلند و بالا کرنے کے لئے شریعت و طریقت کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا بے شمار خلقت نے راہِ ہدایت پائی حرمین الشرفین کے کئی سفر کئے اور بیشتر بلاد عرب و عجم کی سیاحت کی سالکِ طریقت اور خادم شریعت تھے عمر کا زیادہ حصہ بغداد میں ہی بسر کیا۔

وصال: جمادی الآخر ۴۲۵ھ مطابق ۱۰۳۳ء عہد مقتدی عباسی خلیفہ بغداد میں ہوئی۔ مزار پرانوار حضرت امام احمد بن حنبل کے مقبرہ میں واقع ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ ابوالفرح رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ طرطوس کے باشندے تھے اور خلافت حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل فرمائی تھی اسم گرامی یوسف ابوالفرح کنیت تھی۔

اپنے عہد کے قطب وقت اور جامع الکمالات شیخ گزرے ہیں۔ متوکل اس قدر تھے کہ دنیا کی طرف رغبت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا مقامات آپ کے بلند اور کرامات بے شمار تھیں۔ تجرید وتفرید میں یگانہ روزگار تھے پیرومرشد کی خدمت اقدس میں کافی عرصہ گزارا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ سرگروہِ صوفیہ محرمِ اسرار خفی و جلی جامعہ العلوم اور شیخِ طریقت تھے۔

وصال: ۴۴۷ھ مطابق ۱۰۵۵ء عہد مقتدی عباسی میں بمقام طرطوس میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ ابوالحسن قرشی ہنکاری قدس سرہ العزیز

اسم گرامی علی بن محمدؒ بن جعفر القرشی ہنکاری ہے اور لقب ابوالحسن اور بیعت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی کے دستِ اقدس پر کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۰۱۷ء میں ہوئی بلادِ موصل کے قریب میں اقامت تھی جو کہ کردوں کا علاقہ ہے اور اوائل میں اپنے والد گرامی حضرت شیخ محمدؒ بن شیخ یوسف سے علوم متداولہ حاصل کئے اور بعدازاں خرقۂ خلافت شیخ ابوالفرح طرطوسی سے پہنا تاریخ ابن خلکان میں تحریر ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ عتبہ بن ابوسفیان صخر بن صرب بن اُمیہ کی اولاد سے ہیں۔ ہنکار کا قصبہ موصل کے قرب وجوار میں واقع ہے۔

نہایت صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے صائم الدہر اور قائم اللیل تھے اور تین دن کے بعد کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور دو قرآن مجید ہر روز ختم فرمایا کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ رات دن عبادت کرتے تھے۔ مجاہدات وریاضاتِ شاقہ کی عادت تھی۔ بے شمار بلاد کا سفر کیا روم وشام اور حرمین الشرفین تک پہنچے اور بے شمار علما ومشائخ اور محدثین سے ملاقاتیں کیں اور اُن سے احادیث حفظ کیں اور ایک عرصہ کے بعد اپنے وطن مالوف کو واپس ہوئے چنانچہ اہل قریہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا بے حد احترام کرتے تھے اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت شہرت و ناموری پائی بعض اکابر نے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کو شیخ الاسلام کا خطاب دیا مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں شیخ الاسلام نہیں ہوں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد بہت نامور تھی ان میں سے اکثر نے شاہانِ زمان سے تقرب حاصل کیا اور بلند مراتب لئے اور امیر کبیر ہوئے۔

Marfat.com

بے شمار طالبانِ حق نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیوض و برکات حاصل کیا آپ رحمتہ اللہ علیہ عالم و عامل اور عارف و کامل بزرگ تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے شیخ ابو طاہر رحمتہ اللہ علیہ بہت معروف ہیں۔

وصال: ۴۸۶ھ مطابق ۱۰۹۳ء بعہد مستنصر عباسی ہوئی مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ ابوسعید المبارک رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام مبارک رحمتہ اللہ علیہ بن علی رحمتہ اللہ علیہ بن حسین رحمتہ اللہ علیہ مخزومی ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ سلطان الاولیاء کے پیشوا سالکوں کے قبلہ گاہ پیر طریقت واقفِ اسرار حقیقت علومِ ظاہری و باطنی کے جامع حضرت خضر رحمتہ اللہ علیہ کے رفیق تھے۔ شیخ ابوالحسن ہنکاری سے بیعت ہیں۔ قطبِ ربانی حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے خرقۂ ولایت حاصل کی۔ غوث الثقلین سے روایت ہے کہ میں نے ابتدائے حال میں خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا کہ وہ خود نہ کھلائیں اور خود نہیں پیوں گا جب تک وہ خود نہیں پلائیں گے۔ چالیس دن گزرنے کے بعد ایک شخص آیا اور کچھ کھانا دے کر چلا گیا قریب تھا کہ بھوک کی شدت سے میرا نفس کھانے پر آمادہ ہوا میں نے اپنے دل میں کہا بخدا میں نے اپنے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُس سے پھرا نہیں ہوں اچانک میں نے غیب سے آواز سنی کہ کوئی زور زور سے الجوع الجوع (بھوک بھوک) پکار رہا ہے اتنے میں حضرت ابوسعید مخزومی تشریف فرما ہوئے یہ آواز سن کر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا عبدالقادر یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ نفس کا اضطراب اور اس کی بے چینی ہے لیکن روح اپنی جگہ پر قائم ہے اور اپنے خدا کے مشاہدہ میں مستغرق ہے فرمایا ہمارے گھر چلو میں نے انتہائی رقت سے کہا کہ میں باہر کبھی نہ جاؤنگا اتنے میں ابوالعباس خضرؑ تشریف لائے فرمایا اٹھو اور ابوسعید کی خدمت میں چلو میں چل دیا دیکھا کہ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ اپنے دروازے پر کھڑے میرا انتظار کر رہے ہیں فرمانے لگے کہ اے شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ جو کچھ میں نے تجھ سے کہا تھا وہ کافی نہ تھا تو نے خضرؑ کو بھی تکلیف دی

Marfat.com

یہ فرمایا اور مکان کے اندر لے گئے اور جو کھانا تیار کیا تھا لقمہ لقمہ میرے منہ میں دیتے تھے۔ حتیٰ کہ میں سیر ہو گیا اُس کے بعد مجھے خرقہ پہنا دیا گیا پھر میں ان کی صحبت میں رہنے لگا مدرسہ باب الازخ کی عمارت جو غوث الثقلین کے دربار میں ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بنوائی ہوئی ہے اور اپنی زندگی میں حضرت غوث الثقلین کی خدمت میں پیش کر دیا تھا چنانچہ غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ اسی مدرسہ میں ہے۔

حضرت شیخ ابو سعید مخزومی کی وفات ۵۱۴ھ میں واقع ہوئی۔ مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبوب سبحانی غوث صمدانی

حضرت عبدالقادر جیلانی قادری بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

مقدس خاندان:

آج سے تقریباً ساڑھے نو سو سال قبل کچھ حسنی خاندانِ سادات ملک ایران کے ایک قصبہ گیلان میں آئے اور بقول مصنف معجم البلدان اس کے نواح کی ایک آبادی بشیتر میں قیام فرما ہوئے۔ اس خاندان کے سربراہ حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست تھے۔ جو حضرت امام حسنؓ کی گیارھویں پشت میں سے تھے اور حضرت عبداللہ محض کی اولاد سے تھے ان کو محض اس لئے کہا جاتا ہے کہ اُن کے والد بزرگوار حضرت حسن مثنیٰ ابن امام حسن رضی اللہ عنہ سیدۃ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پوتے اور اُن کی والدہ صغریٰ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ الزہرا کی پوتی تھیں یہی وجہ تھی کہ یہ عبداللہ محض اپنے والد اور والدہ دونوں کی طرف سے فاطمی محض تھے۔

آپ کے والد بزرگوار نہایت نیک نفس بزرگ تھے ریاضت اور مجاہدہ میں خاص شہرت کے مالک تھے۔ نامِ ابوصالح موسیٰ جنگی دوست تھا اُن کو جہاد سے بہت الفت تھی اس لئے جنگی دوست کہلاتے تھے۔ غازیوں اور مجاہدین کی امداد ان کا شعار تھا وفات ۴۷۱ھ بمطابق ۱۰۷۸ء میں ہوئی اور جیلان میں دفن ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ علم وعرفان اور رشد وہدایت کے نیرِ اعظم تھے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ابھی ہوش بھی نہیں سنبھالا تھا کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا آپ کے نانا سید عبداللہ صومعی جیلان کے شیخ اور

Marfat.com

رئیس تھے نہایت منکسر المزاج اور صاحبِ کرامت ولی تھے جیلان میں اُن کے باغات بھی تھے اُن کا گھرانہ اپنے وقت کا سراجِ منیر تھا آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے انہوں نے اپنا دستِ شفقت یتیم نواسے کے لئے وقف کر دیا۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی لکھتے ہیں کہ اگر کسی پر ناراض ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ آپ کی طرف سے بہت جلد انتقام لے لیتا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پھوپھی کا اسم گرامی سیدہ عائشہ تھا اور اُم محمد کنیت تھی نہایت پارسا اور عابدہ خاتون تھی ۔ جیلان میں ہی وفات پائی ۔ جب شہر میں بارش نہ ہوتی یا قحط سالی آ جاتی تو لوگ آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدہ ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی تھا۔ نہایت پارسا عبادت گزار اور زاہدہ تھیں آپ کا شمار عارفات ربانی میں ہوتا تھا۔

آپ کے ایک بھائی بھی تھے جن کا نام نامی سید ابو احمد عبداللہ تھا عمر میں آپ سے چھوٹے تھے علم وتقویٰ کا مجسمہ تھے اور عین عنفوانِ شباب میں رحلت فرما گئے تھے۔

نام ونسب: آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک ابو صالح موسیٰ جنگی دوست تھا مشہور مؤرخ اور سیرت نگار شمس الدین الذہبی نے ابو صالح عبداللہ جنگی دوست لکھا ہے۔

اسم گرامی عبدالقادر، لقب محی الدین کنیت ابو محمد اور لقب غوثِ اعظم ہے اور حسنی حسینی سید ہیں انساب کی کتابوں میں والد بزرگوار کی طرف سے شجرہ نسب اس طرح لکھا ہے۔

سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید

Marfat.com

ابی عبداللہ بن سید یحیٰ الزاہد بن سید محمدؒ بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ المحض بن سید حسن مثنیٰ بن سید نا امیر المومنین امام حسن علیہ السلام بن سید نا امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہ اور والدہ ماجدہ کی طرف سے نسب نامہ اس طرح ہے۔

ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی الزہد بن سید ابو جمال بن سید محمد بن سید محمود بن سید ابو الطاہر عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد بن سید علی الرضا ؓ بن سید موسیٰ کاظم بن سید امام جعفر صادق بن سید امام باقر ؓ بن سید نا امام زین العابدین ؓ بن سید نا امیر المومنین امام حسین ؓ شہید کربلا بن سید نا امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ۔

ولادت: سید نا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت نیف میں ۱۱ ربیع الثانی ۴۷۰ھ بمطابق ۱۰۷۷ء میں ہوئی ۔ یہ قصبہ بحیرہ خزر (کیسپین) کے جنوب میں گیلان کے قریب واقعہ تھا۔ گیلان کا قصبہ جغرافیائی نقطہ نگاہ سے طبرستان کے شہروں میں شمار ہوتا تھا۔ جس وقت آپ کی ولادت ہوئی اس وقت آپ کی والدہ کی عمر ساٹھ سال تھی اور یہ بھی ایک کرامت ہے۔ کیونکہ اطباء کے نزدیک اس عمر میں اولاد کا ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ مناقب غوثیہ میں لکھا ہے کہ ولادت کی رات آپ کے والدہ ماجد کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں ۔ ابو صالح! پروردگار عالم نے تجھے نیک سیرت بچہ عطا فرمایا ہے۔ جو میرے بچہ کی مانند ہے اور میرا بیٹا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوگا اور اولیاء اللہ میں اس کا مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہوگا۔

ایک دوسری جگہ تحریر ہے کہ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو آپ کے شانہ

Marfat.com

مبارک پر نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک کا نقش موجود تھا پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت کے دن سرزمین گیلان میں تمام لڑکے ہی تولد ہوئے لڑکی پیدا نہیں ہوئی اور اس روز پیدا ہونے والے لڑکوں کی تعداد گیارہ سو بتائی جاتی ہے۔ جو سب کے سب صالح مرد ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ صرف رات کو ہی دودھ پیتے تھے اور ظہورِ فجر سے غروب آفتاب تک دودھ کے نزدیک تک نہ جاتے تھے حضرت ام الخیر فاطمہ فرماتی ہیں۔

''نصف شب گزر چکی تھی اور میں نے نماز تہجد ادا کی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ زمین سے آسمان تک نورٌ علیٰ نور ہے۔ کسی نے کہا فاطمہ یہ وقت ایک آفتابِ ولایت کی ولادت کا ہے۔ کچھ دیر کے بعد درد محسوس ہوا اور عبدالقادر پیدا ہوئے اور میں یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی کہ نومولود نے اپنا سر سجدہ کے لئے رکھ دیا اور سُبحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ کہا اس وقت ہر طرف انوار کی بارش ہو رہی تھی اور روحانی برکات کا نزول تھا تمام گیلان میں یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ سیدوں کے گھر میں ایک صاحبزادہ تولد ہوا ہے اور جو اوقاتِ صوم میں دودھ نہیں پیتا بلکہ ایام رضاعت میں بھی دن کو دودھ نوش نہیں کرتا۔ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ 29 رمضان المبارک کو مطلع ابر آلود تھا لوگ چاند نہ دیکھ سکے۔ تو گاؤں کے لوگ آپ کی والدہ کے پاس آئے کہ کیا بچے نے دودھ پیا ہے یا نہیں تا کہ وہ شوال المکرم کی پہلی تاریخ کا اندازہ لگائیں۔

ابتدائی تعلیم وتربیت:

جیسا کہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے کہ ولادت کے تھوڑا عرصہ بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد بزرگوار اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے تھے اس لئے آپ اپنے نانا عبداللہ صومعی

Marfat.com

کے سایہ عاطفت میں پرورش پانے لگے اور ابتدائی تعلیم انہی کے زیر اثر حاصل کی اور اٹھارہ برس تک بلاد جیلان میں ہی تعلیم حاصل کرتے رہے لکھا ہے کہ آپ جب پانچ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو گیلان کے ایک مقامی مدرسہ میں بٹھا دیا اور ابتدائی تعلیم آپ نے اسی مکتب سے حاصل کی اور اٹھارہ برس تک بلادِ جیلان میں ہی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ لکھا ہے کہ اس مکتب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کن خوش نصیب اور بابرکت اساتذہ سے تعلیم حاصل کی اور اس کے متعلق تاریخ کے اوراق خاموش ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ دس برس کی عمر تک آپ نے ابتدائی تعلیم پر مکمل دسترس حاصل کر لی تھی دورانِ تعلیم آپ کو ایک عجیب مشاہدہ ہوا جب آپ مکتب میں جاتے تو اپنے پیچھے عجیب نورانی صورتوں کو چلتا دیکھتے اور جب آپ مدرسہ پہنچے تو ان صورتوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ

"اللہ کے ولی کو جگہ دو اللہ کے ولی کو جگہ دو"

آپ کے فرزند ارجمند سیدنا عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اپنے ولی ہونے کا کب علم ہوا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں دس برس کا تھا اور مقامی مدرسہ میں زیرِ تعلیم تھا تو فرشتوں کو اپنے پیچھے اور ارد گرد چلتے دیکھا تھا اور جب مدرسہ پہنچ جاتا تو وہ بار بار کہتے اللہ کے ولی کو جگہ دو اس سے میرے دل میں احساس پیدا ہوا کہ پروردگار عالم نے مجھے درجہ ولایت پر فائز کر دیا ہے۔

اسی مدرسہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ زیرِ تعلیم تھے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نانا سید عبداللہ صومعی بھی اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے (اور عالمِ فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے) جس سے تعلیم و تربیت کا سارا بوجھ آں جناب کی والدہ ماجدہ پر آپڑا جنہوں نے

Marfat.com

نہایت صبر واستقامت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی سرپرستی قائم رکھی اور کسی قسم کی کوتاہی یا کمی واقع نہ ہونے دی غرض کہ یہ سلسلہ اٹھارہ سال کی عمر تک قائم رہا۔

قرآن مجید آپ نے اپنے وطن گیلان میں ہی حفظ کیا بلکہ لکھا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سولہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔

ورودِ بغداد: جب آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے وطن گیلان میں ابتدائی تعلیم حاصل کر چکے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تکمیل علم کے لئے بغداد شریف جانے کا قصد کیا اور والدہ ماجدہ سے اس کی اجازت طلب کی اس وقت آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر 78 برس کے قریب تھی اور آپ ضعیف العمری کے عالم میں تھیں چونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے تھے اور آپ کے برادر سید ابو احمد عبداللہ خورد سال تھے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنی والدہ کی امیدوں کا مرکز تھے مگر آپ نے ان تمام امور کے باوجود بغداد جانے کی ٹھانی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ نے بھی آپ کو بخوشی اجازت دے دی اور کہا تیرے والد بزرگوار کے ترکہ سے 80 دینار میرے پاس ہیں۔ چالیس دینار تمہارے بھائی کے لئے رکھتی ہوں اور 40 دینار زادہ راہ کے لئے تم لے لو مگر یاد رکھنا کہ پتہ نہیں پردیس میں کیسے نامساعد حالات ہوں مگر سچ کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ جانے دینا اور جھوٹ کے نزدیک بھی نہ پھٹکنا اتنا کہہ کر آپ کی والدہ نے چالیس دینار آپ کی بغل کے نیچے آپ کی گدڑی میں سی دیئے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حق میں دعائے خیر کی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک قافلہ کے ہمراہ جو بغداد جا رہا تھا روانہ ہوئے۔ بغداد کا شہر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے قصبہ سے چار سو میل دور تھا اور یہ طویل راستہ بیابان صحرا اور پہاڑوں میں سے ہو کر جاتا تھا اور انتہائی خطرناک تھا اس لئے لوگوں قافلوں کی صورت میں سفر کرتے

Marfat.com

تھے ابھی آپ کا قافلہ ہمدان سے آگے تترنگ کے سنسان کوہستانی علاقہ میں پہنچا تھا کہ 60 قزاقوں کے ایک مضبوط جتھے نے قافلہ پر حملہ کر دیا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا ایک ڈاکو نے آپ سے پوچھا کہ لڑکے تمہارے پاس کیا ہے؟ اور آپ نے نہایت اطمینان سے فرمایا 40 دینار وہ مذاق جان کر آگے بڑھ گیا پھر دوسرا قزاق اور پھر تیسرا قزاق بھی اسی طرح گزر گیا اور انہوں نے اپنے سردار سے یہ ماجرا بیان کیا سردار نے کہا! اس لڑکے کو میرے سامنے لے آؤ چنانچہ ڈاکو بھاگے بھاگے آئے اور آپ کو پکڑ کر سردار کے سامنے لے آئے۔ اُس نے پوچھا اے لڑکے تیرے پاس کیا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا چالیس دینار سردار نے کہا کہاں ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میری بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دینار واقعی وہاں سے برآمد ہوئے۔ سردار نے کہا اے لڑکے تو نے راہزنوں کے سامنے کیوں سچ بولا۔ فرمایا جب میں وطن سے روانہ ہوا تھا تو میری ضعیف العمر والدہ نے مجھے سچ بولنے کی تلقین کی تھی پھر میں جھوٹ کیوں بولوں یہ الفاظ سردار کے دل میں اس طرح لگے جس طرح ترکش سے نکلا ہوا تیر۔ وہ آپ کے قدموں میں گر گیا قذاقی کے پیشہ سے توبہ کی اور اس کے بعد اُس کے تمام ساتھی بھی اس پیشہ سے تائب ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ۴۸۸ھ بمطابق ۱۰۹۵ء میں بغداد پہنچے زادِ راہ خرچ ہو چکا تھا چنانچہ دنیائے اسلام کے اس سب سے بڑے شہر میں بے یار و مددگار داخل ہوئے جو علوم و فنون کا سب سے بڑا مرکز تھا اور وہاں بہترین اور نامور اساتذہ آئمہ فن متعلم تھے چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ دن رات ذوق شوق سے تحصیل علم میں مشغول ہو گئے اور مدرسہ کے اوقات کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ دوسرے علماء اور فضلا سے بھی استفادہ کرنے لگے۔ آپ کے اساتذہ میں ابوالوفا علی بن

Marfat.com

عقیل حنبلی، ابوغالب محمد بن حسن باقلاتی، ابوسعید بن عبدالکریم ابولغنائم محمد بن علی بن احمد ابو الحسن محمد بن قاضی ابویعلیٰ شیخ ابوالخطاب محفوظ الکوذاتی حنبلی ابوالبرکات طلحہ العاقولی۔ ابو ذکریا یحییٰ بن علی تبریزی۔ ابوسعید مبارک مخزومی اور ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس جیسے نامور عالم اور محدث شامل تھے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ان باکمال اساتذہ سے حدیث۔ قرآت۔ لغت۔ فقہ۔ طریقت اور شریعت کے تمام علوم حاصل کئے بلکہ ان میں وہ کمال پیدا کیا کہ روئے زمین پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ثانی نظر نہ آتا تھا بلکہ آٹھ سال میں آپ رحمتہ اللہ علیہ تمام علوم مروجہ کے امام وقت تسلیم کئے جانے لگے۔

کتبِ سیر میں لکھا ہے کہ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ بغداد کے شہر پناہ میں پہنچے تو رات کا وقت تھا اور بارش ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سیدھے خانقاہ حضرت حماد دباس تک پہنچے لیکن دروازہ بند پایا اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خانقاہ سے باہر ہی قیام فرمایا منہ اندھیرے جب خانقاہ کا دروازہ کھلا۔ تو آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت حماد کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے مصافحہ فرمایا اے عبدالقادر علم وعرفان کی دولت آج ہمارے پاس ہے تو کل تیری ملکیت ہوگی بلکہ تمام دنیا کے قلوب تیری ذات سے سرسبز وشاداب ہونگے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بیشتر علوم دینیہ کی تکمیل آپ رحمتہ اللہ علیہ سے اور ابوالسعید مبارک مخزومی سے حاصل کیں یہ وہ بزرگ تھے جو اپنے وقت کے شریعت وطریقت کے مسلم امام تھے یہی وہ ابوالسعید مبارک مخزومی ہیں جن کے دستِ حق پرست پر حضرت شہ جیلان نے بیعت کی اور خرقۂ خلافت پایا۔

مجاہدات وریاضت:

حضرت محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل کے بعد مجاہدات وریاضات میں مشغول ہونے کی ٹھانی چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

نے ۱۱۰۲ء سے ۱۱۲۷ء تک پچیس سال کی طویل مدت ایسے ایسے مجاہدے اور ریاضتیں کیں کہ اُن کو تصور کر کے ہی انسان کپکپا اٹھتا ہے کوئی سختی اور مصیبت ایسی نہ تھی جو آپ نے اس زمانہ میں برداشت نہ کی چونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو قطب زماں اور غوث وقت بننا تھا اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ جنگلوں، بیابانوں اور صحراؤں میں دن رات مجاہدوں میں مصروف رہنے لگے۔ پچیس سال کے سخت اور ہولناک مجاہدات کے بعد آپ شیخ الشیوخ ابو سعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اُن سے بیعت فرمائی۔

عراق کے جنگلوں میں:

نہجتہ الاسرار میں لکھا ہے کہ خود حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں تنہا عراق کے بیابانوں جنگلوں ویرانوں اور خطرناک جگہوں پر پھرتا رہا نہ مجھے کوئی جاننے والا تھا اور نہ ہی کسی کو پہچانتا تھا اور شب و روز مجاہدات میں مصروف رہتا تھا علائق دنیوی سے قطع تعلق تھا اور فنافی اللہ اور فنافی الرسول کا مقام حاصل تھا۔ انہی ایام میں میرے پاس رجال الغیب اور جنات حاضر خدمت ہوتے تھے اور میں اُنہیں علم طریقت کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس پر صعوبت۔ دشت نوردی میں مجھ پر ہزار ہا راز ظاہر ہوئے بسا اوقات تیس سے چالیس دن تک بغیر کچھ کھائے پیئے گذر جاتے تھے۔ ایوانِ کسریٰ میں بھی آپ ریاضت کرتے رہے۔

حضرت خضرؑ سے ملاقات: فرماتے ہیں شروع میں میں نے عراق کی سرزمین پر قدم رکھا تو حضرت خضرؑ میرے پاس آئے اور میرا ساتھ دیا چونکہ میں انہیں پہچانتا نہیں تھا اس لئے انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ میں کبھی بھی آپ کی مخالفت نہیں کرونگا پھر ایک دن جب وہ جانے لگے تو کہنے لگے میرے آنے تک یہاں ٹھہرے رہنا اور میں نے اس امر کا وعدہ کر لیا وہ چلے گئے اور میں اپنے عہد کے مطابق اُن کے انتظار میں متواتر اس جنگل میں تین سال تک قیام پذیر رہا۔ اسی اثناء میں دنیا اور اُس کی خواہشات مختلف اشکال میں مجھ پر غلبہ پانے کی کوشش کرتیں

Marfat.com

رہیں۔ بعض اوقات بھیانک اور ڈراؤنی شکل کے شیاطین و جنات آیا کرتے تھے۔ وہ مجھ سے لڑائی کرتے تھے مگر پروردگار عالم نے ہمیشہ اُن پر میرا غلبہ رکھا۔ فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال تک صبح کی نماز عشا کے وضو سے ہی پڑھتا رہا ہوں۔ پندرہ سال تک عشاء کی نماز پڑھ کر ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر صبح تک قرآن مجید ختم کرتا رہا آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تین سالوں میں لوگوں کی گری ہوئی چیزیں کھاتا رہا تھا۔

محلّہ کرخ میں قیام: خود حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک بغداد کے محلّہ کرخ کے ویران اور غیر آباد مکانوں میں رہائش پذیر رہا اس دوران میں کوندلوں کے علاوہ کچھ نہ کھاتا تھا۔ ہر سال کے اوائل میں کوئی خدا کا فرستادہ مجھے صوف کا ایک جبہ لا دیتا اور میں اسے پہن کر سارا سال ریاضت میں گذار دیتا۔ اس زمانہ میں نفس کو طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالتا رہا۔ لوگ مجھے دیوانہ کہتے رہے اور میں آہ وزاری کرتا۔ صحرا کو نکل جاتا۔

برج عجمی میں مجاہدات: بغداد کے قریب ایک ویرانے میں ایک قدیم برج تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس برج میں کامل گیارہ برس تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے اور میرے اس طویل قیام کی وجہ سے لوگ اور بغداد والے اسے برج عجمی کہنے لگے اس برج میں یاد الٰہی میں مصروف رہتا۔ اس برج میں میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک کوئی مجھے منہ میں لقمہ دے کر نہیں کھلائے گا میں تب تک کچھ نہیں کھاؤں گا اور نہ ہی پیئوں گا۔ جب تک مجھے پانی نہ پلایا جائیگا۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے چالیس دن تک کچھ نہ کھایا اور نہ ہی پیا۔ چالیس دن کے بعد ایک شخص آیا اور اور وہ میرے سامنے روٹی اور پانی رکھ کر چلا گیا۔ بھوک کی شدت سے میرے نفس نے چاہا فوراً کھانا کھالے لیکن ضمیر نے آواز دی کہ عہد نہ توڑنا۔ اسی اثنا میں میرے شیخ ابوسعید مبارک مخزومی کا ادھر سے گزر ہوا۔

Marfat.com

انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر باب ازج چلو میں نے دل میں سوچا میں یہاں سے نہ جاؤنگا۔ اُسی وقت حضرت خضرؑ کا برج عجمی میں نزولِ جلال ہوا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اٹھو اور ابو سعید کے گھر جاؤ۔ چنانچہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور شیخ کے گھر پہنچا وہاں انہوں نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا اور پانی پلایا۔

ان ایام میں مجھ پر وجدانہ کیفیت طاری رہی اور اکثر و بیشتر بنجر اور خراب و خستہ مقامات پر شیاطین سے جنگ ہوتی جو مختلف اشکال میں ہیبت ناک اور ہولناک صورت بنا کر صف بصف میرے اشغال میں مخل ہوتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے عزم و استقلال ۔ پامردی۔ ثابت قدمی اور اولوالعزمی میں ذرا برابر بھی فرق نہ آیا اور میں قطعاً محفوظ رہا۔

بغداد شریف: ۱۰۰۹ء سے ۱۱۰۶ء تک کے زمانہ میں اگرچہ بغداد شریف میں بڑے بڑے محدث اور مفسر از قسم علامہ خطیب رحمتہ اللہ علیہ بغدادی علامہ ابن جوزی اور حضرت امام غزالی اپنے اپنے علمی کارناموں سے دنیا کو روشناس کرا چکے تھے۔ مگر اس کے باوجود چونکہ یہ زمانہ سیاسی لحاظ سے نہایت پر آشوب تھا اسلئے اُن کی مساعی بھی اس ماحول کو نہ سدھار سکیں۔

۱۰۷۷ء یعنی حضرت غوث الاعظم کی ولادت سے تین سال قبل عباسی خلیفہ قائم بامر اللہ نے وفات پائی اس وقت سلطان ملک شاہ سلجوقی تھا جس کا نامور وزیر خواجہ حسن نظام الملک طوسی تھا۔ عمر خیام مشہور فارسی شاعر بھی اس عہد سے تعلق رکھتا تھا حالانکہ یہ زمانہ نامور علماء فضلاء اور شاعروں کی وجہ سے مسلمانوں کے عروج کا زمانہ تھا مگر دینداری قطعاً غائب تھی اور نام کا اسلام تھا۔ اس زمانہ میں شیخ الصوفیہ ابو علی فارمدی مصنف رسالہ قشیریہ

Marfat.com

نے وفات پائی اور حسن بن صباح فاطمی المنظہر باللہ کے فرزند نزاء کا داعی تھا ان کا مقصد اہل سنت والجماعت کا مستقبل اور عباسی حکومت کو ختم کرنا تھا۔ ۱۰۹۰ء میں جبکہ حضرت غوث الاعظم دس گیارہ سال کے تھے اس نے قلعہ الموت پر قبضہ کرلیا اور اگلے سال ہی اس کے ایک فدائی نے نظام الملک طوسی کو شہید کر دیا بغداد میں کسی عالم کی مجال نہ تھی کہ وہ باطنی فرقہ کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نکالے جو ایسا کرتا وہ فوراً قتل کر دیا جاتا بلکہ ۱۰۸۵ء میں تو حجتہ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنا درس و تدریس کا کام چھوڑ کر چلے گئے اور تصوف اختیار کرلیا۔

اسی سال حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وطن مالوف سے بغداد شریف تشریف لائے اور اس وقت جب بڑے بڑے علما فقہا محدثین اور واعظین بغداد چھوڑ کر جا رہے تھے آپ اس شہر میں تشریف لائے۔ ۱۰۹۹ء میں جب صلیبی افواج نے بیت المقدس فتح کرلیا تو شام و فلسطین سے مسلمان مہاجرین ہزاروں کی تعداد میں بغداد آ گئے اور اہل بغداد کو ان لوگوں کو سنبھالنا پڑا۔

۱۱۲۰ء میں مسترشد باللہ عباسی نے عماد الدین زنگی کو حاکم بصرہ مقرر کیا جس نے نورالدین زنگی کے تعاون سے صلیبی جنگیں لڑیں اور نمایاں کامیابیاں حاصل کیں عین اس زمانہ میں جبکہ ایوبی خاندان شام و فلسطین میں برسر پیکار تھا حسن بن صباح کے ایک فدائی نے خلیفہ مسترشد باللہ کو بغداد میں قتل کر دیا اس کے بعد راشد باللہ خلیفہ ہوا۔

آخری خلیفہ بغداد مستنجز باللہ جو ۱۱۶۰ء میں خلافت پر بیٹھا تھا۔ حضرت غوث اعظم کا معتقد تھا اس نے عظمت اور وقار حاصل کرنے کے لئے آپ کا دامن پکڑا بلکہ

Marfat.com

امورِ ملکی میں بھی مشورہ کیا کرتا تھا۔

بویہ امراء نے عباسی خلیفہ پر اتنا اقتدار حاصل کر لیا تھا کہ وہ برسرِ عام شیعی مسلک کی ترویج کرتے تھے بلکہ عضدالدولہ ابوشجاع خسرویہ نے حکم دیا کہ بغداد کے کسی محلّہ میں بھی کوئی واعظ صحابہ کرام یا خلفائے راشدین کے فضائل ومناقب علی الاعلان بیان نہ کرے اگر کوئی اس کا ارتکاب کرے گا تو اس کے خلاف کاروائی کر کے سزا دی جائے گی۔

ان تمام چیزوں پر متزاد یہ کہ خلقِ قرآن اور اعتزال و باطنیت کی تحریکیں مسلمانوں کے لئے خطرہ ایمان بنی ہوئی تھیں۔ نام نہاد صوفی اور علمائے سو جمہور کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے تھے مرکزِ اسلام بغداد فسق وفجور، بدکاری اور منافقت کا اڈا بنا ہوا تھا۔

درس وافتا: جب آپ رحمتہ اللہ علیہ علومِ ظاہری و باطنی اور مجاہدات وریاضیات سے فارغ ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ مسندِ ارشاد واصلاح پر متمکن ہوئے۔ چنانچہ پہلا وعظ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۱۲۷ء سے شروع کیا وہ اس طرح کہ ۱۶ شوال ۵۲۱ھ مطابق ۱۱۲۷ء سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں رسولِ اکرمؐ کی زیارت کی۔ آپؐ نے فرمایا اے عبدالقادر! تم لوگوں کو فسق وفجور اور گمراہی سے بچانے کے لئے وعظ نصیحت کیوں نہیں کرتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں عجمی ہوں اور شاید عرب فصحا میرے کلام پر توجہ نہ دیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اپنا منہ کھول! جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حضورؐ کے حکم کی تعمیل کی تو سرورِ کونینؐ نے اپنا لعابِ دہن سات بار آپ رحمتہ اللہ علیہ کے منہ میں ڈالا اور حکم کیا کہ جاؤ مسلمان قوم کو وعظ ونصیحت کرو اور ان کو پروردگارِ عالم کے راستے پر بلاؤ تاکہ یہ لوگ قرآن وحدیث کے احکام پر چل سکیں۔

Marfat.com

پہلا وعظ: خواب سے بیداری کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نماز ظہر ادا کی اور منبر پر بیٹھ کر وعظ فرمانے لگے۔ بہت سے لوگ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے گرد جمع ہو گئے۔ یکا یک آپ رحمتہ اللہ علیہ کچھ جھجکے کہ اسی وقت حضرت علیؓ کو اپنے ساتھ موجود پایا۔ جو فرما رہے تھے کہ وعظ کیوں شروع نہیں کرتے۔ عرض کی! ابا جان میں گھبرا گیا ہوں۔ شیرِ خداؓ نے فرمایا اپنا منہ کھولو! چنانچہ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا منہ کھولا تو حضرت علیؓ نے اپنا لعابِ دہن آپ رحمتہ اللہ علیہ کے منہ میں چھ بار ڈالا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی یا حضرت آپ نے اپنے لعابِ دہن سے مجھے سات مرتبہ کیوں مشرف نہیں فرمایا۔ شیرِ خداؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ کا پاس ادب ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ غائب ہو گئے اور اس طرح آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وعظ کا آغاز کر دیا اور متواتر و مسلسل اس طریقے سے کہ بڑے بڑے فصحا اور بلیغ علما کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آواز قدرے کڑک دار تھی اور وعظ قدرے سرعت سے فرماتے تھے۔ کیونکہ الہامات الٰہی کی بے پناہ آمد اور بھرمار تھی۔ عوام الناس کے علاوہ اُس دور کے نامور مشائخ مجلس میں بالالتزام شریک ہوتے تھے بعض اوقات وعظ میں تیزی اور تندی بھی پیدا ہو جاتی تھی فرماتے تھے کہ لوگوں کے دلوں پر میل جم گیا ہے جب تک اسے زور سے رگڑا نہ جائے گا یہ دور نہ ہو گا۔

مدرسہ مخزومی: سب سے پہلے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے درس و تدریس کا سلسلہ اپنے روحانی پیرو مرشد حضرت ابو سعید مبارک رحمتہ اللہ علیہ مخزومی کی خانقاہ میں واقع مسجد میں کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے معجز بیان کلام کی شہرت تمام بغداد میں پھیل گئی اور ہزار ہا لوگ نماز جمعہ میں حاضر ہونے لگے جس کی وجہ سے مدرسہ کی جگہ متحمل نہ ہو سکی۔ چنانچہ ۱۱۳۳ء میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اردگرد کے تمام مکانات خرید کر مدرسہ میں شامل کر لئے

Marfat.com

اوراس طرح ایک وسیع عمارت بن گئی۔ مگر یہاں بھی لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ اس لئے شہر سے باہر عید گاہ کے وسیع میدان میں اس کا انتظام کیا گیا حاضرین مجلس کی تعداد بسا اوقات لاکھ سے زائد ہو جاتی تھی۔ لوگ دور دراز مقامات سے گدھوں۔ خچروں۔ گھوڑوں اور اونٹوں پر آیا کرتے تھے اور صبح سے ہی لوگوں کی آمد شروع ہو جاتی تھی تاکہ ان کو اگلی صفوں میں جگہ ملے اور وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کلام معجز بیان سے کماحقہٗ مستفید ہو سکیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خطبات اور مواعظِ حسنہ کو لکھنے کے لئے ہر مجلس میں چار سو دواتیں استعمال ہوا کرتی تھیں پہلے دو قاری نہایت خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ عام طور پر آپ رحمتہ اللہ علیہ ہفتہ میں تین بار وعظ فرمایا کرتے تھے۔ جمعتہ المبارک۔ سہ شنبہ کی شام کو اور پھر یک شنبہ صبح کو۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو واعظ حکمت و دانش کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا۔ تاثیر کا یہ عالم تھا کہ لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی تھی۔ مجلس میں اکابر و مشائخ عراق علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کے علاوہ ملائکہ و جنات اور رجال غیب بھی بکثرت حاضر ہوا کرتے تھے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ مجلس میں لوگوں کے سروں پر کئی قدم ہوا میں چلتے اور پھر واپس اپنی کرسی کی طرف لوٹ آتے۔ بعض لوگ جوش میں آ کر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتے تھے اور کئی بے ہوش ہو جاتے تھے۔

آخر کار یہ سلسلہ ۱۱۲۷ء سے ۱۱۶۵ء تک یعنی مکمل چالیس برس جاری رہا۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ منبر پر تشریف رکھتے۔ تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ہیبت کی وجہ سے کوئی شخص نہ کھانستا۔ نہ ناک صاف کرتا۔ نہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتا۔ نہ لعابِ دہن پھینکتا۔ اور نہ اٹھ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی وعظ کے درمیان کہیں جاتا۔ بلکہ مکمل طور پر ہمہ تن گوش رہتا۔ پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھنے والے خواہ دور بیٹھے ہوں یا نزدیک۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آواز

Marfat.com

یکساں سنتے تھے۔ شیخ ابوسعید قیلوی التوفی ۱۱۴۱ء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین کو کئی دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں دیکھا ہے۔ غور فرمائیں کہ یہ جناب غوثِ اعظم کا کتنا بڑا اعزاز ہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی جس میں یہود و نصاریٰ نہ ہوں اور اُن میں سے کوئی نہ کوئی اسلام میں داخل نہ ہوں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ممتاز شاگرد شیخ عبداللہ جیائی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر ایک لاکھ سے زائد لوگ جو فسق و فجور میں مبتلا تھے نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر توبہ کی اور ہزار ہا یہودی و نصرانی اسلام سے سرفراز ہوئے۔ ایک مجلس میں حضرت پیرانِ پیر رحمتہ اللہ علیہ نے اثنائے وعظ میں فرمایا۔ کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے یہ سن کر شیخ علی بن ابی نصر الہیتی اٹھے اور منبر پر چڑھ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا اور حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے دامن کے نیچے ہو گئے اور اس کی اقتدا میں تمام حاضرین نے اپنی اپنی گردنیں آگے بڑھائیں۔ لکھا ہے کہ روئے زمین کے تین سو تیرہ اولیائے کرام نے مختلف مقامات میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔

ازواج و اولاد: سیدنا محبوب سبحانی نے مختلف اوقات میں چار شادیاں کیں جن کی تفصیل کسی تذکرہ میں نہیں ملتی۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عائلی زندگی کا آغاز پچاس سال کی عمر کے بعد کیا ان کی ازواج سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں بیس لڑکے اور انتیس لڑکیاں پیدا ہوئیں جو سب کے سب ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است'' کے مصداق تھے۔

۱۔ سیدہ بی بی مدہنہ رحمتہ اللہ علیہ بنت سید میر محمد ۲۔ سیدہ بی بی صادقہ رحمتہ اللہ علیہ بنت سید محمد شفیع ۳۔ سیدہ بی بی مومنہ رحمتہ اللہ علیہ ۴۔ سیدہ بی بی محبوبہ رحمتہ اللہ علیہ

اولاد:

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادوں میں سے مندرجہ ذیل کے اسمائے گرامی تبرکاً درج کئے جاتے ہیں ۔ ۱۔ شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ ۲۔ شیخ تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ ۳۔ شیخ شرف الدین عیسیٰؒ ۴۔ شیخ ابواسحاق ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ ۵۔ شیخ ابوبکر عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ ۶۔ شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ ۷۔ شیخ عبدالجبار رحمتہ اللہ علیہ ۸۔ شیخ ابونصر موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ ۹۔ شیخ ابوالفضل محمد رحمتہ اللہ علیہ ۱۰۔ شیخ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ

پوتے: ۱۔ شیخ عبدالسلام فضل اللہ رحمتہ اللہ علیہ بن سید عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ ۲۔ سید سلیمان رحمتہ اللہ علیہ بن سید عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ ۳۔ شیخ محمدؒ بن شیخ ابوبکر عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ ۴۔ سید عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ بن سید تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ ۵۔ سید ابوالحسان فضل الہ بن سید تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ ۶۔ سید اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ بن سید تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ ۷۔ سید محمد رحمتہ اللہ علیہ بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ ۸۔ سید عمادالدین ابوصالح رحمتہ اللہ علیہ نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق۔

نواسے: شیخ عفیف الدین مبارک رحمتہ اللہ علیہ سب نواسوں سے زیادہ آپ نے شہرت حاصل کی انہوں نے ہی حضور کے مواعظِ حسنہ کو الفتح کی صورت میں مرتب کیا۔ اس کتاب میں تریسٹھ خطبات ہیں۔

اخلاق عالیہ:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اخلاق حسنہ اور فضائل حمیدہ کی تعریف وتوصیف میں کل اولیاء اللہ کے تذکرے بھرے پڑے ہیں۔ سیرت وکردار کے لحاظ سے کوئی ولی اللہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ہم پلہ نہ تھا۔ قدرت نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ایسے اعلیٰ اخلاق ومحامد سے متصف فرمایا تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے معاصرین آپ رحمتہ اللہ علیہ کو تحسین کئے بغیر نکلتے

Marfat.com

نہ تھے اپنے تو اپنے غیر مسلم بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حسن سلوک کے گرویدہ تھے۔آپ اسلامی اخلاق اور انسانی اوصاف کے پیکر تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نہایت کریم النفس، رفیق القلب ،فراخ دل اور خوش اخلاق تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنی عظمت اور علومرتبت کے باوجود چھوٹے بڑے کالحاظ رکھتے تھے۔

تصنیفات:

مجاہدات و ریاضیات کے بعد جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مسندِ ارشاد بغداد شریف میں بچھائی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مواعظِ حسنہ کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع کر دیا جو زندگی کے آخری ایام تک جاری رہا۔متعدد تالیفات آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یادگار ہیں جن میں سے درج ذیل بہت مشہور معروف ہیں۔

ا۔غنیتہ الطالبین ۲۔فتوح الغیب ۳۔فتح ربانی ۴۔مکتوبات قطب ہمدانی ۵۔دیوان پیرانِ پیر ۶۔قصیدہ غوثیہ

دیگر تصانیف:

ان تصانیف کے علاوہ چہل کاف۔جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر بواقیت الحکم۔ الیسوع شریف۔ورودِ کبریت احمر بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی گراں پایہ تصانیف میں شامل ہیں۔چہل کاف ایک قطعہ کی صورت میں تین اشعار ہیں۔

مقبرہ:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مقبرہ بغداد شریف میں ہے اور کل دنیا کے مقابر اولیا میں ایک ممتاز اور ارفع مقام رکھتا ہے ہر سال لاکھوں افراد حاضری کے لئے وہاں جاتے ہیں اور فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

شانِ حضرت غوثِ اعظم رحمتہ اللہ علیہ

گر کسے واللہ بعالم از مئے عرفانی است — از طفیل شاہِ عبدالقادر گیلانی است

شیخ خرقانی یکے از خرقہِ پوشانِ ویست — زاں جہت اورالقب در مرد ماں خرقانی است

سہروردی نیز ملتانی است پیش ور گہش — گرچہ اوراصد ہزارابندہ ملتانی است

ہست ہردم جلوہ گراز چہرہ حُسنِ حسن — زاں جمالش مصطفٰی راراحت وریحانی است

مسلمی رایاشہِ گیلانی از لطف وکرم — سوئے خودآوازہ کُن واہ ماندہ از حیرانی است

(شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری)

حضرت میراں خداوند جہاں — غوث جن وانس شاہِ عارفاں

محی الدین شیخ عبدالقادر است — آنکہ اور اعرش باشد آشیاں

رہنمائی شاہراہ احمدی — دستگیر جملہِ در ماندگاں

سید السادات فخرِ اولیاء — شیرِ دین شہباز اَوجِ لامکاں

کی توانم گفت من خودرامرید — قادری باشد سگِ ایں آستان

(حضرت شہزادہ داراشکوہ قادری)

Marfat.com

حضرت پیران پیر کا اپنے متعلق فرمان

اَنَا البَازِیُ اَشھب کُل شَیخٍ — وَمَن ذَا فِی الرِجَالِ اُعطیٰ مثالِ
وَ کُلُ وَلیٍ لَہُ قَدَمُ وَ اِلَیٍ — عَلیٰ عَا قَدَمِ النبیِ بدَرِ الکَمَالِ
نبیُ الھَاشِمُی مَکی حِجَازیُ — ھُوَ جَدّنی بِہٖ قِلتُ المَعَالِ
اَنَا الجِیلیِ مُحی الّدینِ اِسمی — وَ اعلَامی عَلیٰ رَاَس الجبَالِ
اَنَا الحَسنی وَالمَخدِعَ مَقامیَ — وَ اَقدَ امی عَلیٰ عَنُقِ الّرِجَالِ
وَ عَبدُالقَادِرِ المَشھُور اِسمی — وَجَدّی صَاحِب العَینِ الکَمالِ

عراق اور شام کے اولیاء کرام حضرت پیرانِ پیر کی شان میں تعریف و توصیف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

شیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف شطنونی صاحب بہجتہ الاسرار فرماتے ہیں:۔

غَوثُ الوَریٰ غَیثُ النَدیٰ نُورَ الھُدی — بَدرُ الدُجیٰ شَمسُ الضُحیٰ بَل اَنوَرَ
قَطعَ العُلُومَ مَعَی العَقُولِ فَاَصبَحَث — اَطورُھَا مَن دُونِہٖ تَتَحَیرَ
مَافِی عُلَاہُ مَقالَۃُ لِمُخَالَفِ — فَمَسَائِیلُ الاجمَاءِ فِیہِ تُسطَرَ

شیخ محمد بن سعید ذریع الزنجانی رحمتہ اللہ علیہ صاحب روضۃ النوظر ونزہتہ الخواطر اس طرح فرماتے ہیں:۔

شَھِدَت مِمِ تَبِہٖ جَمیعُ مَشَاع — فِیِ عَصرِہٖ کَانو لِغیر تنَاسِہٖ
اِذ قَالَ مَامُورًا عَلیٰ کُرّسِیِہٖ — قَدَ می عَلیٰ رَقبَاتِ کُلِ اِکَابِہٖ
فَحنَتُ جَمیعُی الاَولِیَاءَ رُوسَھُمّ — اِجلَالِہٖ بَادِیھُم وَالحَاضِرِ

Marfat.com

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اس میں ذرہ بھر بھی کلام نہیں ہے کہ حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ مرکز ولایت ہیں۔اولیاء اللہ میں ان کو خاص برتری حاصل ہے۔ان کی برکات کا آفتاب روز حشر تک ضیا باریاں کرتا رہے گا۔

حافظ عماد الدین ابنِ کثیر اپنی تاریخ میں یوں رقم طراز ہیں:۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ عوام الناس اور خواص کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تلقین فرماتے۔

شریعت کے معاملہ میں کسی بڑے سے بڑے مخالف سے بھی نہیں ڈرتے۔

سیدنا ضیا الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سیدنا عبدالقادر اس وقت تمام دنیا کے اولیاء اللہ میں ممتاز اور یگانہ حیثیت کے مالک ہیں اور اپنی نظیر نہیں رکھتے۔وہ اگر چاہیں تو لوگوں کے مقامات کو سلب کرلیں اور چاہیں تو اصلی حالت پر رہنے دیں۔

حضرت شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ ابن عربی اپنی کتاب ''فتوحات مکیہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:۔

بغداد میں شیخ الاسلام سید محی الدین عبدالقادر گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو اس قدر منزلت اور مرتبت حاصل ہے کہ کُل اقطاب وابدال، اوتاد اور افراد آپ کے زیرنگین ہیں اور آپ رحمتہ اللہ علیہ سب کے قائد ہیں۔

Marfat.com

حضرت سید احمد الکبیر رحمتہ اللہ علیہ الرفاعی نے اپنے بھانجے شیخ ابو الفرح عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا:

اے فرزند! اس دور میں کسی میں اتنی طاقت نہیں جتنی سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ میں ہے اور جس حال میں وہ ہیں وہ انہیں کے شایان ہے اور وہی اس پر فائز ہوئے۔

علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو اولیاء اللہ میں سب سے زیادہ سربلند ''اصفیا کے سر کا تاج''، ''شیخ الاسلام'' اور ''پیشوا'' کے القاب سے یاد فرمایا ہے۔

حافظ ابوعبداللہ محمد اپنی کتاب شیخۃ البغدادیہ میں لکھتے ہیں

حضور دین اسلام کے ایک عظیم رکن ہیں، عوام الناس اور خواص کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ذات اقدس سے فیض حاصل ہوا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ مستجاب الدعوات ہیں اور ہمیشہ یادِ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔

حافظ زین الدین المشہور ابنِ رجب اپنے طبقات میں غوث پاک رضی اللہ عنہ کو ان القاب سے یاد کرتے ہیں، شیخ زمان، سرور اہل طریقت، پیشوائے خداشناساں، سلطان پیران۔

تاریخ اسلام، تاریخ سمعانی، تاریخ العبر اور دوسری مشہور و معروف کتب تواریخ میں بھی آپؓ کے اوصاف جمیلہ نہایت توقیر و تعظیم کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔

شیخ موفق الدین ابن قدامہ صاحب مغنی فرماتے ہیں کہ

میں نے دین کے معاملے میں کسی شخص کو بھی آپ سے باعث تعظیم نہیں دیکھا۔ بادشاہ، وزرا، حضور رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں نیازمندانہ حاضری دیتے اور مؤدب بیٹھتے۔

Marfat.com

شیخ ابو القاسم رحمتہ اللہ علیہ عمر بزاز بغدادی فرماتے ہیں:

الحَمدُ لِلّٰہِ اِنیِ فِی جوَارِ فَتیٰ حَامیِ الحَقِیقَۃُ نفاعِ وَ ضرارَ لَایَر
مَعُ الَطرَفُ اِلَا عِند مُکرَمَۃِ مِنَ الحَیاءِ وَلَا یعض عَلیٰ عبارِ

شیخ ابو سعید قیلوی فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا حضرت شیخ عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے پیغمبروں، فرشتوں اور جنوں کا صف بہ صف مشاہدہ کیا ہے۔

افغانستان:۔ حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمان جامی صاحب نفحات الانس اس طرح لکھتے ہیں:

گویم زکمال تو چہ غوث الثقلینا — محبوب خدا ابن حسنؓ آلِ حُسیناؓ
سر بر قدمت نہاوند بگفتند — تا اللہ لقد اثرک اللہ علینا

روس: حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی فرماتے ہیں۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہِ عبد القادر است — سرور اولادِ عالم شاہِ عبد القادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم — نور قلب از نور اعظم شاہ عبد القادر است

Marfat.com

بھارت: حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یا غوث معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ حیران زجلالت ارض و سما
در صدق ہمہ صدیق رضی اللہ عنہ وشی در عدل عدالت چوں عمری
اے کانِ حیا عثمان رضی اللہ عنہ منشی مانند علی رضی اللہ عنہ باجود و سخا
در شرع بغایت پرکاری چالاک چو جعفر طیاری
بر عرش معلیٰ تیاری اے واقف راز او اَدنیٰ
در بزمِ نبیؐ عالی شانی ستار عیوب مریدانی
در ملک ولایت سلطانی اے منبعِ فضل و جود سخا
چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیشِ درت افتادہ چوں پیش شاہ و گدا
گرداد مسیحؑ نہ مردہ رواں وادی تو بدیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جان
ہمہ عالم محی الدین گریاں بر حُسن جمالت گشتہ فدا
از بس کہ قتیل نفس خود بیمار حجالت مندولم
شرمندہ رو سیاہ منفعلم از فیض تو دارم چشم دوا
معین کے غلام نامہ تو شد دریوزہ گر اکرام تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد وارد طلبِ تسلیم و رضا

Marfat.com

حضرت قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمتہ اللہ علیہ یوں عرض کرتے ہیں:

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ دستگیر ہمہ با حضرت غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ

خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر دیدہ راہ بخش ضیا حضرت غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ

قطب مسکین بہ غلامی درست منسوب است داغِ مہرش بغزا حضرت غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری چشتی رحمتہ اللہ علیہ اس طرح پکارتے ہیں:

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں ذات تو ہست قبلہ ایمانِ عاشقاں

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں

حضرت شاہ عبدالحق محدث رحمتہ اللہ علیہ دہلوی قادری فرماتے ہیں:

غوثِ اعظم دلیل راہِ یقین بہ یقین رہبر اکابر دین

اوست در جملہ اولیاء ممتاز چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

اولیاء بندہ اش از دل و جان قدم او بر گردنِ ایشان

وصف تعریف او زمن نہ کوست خود کرامت او معروف اوست

حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری رحمتہ اللہ علیہ بریلوی فرماتے ہیں:

نامد ز سلف عدیل عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نایذ بخلف بدیل عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ

مثلش گراز اہلِ قرب جوئی گوئی عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ مثیل عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ سرہندی فرماتے ہیں:

حضرت غوث الثقلین مرکز ولایت ہیں، دنیائے اسلام میں جس کسی کو عظیم روحانی مرتبہ ملا وہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی نظر کرم سے ملا۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ مرکز ولایت وقطبیت ہیں:

حاجی امداد اللہ مہاجر رحمتہ اللہ علیہ مکی چشتی فرماتے ہیں:

خداوندا بحق شاہ جیلان　　　محی الدین غوث وقطب دوران
بکن خالی مرا از ہر خیالے　　　ولیکن آنکہ زو پیداست حالے

حضرت ابوالفتح سید محمد الحسینی خواجہ گیسو رحمتہ اللہ علیہ دراز بندہ نواز چشتی فرماتے ہیں:

یا قطب، یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر　　　بندۂ درماندہ اَم جز تو نہ دارم دستگیر
بردرگاہ والا سائم یا آفتاب　　　خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

سراج الدین بہادر شاہ ظفر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مکن تشویش و باش اے دل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فخرِ سلطانی
بہ بزم واصلانِ حق بہ بین قریش بذاتِ حق
اسیر ہم مقبول یزدانی وہم محبوبِ سبحانی

Marfat.com

کند مشکل کشائی چونکہ دست فضل واحسانش

ہزاراں عقدہ دشوار بہ کشاید بآسانی

بہ خاک آستانش گرنمالد مہر روئے خود

نگرود چہرہ اش زنیساں بہَ اوجِ چرخِ نورانی

فلک آور و تسبیح گہر از دانہِ انجم

کند تاہر ملک در خانقاہش بسم گردانی

چہ باشد حاجت اظہار مطلب در حضورِ او

بہِ ظاہر بہ ضمیر اش اسرارِ پنہائی

ظفر در دین و دنیا نیست و دیگر دستگیر من

بغیر از از پیرِ پیران غوثِ اعظم قطب ربانی

ملا عبدالقادر بدایوانی اس طرح لکھتے ہیں:۔

غوثِ اعظم بمن بے سروسامان مددے　　قبلہِ دین مددے کعبہِ ایمان مددے

مہیط فیض ابد گوشہ چشمے کرمے　　مظہر سرِ ازل واقفِ پنہاں مددے

خاکِ بغداد بود سرمہِ بینائی من　　دیدہِ ام راچہ کند کحل صفاہاں مددے

ما گدائم تو سلطان دو عالم ہستی　　از تو داریم طمع ای شاہ جیلاں مددے

وطن آوارہِ مخصوص ز بخت سیاہ ام　　مشعلِ تیرگی شامِ غریباں مددے

بلبل سرائے توام ای اشکِ بہار　　موجبِ رونق ایں گلشنِ امکان مددے

Marfat.com

میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ مصنف سیف الملوک فرماتے ہیں:

واہ واہ حضرت شاہِ جیلانی و مظہر ذات ربانی

سر پر چتر محبوبی والا ولیاں دی سلطانی

غوثاں۔ قطباں تے ابدالاں قدم جنہاں دے چائے

سَے برساں دے موئے جوائے ایسے کرم کمائے

غفلت غم دی مرض ونجے گی لُوں لُوں رچسی شادی

جس دن کرسن یا محمدؐ حضرت شاہ بغدادی

جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف کے لئے کئی دفتر درکار ہیں۔آپ جناب رضی اللہ عنہ کے آمد کے زمانہ سے لے کرتا قیامت آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف ہوتی رہے گی۔اور محبانِ شاہِ جیلان کوئی فرق نہیں آئے گا۔انشاءاللہ

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ سید سیف الدین عبدالوہاب گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضور غوث الثقلین کے سب سے بڑے صاجزادے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش ماہ شعبان ۵۱۲ھ مطابق ۱۱۱۸ء عہد مسترشد باللہ عباسی میں ہوئی۔

علومِ ظاہری و باطنی کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے کی۔ بیس سال کی عمر میں تمام دینی علوم میں یکتا ہو گئے۔ حضرت غوث الثقلین کے وصال کے بعد مدرسہ غوثیہ میں ارشاد و تلقین آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ذمہ تھی۔ بے شمار خلقتِ خدا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فضل وکمال سے استفادہ کرتی تھی۔

ایک دن آپ رحمتہ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے اور شیخ علی ہیتی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے برابر بیٹھے تھے اُن کو نیند آ گئی۔ شیخ نے اہل مجلس سے کہا خاموش رہو اور خود منبر سے اُتر پڑے اور شیخ علی ہیتی کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھتے رہے جب شیخ جاگے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تم نے خواب میں دیکھا تو آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا تھا۔ شیخ علی ہیتی نے فرمایا کہ آپ کی خدمت اقدس میں رہنے کا حکم دیا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ تحصیل علم وفنون کے لئے بہت سے بڑے بڑے اسلامی مراکز میں تشریف لے گئے۔ سینکڑوں علمائے عصر وفضلائے زمانہ نے کسب فرمایا۔ کلام بے حد شیریں تھا۔ نہایت پاکیزہ اخلاق اور عمدہ عادات واطوار کے مالک تھے۔

خوش گفتار اور رحمدل ہونے کے ساتھ ساتھ سخاوت میں حاتم ثانی تھے۔ کسی سائل

Marfat.com

کو اپنے دروازے سے خالی نہ لوٹاتے تھے۔ غرباء اور مساکین آپ رحمتہ اللہ علیہ کی امداد سے پلتے تھے۔ فتویٰ نویسی کا کام بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ذمہ تھا مدرسہ کے متولی بھی تھے اپنے عہد کے یگانہ روزگار فاضل تسلیم کیے جاتے تھے۔

سفینتہ الاولیاء کے مطابق وصال ۲۵ شوال ۶۰۳ھ مطابق ۱۲۰۶ء عہد ظاہر باللہ عباسی بغداد شریف میں ہوا اور اپنے والدِ مکرم کے قرب جوار میں مدفون ہوئے بعض کتب کے مطابق، آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۵۹۳ھ مطابق ۱۱۹۶ء میں بغداد شریف میں ہوا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادگان میں شیخ ابوالمنصور ابوالنصر السید عبدالسلام فضل اللہ رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ ابوالفتح سلیمان رحمتہ اللہ علیہ بہت معروف ہوئے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ ابوالمنصو رابوالنصر السید عبدالسلام فضل اللہ رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید عبدالوہاب کے بڑے صاحبزادے ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام گرامی جناب شیخ السید عبدالسلام ہے اور لقب فضل اللہ کے نام سے مشہور ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔خرقہ خلافت اپنے والد ماجد کی طرف سے مرحمت ہوا کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوارم کے دستِ حق پرست پر بیعت تھے۔

فیوضِ باطنی میں معروف ہستی ہوئے ہیں اور اپنے وقت کے صاحبِ کمال و صاحب جمال بزرگ تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ علم وفضل میں یکتائے زمانہ تھے اور مرتبہ عرفان میں باکمال اور بے مثال اولیاء اللہ کے زمرے میں گنے جاتے ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کو تھوڑے ہی عرصے میں اس قدر شہرت ہوئی کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عظمت ومحبوبیت نے مخلوق کے دلوں میں اس قدر جگہ حاصل کرلی کہ دور دراز کے لوگ کٹھن منزلیں طے کر کے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لئے آتے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس ووعظ میں شریک ہوتے۔دوران وعظ مخلوقِ خدا کا جم غفیر ہوتا جس میں بہت سی تعداد علما ومشائخ کی ہوتی تھی۔مجلس ووعظ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک فیضِ ترجمان سے حقائق ومعارف کی بارش ہوتی۔تو کسی پر وجد طاری ہوتا تھا تو کوئی مستی میں غرقاب ہوتا تھا کسی پر گریہ وبکا کی کیفیت،کوئی محوِ حیرت واستغراق ہوجاتا تھا رشد وہدایت عوام وخواص دونوں کے لئے تھی اور دونوں طبقوں کو اپنی ذات بابرکت سے فیض پہنچانے کی کوشش فرماتے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ اطہر بغداد شریف میں ہے اور آج تک بوسہ گاہِ خلائق ہے۔ولادت ۵۴۸ھ مطابق ۱۱۵۳ء اور وصال ۶۱۱ھ مطابق ۱۲۱۴ء میں ہوئی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید صفی الدین المعروف ابوالفرح صوفی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ سید شیخ ابوالمنصور عبدالسلام فضل اللہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ خرقہ خلافت اپنے جدامجد اور والد ماجد کی طرف سے عنایت ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اوائل عمر ہی میں دینی تعلیم وتربیت سے فارغ ہو کر تصوف کے سلسلہ میں دنیا سے کنارہ کش ہو گئے۔ آخر کار اپنے والد ماجد کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ اکبر مشائخ اور اعظم اولیاء تھے خدا کی محبت اور خلیفہ بحق اور عالم کے قطب اور ارتقا کے مرجع تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت ریاضتیں کی تھیں اور بہت کرامتیں رکھتے تھے ہمیشہ مقامِ قرب و ہیبت میں رہتے تھے اور محبت کی آگ میں رہتے تھے اور ہمیشہ تن کو مجاہدے میں اور دل کو مشاہدے میں مشغول رکھتے تھے احادیث وروایات کے بیان میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو کمال حاصل تھا اور طریقت وحقیقت میں آپ بے مثال تھے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس طریقے میں جو کچھ تھے وہی تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ جناب غوث الثقلین کے پڑپوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے جدِ امجد کی وعظ ونصیحت میں کمال درجہ رکھتے تھے۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال بغداد شریف میں ہوا اور روضہ مبارک کے بیرون آپ رحمتہ اللہ علیہ کو مدفن کیا گیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید علم الدین ابو العباس سید احمد المعروف احمد گنج بخش گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ سید صفی الدین رحمتہ اللہ علیہ المعروف سید صوفی قادری کے فرزند ارجمند تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بغداد سے حلب میں آنا:

ہلاکو خاں کے حملہ بغداد کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ ترک وطن کر کے حلب (شام) میں مقیم ہوئے بغداد شریف سے ترک سکونت کر کے سب سے پہلے روم میں کچھ عرصہ قیام فرمایا اور بعد میں ملک شام میں حلب کے مقام پر مستقل سکونت اختیار فرمائی اور باقی تمام عمر اس جگہ پر مقیم رہنے کا ارادہ فرمایا اس داد گیر زمانہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بھائی سید سلیمان احمد بھی بغداد چھوڑ کر روم آ گئے تھے اور جب امن ہوا تو یہ سب لوگ حلب چلے گئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ متقی وقت اور صدیق روز گار مقبول خاص و عام تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ علم و فضل میں یکتائے زمانہ تھے اور مرتبہ عرفان میں باکمال اور بے مثال اولیا اللہ کے زمرے میں گنے جاتے تھے۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۲۵ رجب ۶۳۰ ھ مطابق ۱۲۳۲ء میں ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار پر انوار حلب میں مرجع خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ ضیاء الدین سید علی مسعود رحمتہ اللہ علیہ گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سید مسعود غازی بھی کہا جاتا ہے اور حضرت ابو العباس احمد گنج بخش کے صاحبزادے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنے والد بزرگوارم کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی اور راہ سلوک کی تمام منازل بھی اپنے والد ماجد کے سایہ عاطفت سے طے کیں اور خرقہِ خلافت بھی انہی سے ہی مرحمت کیا گیا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ سچے پیشوا اور صاحبِ علوم تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ورع وتقویٰ کمال درجے پر تھا ادب وتواضع کی گویا آپ رحمتہ اللہ علیہ صورت تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ صوفیائے کرام میں بڑے رتبے اور درجے پر فائز ہوئے ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ ان میں مجتہد اور پیشوا تھے اپنے وقت کے سلطان طریقت اور برہان حقیقت تھے۔

وصال: آپ رحمتہ اللہ علیہ ۵ شعبان ۶۶۰ھ مطابق ۱۲۶۱ء میں بمقام حلب میں ہوا اور اپنے والد ماجد کے پہلو میں مدفن ہوئے۔

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحِیم

حضرت نورالدین ابومحمد سید علی گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ سید مسعود غازی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند رشید تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد کی سرپرستی میں علوم ظاہری کے علاوہ باطنی علوم اور سلوک کے آداب طریق کی تعلیم حاصل کی اوائل عمر سے ریاضت ومجاہدات میں مشغول رہنے لگے اور والد ماجد سے ہی شرف بیعت حاصل کیا اور کچھ عرصہ کے بعد خرقہ خلافت پایا۔

وصال: آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۲ محرم الحرام ۱۵۱۷ھ مطابق ۱۳۱۵ء میں ہوا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حلب میں ہی بزرگان کے خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

خدائے بزرگ وبرتر نے انسان کو ایسی قوتیں عطا کی ہیں کہ اگر ان کو بروئے کار لائے تو زمین وآسمان اس کے دستِ تصرف میں آجائیں۔ ان کی جلا کے لے سخت عبادت درکار ہوتی ہے۔ محبت کی آگ میں جو نفس کی جلا کرتا ہے۔ وہ اُس آئینہ میں ہر شے کی حقیقت دیکھتا ہے اور حکومت کرتا ہے ہر شے سے مستغنی ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شرف الدین سید محمد شاہ میر رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ سید علی گیلانی قادری کے فرزند ارجمند تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ظاہری تعلیم والد ماجد سے ہی حاصل کی۔علوم باطنی کے لئے بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کو والدِ بزرگوار کی سرپرستی بھی حاصل رہی جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو والد ماجد کی طرف سے ساری روحانی نعمتیں مل گئیں اور خرقہ خلافت سے بھی سرفراز کئے گئے تو خرقہ خلافت عطا ہونے کے بعد مخلوق خدا کو راہ سلوک کی منازل سے مستفید فرماتے رہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ میں اوصاف پسندیدہ اور خصائل حمیدہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں بے حد مقبول ترین تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تزکیہ قلب اور تصفیہ باطن کے لئے مجاہدات وریاضیات کئے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ حلب میں بہت بڑے مشائخوں میں سے تھے اکابرِ طریقت اور رفیع القدر تھے۔عالی ہمت اور صاحب فراست تھے توکل ان کا شعار تھا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ریاضت وکرامات بہت ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت میں فقر اثر کر گیا تھا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ طریقت میں بیان شافی رکھتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ہستی کو عمر بھر کچھ نہیں سمجھا۔

وصال: آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۸ ذیقعد ۷۶۶ھ مطابق ۱۳۶۴ء بمقام حلب میں ہوا اور وہاں ہی دفن ہوئے۔

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحِیم

حضرت سید شمس الدین محمد گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت شاہ میر گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ مشائخ کے سلطان اور ابدال و اوتاد کے قطب تھے۔اہل طریقت و حقیقت کے پیشوا تھے معرفت و توحید اور مجاہدے سے آراستہ، دل کو حضور اور مشاہدے سے پیراستہ رکھتے تھے۔بڑے عالی ہمت اور بزرگ مرتبت تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے وقت کے بڑے بڑے فقہا سے حاصل کی۔علومِ ظاہری سے جب فارغ البال ہوئے تو بیعت اپنے والد گرامی سے کی۔تصوف اور راہِ سلوک کی منازل اپنے والد ماجد اور اپنے مرشد پاک کی چشم فیض سے حاصل کیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک صاحبزادے نے بڑی شہرت حاصل کی اور برصغیر پاک و ہند میں اُنہی کی ذاتِ گرامی سے سلسلہ قادریہ کو شہرت دوام نصیب ہوئی۔ان کا نام گرامی سید محمد غوث حلبی گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ تھا جن کا ذکر آگے آئے گا۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال حلب (شام) میں ۳ ربیع الاول ۸۳۴ھ بمطابق ۱۴۲۰ء میں ہوا اور وہیں حلب میں اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید محمد غوث حلبی اُچوی گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

خانوادہ سہروردیہ کی آمد سے اوچ شریف کو جو روحانی اہمیت حاصل ہوئی اس کے اثرات عرصہ دراز تک محسوس کیے جاتے رہے۔ سلاطین و اُمراء اظہار عقیدت و نیاز مندی کے طور پر یہاں حاضری دیتے اور اس آستانہ کی خاک بوسی کو اپنے لئے مایہ صد عز و افتخار سمجھتے۔ حکومتوں پہ حکومتیں بدلتی رہیں اور بادشاہتوں کی تبدیلی روزمرہ کا معمول بن گئی۔ مگر اوچ شریف کی عظمت کا جو نقش تاریخ پر اُن بزرگوں کی شب وروز کی دعوت وتبلیغ اور یادِ الٰہی کے حلقہ تصوف نے ثبت کیا تھا۔ وہ روز بروز نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آیا کہ بعض دوسرے خانوادہ ہائے تصوف کے اربابِ طریقت اور اصحاب علم و فضل بھی اس مرکز ثقل کی طرف کھنچنے لگے۔ چنانچہ نویں صدی ہجری میں سلسلہ قادریہ کے نامور بزرگ حضرت سید محمد غوث گیلانی حلبی رحمتہ اللہ علیہ اوچ شریف میں رونق افروز ہوئے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ کے متبعین بیعت وخلافت قادری سلسلہ سے معروف ہوئے۔ ہندوستان میں یہ سلسلہ تصوف بہت مقبول ہوا۔ سندھ میں سلسلہ قادریہ کے اولین بزرگ شیخ عیسیٰ علیہ الرحمتہ تھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ حضرت شیخ عیسیٰ الدین قتال رحمتہ اللہ علیہ کے لقب سے مشہور ہوئے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا قیام کچھ عرصہ تک سندھ کے مشہور شہر ہالہ میں رہا۔ حضرت سید محمد غوث حلبی رحمتہ اللہ علیہ کا اوچ شریف میں ورود ۸۸۷ھ بمطابق ۱۴۲۸ء میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ پیران پیر غوثِ اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت حلب (شام) میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ عنفوانِ شباب میں خراساں، ترکستان

Marfat.com

اور عرب وعجم کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور کچھ عرصہ ناگور میں قیام پذیر ہوئے پھر واپس وطن تشریف لے گئے اور اپنے والد ماجد سے ہندوستان میں رہائش اختیار کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد نے فرمایا۔ میری زندگی تک میرے پاس رہو بعد میں اجازت ہے جہاں چاہو سکونت اختیار کرلو۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد خراساں کے راستے ہندوستان تشریف لائے اور ایماء غیبی سے اوچ شریف میں قیام فرمایا۔ سلسلہ قادریہ کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات سے بڑا فروغ ہوا اور بے شمار بندگانِ خدا نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی فیض پایا۔ سلطان حسین مرزا حاکم سندھ اور سلطان سکندر لودھی بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندگان سید عبدالقادر ثانی رحمتہ اللہ علیہ، سید عبداللہ ربانی رحمتہ اللہ علیہ، سید مبارک حقانی اور سید محمد نورانی بھی بلند پایہ کے بزرگ گزرے ہیں۔ حضرت سید محمد غوث گیلانی علم وفضل میں ممتاز حیثیت کے حامل تھے شعر و سخن کا ذوق بھی قدرت کی طرف سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ودیعت ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ قادری تخلص فرماتے تھے اخبار الاخیار میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا کلام بلاغت التزام کا ایک نمونہ درج کیا ہے جسے ہم یہاں تبرکاً پیش کر رہے ہیں۔

رندیم و قلندریم و چالاک مستیم و معر بدیم و بے باک
جامیم و صراحیم و بادہ در و صدفیم و بحر و خاساک
والی ولایت شش و پنج حامی بلادِ فہم و ادراک
مجموعہ رازِ عالم کون منصوبہ کشائے سرِ لولاک
بگذشتہ زخویش بے کدورت نگذشتہ زعشق جوہر خاک

Marfat.com

آئینہ صاف بے غل و غش صافی دل و پاک رای و شکاک

گر صاف شوی و پاک دائم میگوئی چو قادری تو ناپاک

یہ شعر آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔

بلبل بوستان قدو سیم شہباز سفید دستِ نئیم

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت شیخ محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ بن سید شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ بن سید شرف الدین شاہ میر رحمتہ اللہ علیہ بن سید علی مسعود رحمتہ اللہ علیہ بن سید احمد رحمتہ اللہ علیہ گنج بخش گیلانی بن صفی الدین رحمتہ اللہ علیہ بن سیّد عبدالسلام فضل اللہ بن سید عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ بن سید شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ ہے۔

ازواج:

شجرۃ الانوار میں تحریر ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی شادی سلطان قطب الدین لنگاہ کی دختر بی بی ویدگسائیں سے کی تھی جو ملتان اور اوچ کا حاکم تھا لیکن ان کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دوسری شادی سید ابوالفتح الحسینی کی صاحبزادی بی بی فاطمہ سے کی۔ سید ابوالفتح الحسینی کا سلسلہ آبائی چار واسطوں سے سید صفی الدین گازرونی سے جاملتا ہے۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۹۲۳ھ مطابق ۱۵۱۷ء میں ہوا۔ سکندر لودھی کا عہد تھا۔ تاریخ وفات اس طرح ہے۔

محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ پیر سید دیں   بہ فردوس بریں چو کرد رحلت

بگو تاریخ ۹۲۳ھ او با طرز رنگین   محمد شاہ میراں قطب الاقطاب

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر جیلانی ثانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید محمد غوث گیلانی حلبی اوچی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔علم وعمل کے جامع اور کمالات ظاہری ومعنوی کے حامل تھے اور صحیح معنوں میں اپنے جدِ امجد اور مورثِ اعلیٰ حضرت شیخ عبدالقادر نوراللہ مرقدہ کے حقیقی جانشین تھے۔جوانی میں طبیعت میں شوخی اور رنگینی تھی۔عیش وعشرت کے اسباب اور آلات طرب میں بہت زیادہ انہماک تھا۔حتیٰ کہ سفر تک میں گانے بجانے کا سامان اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ایک مرتبہ شکار کی غرض سے اوچ کے جنگل میں گھوم رہے تھے۔اتنے میں پپہیا نے پی کہا کی تان اُڑائی۔ایک درویش بھی اس جنگل میں کہیں سے آنکلا اس نے ماجرا دیکھا تو کہنے لگا۔سبحان اللہ! روزے باشد کہ ایں جوان نیز از قلق محبت مولیٰ جل وعلا ہم چوں ایں دراج نالہ وفریاد کند:۔

یعنی ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ یہ جوان حق تعالیٰ کی محبت میں بیقرار ہو کر اس پپہیا کی طرح نالہ وشیون کرے گا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے درویش کی یہ بات سنی تو دل کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو گیا اسی وقت سب کام دھندے چھوڑ کر یادِ حق میں مشغول ہوئے اور پھر ساری زندگی اس طرف کا رخ نہ کیا۔روز بہ روز روحانی کیفیت میں ترقی ہونے لگی اور طبیعت پر جذب ومستی کے اثرات اس درجہ غالب آئے کہ یادِ حق کے سوا اور کسی بات کی سدھ بدھ نہ رہی۔

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم الاّ حدیثِ یار کہ تکرار مے کنیم

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ کے والد ماجد حضرت محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ کے

Marfat.com

پاس تحفہ میں مخملی تھان آئے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وہ کپڑا حضرت سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس اس مقصد سے بھیجا کہ وہ اس سے چغہ تیار کرالیں۔لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے چغہ کی بجائے اپنے شکاری کتوں کے لئے گدے بنوا لئے۔حضرت محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ کوعلم ہوا۔تو بہت ناراض ہوئے اوراپنے پاس بلاکر خوب ڈانٹ ڈپٹ کی اسی روز رات کو خواب میں غوثِ اعظم نے حضرت محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ کوتنبیہہ کی کہ عبدالقادر میرا بیٹا ہے۔اس کی نگہداشت میرے ذمہ ہے تمہارے اور بھی بیٹے ہیں تم ان کی تربیت کرواور اس کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔

خواب کے اس واقعہ کی اطلاع جب سید عبدالقادر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو ہوئی۔تو آپ اپنے تمام مشاغل دنیاوی سے تائب ہوکر ہمہ تن ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔اس واقعہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شکاری کتوں کوٹھکانے لگادیا۔آلاتِ طرب کو دور ہٹا دیا اور زیب وزینتِ دنیاوی کے تمام ظاہری اسباب کو بالکل ترک کرفرما دیا۔والد ماجد کے وصال کے بعد جب آپ رحمتہ اللہ علیہ مسندِ سجادگی پر متمکن ہوئے تو ترکِ دنیا کا یہ انداز قائم رہا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بادشاہِ وقت کولکھ بھیجا کہ تمہاری دی ہوئی جاگیریں اور تمہارے عطیات ہمارے کسی مصرف کے نہیں ہیں اس لئے ''عطائے تو بہ لقائے تو'' کے مصداق یہ سب کچھ واپس کر رہا ہوں جسے چاہو دے دو مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے ایک مرتبہ بادشاہ نے اپنے حضور طلب کیا اور لکھا کہ اگر حضور میرے پاس تشریف لائیں۔تو میرے لئے عین سعادت ہوگی اگر خدمت میں کوئی کوتاہی ہوئی۔تواس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جب بادشاہ کا یہ پیغام سنا تو جواب میں یہ دوشعر لکھ کرمعذرت چاہی۔

ہر آنچہ بر سرمائی رود مبارک باد　　یہ ہیچ باب روئے گشتن نیست
بہ خلہائے بہشتی کجا بود دل شاد　　کسیکہ خلعتِ سلطان عشق پوشیدہ است

Marfat.com

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں بھی یہ روایت ملتی ہے کہ جب سلطان سنجر نے انہیں ایران کے صوبہ نیمروز کی گورنری کی پیش کش کی اور پروانہ تقرری بھیجا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کاغذ کی پشت پر یہ دو شعر لکھ کر اس پیش کش کو مسترد کر دیا تھا۔

چوں چتر سنجری رخِ بختم سیاہ باد
در دِل بود اگر ہوس ملک سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روزہ بہ یک جو نمی خرم

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ موصوف نے فقر و استغنا کی اس روایت کو جو ان کے جدِ بزرگوار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے قائم کی تھی از سرِ نو زندہ کیا اور بمصداق ''الولُد سرلابیہ'' بادشاہی پر فقیری کو ترجیح دے کر اپنے آباؤ کرام کی مثال کو برقرار رکھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ بڑی نیک اور پارسا خاتون تھیں وہ سید ابوالفتح کی صاحبزادی تھیں جو سید صفی الدین گاذرونی کی اولاد میں سے تھے۔ سید ابوالفتح بھی بڑے پایہ کے بزرگ اور تسخیر جنات اور علم حاضرات کے بڑے ماہر تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر ثانی رحمتہ اللہ علیہ عبادات و اعمال اور ریاضت و طاعت میں اس درجہ انہماک تھا کہ پہروں کسی سے بات چیت کی نوبت نہیں آتی تھی۔ دن رات مسجد کے بوریئے پر فروکش رہتے بارہا اسی عالم میں حضور سرورِ کائنات کی زیارت سے اسی عالم میں مشرف ہوئے۔

جذبِ دروں کی تاثیر کا یہ عالم تھا ایک نگاہ غلط انداز سے حاضرین مجلس کے دلوں کی کایا پلٹ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک قوال حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا۔ جاؤ توبہ کرو اور سازوں کو توڑ ڈالو

Marfat.com

اور سر منڈوا کر درویش بن جاؤ۔ قوال پر حضرت والا رحمتہ اللہ علیہ کی نصیحت کارگر نہ ہوئی۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلافت نیست

در باغ لالہ روید و در زار بوم خس

لنگاہ سرداروں میں سے ایک امیر بھی مجلس میں موجود تھا اس نے یہ بات سنی تو فوراً اٹھا، سر منڈوا دیا اور تمام گناہوں سے تائب ہو کر حاضر خدمت ہوا اور حضرت موصوف کے سامنے آ کر رونے لگا پھر یکا یک کہنے لگا کہ میرا ایک بھائی گجرات میں تھا ابھی اس کا انتقال ہوا ہے اور لوگ اس کا جنازہ لے جا رہے ہیں یہ تھی حضرت موصوف کی نگاہ کی تاثیر کہ ایک دنیا پرست امیر کو ایک نظر میں صاحبِ کشف و حال بنا دیا۔

ولادت: ۸۶۲ھ میں ہوئی حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ۷۸ سال کی عمر میں ۱۸ ربیع الاوّل ۹۴۰ میں انتقال فرمایا اور اپنے والد ماجد سید محمد غوث گیلانی حلبی اوچوی رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ اوچ گیلانی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک مرجع خلائق خاص و عام ہے۔

تمت بالخیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید محمد غوث بالا پیر امیر سائیں قدس اللہ سرہ العزیز

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام میر سید محمد تھا۔ جو کہ والدہ محترمہ نے رکھا تاہم دادا سید عبدالقادر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے خطاب محمد غوث کے نام سے زیادہ مشہور ہوئے۔ بالا پیر امیر کا لقب اس وقت ملا جب آپ رحمتہ اللہ علیہ ریاضت ومجاہدہ کی خاطر بالاکوٹ میں رہائش پذیر ہوئے۔ بالاکوٹ میں قیام کے دوران ایک کثیر خلقت آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیض یاب ہوئی اور انہیں لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بالا پیر امیر کے لقب سے پکارنا شروع کر دیا اور اسی لقب سے آپ رحمتہ اللہ علیہ ارض پنجاب میں زیادہ مشہور ہوئے اس سے پہلے پنجاب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ''بلوچاں دا پیر'' کہا جاتا تھا۔

بالا پیر امیر رحمتہ اللہ علیہ اپنے جد پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح یتیم پیدا ہوئے کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد محترم سید زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ ناگور (وسطی ہند) میں مرہٹہ کافروں کے ساتھ لڑتے ہوئے ایک جنگ میں شہید ہو گئے تھے اور ناگور ہی میں سید زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے۔ حضرت بالا پیر امیر رحمتہ اللہ علیہ کو سیادت نسبی دونوں طرف سے حاصل ہے۔ والد ماجد کی طرف سے سلسلہ نسب جناب سید محمد غوث جیلانی رحمتہ اللہ علیہ حلبی اچوی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے سید جلال الدین سرخوش بخاری رحمتہ اللہ علیہ وسید جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت جیسے مکرم واسطوں سے جناب حضرت امام حسینؓ شہید کربلا تک منتہی ہوتا ہے۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پرورش اور تعلیم و تربیت کے تمام مراحل اپنے دادا مخدوم ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سایہ عاطفت میں طے کیئے۔ عربی اور فارسی کی ابتدائی کتب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد باقی ماندہ معقول و منقول، فقہ، تفسیر، حدیث کا درس مولانا معزالدین محمد ملتانی سے ان کے مدرسہ میں رہ کر حاصل کیا۔ کمالات درویشی، درجات فقر اور روحانیت و تصوف کی مکمل تعلیم اپنے دادا مخدوم ثانی قدس اللہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ دادا کے بڑے چہیتے اور منظور نظر تھے۔

مخدوم ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت اور دستار و سجادہ عطا فرما کر پدرانہ دعاؤں سے نوازا اور میر چاکر خاں رند کے ہمراہ کر دیا۔ جو مخدوم ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا مرید اور معتمد تھا اور سبی سے جام ابراہیم سمہ حاکم اچ و جام بایزید حاکم شور کوٹ کی فرمائش پر ملتان آیا ہوا تھا۔ جام برادران نے متفقہ طور پر چاکر اعظم کو اپنی ذاتی جاگیر میں اسے کچھ اراضی جوراوی سے دیپالپور تک پھیلی ہوئی تھی عطا کر دی اور حضرت بالا پیرامیر سائیں رحمتہ اللہ علیہ اس کے ساتھ ہی ستگھرہ تشریف لائے۔

میر چاکر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دادا کا مخلص مرید تھا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا بڑا عقیدت مند تھا اس نے ستگھرہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لئے خانقاہ تعمیر کروانی چاہی۔ مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پسند نہ فرمایا اور اپنا زیادہ وقت مسجد میں طالبان حق و سلوک کی تدریس و تربیت کرنے میں گزارنا شروع کیا۔ ستگھرہ کے نواحی جنگل میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک طویل عرصہ مجاہدات اور ریاضت میں بسر کیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ سیر و سیاحت کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اس دوران ناگور، آگرہ، دہلی اجمیر شریف میں

Marfat.com

تشریف لے گئے اور پھر بالا کوٹ آگئے یہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا ۱۵۳۱ء کے وسط میں جب بالا کوٹ میں مغل افغان لڑائیوں اور سکھ مسلم ابتدائی فسادات کی وجہ سے بدامنی پھیل گئی۔تو آپ رحمتہ اللہ علیہ واپس وطن کی طرف راجع ہوئے اور لاہور کے راستے دیپالپور پہنچ کر کچھ دن قیام کیا اور پھر واپس ستگھرہ پہنچ کر مستقل مقیم ہو گئے۔لیکن وہاں بھی دل نہ لگا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ستگھرہ ضلع اوکاڑہ کے شمال مشرق میں واقع اسی جنگل کو ترجیح دی۔ جہاں کچھ عرصہ پہلے بھی مجاہدات کے لئے قیام کیا تھا۔ کچھ عقیدتمندوں کے ہمراہ وہیں تشریف لے گئے اور باقی عرصہ حیات یادالٰہی میں وہیں بسر کیا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عمر کا زیادہ حصہ ستگھرہ ہی میں گزارا اور تشنگان فیض کو سیراب کیا پراثر اور صدق واخلاق سے مملوطریقہ تبلیغ سے قرب وجوار کے ہندو جاٹ اور دیگر قومیں لہی، رن سینہہ، کھرل اور وجھیرے سب آپ رحمتہ اللہ علیہ ہی کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ان دنوں اچ کے بعد ستگھرہ ہی کو سلسلہ قادریہ کی عظیم درسگاہ ہونے پر فوقیت حاصل تھی اور مخدوم ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپ ہی سلسلہ عالیہ قادریہ کے مقتدر پیشوا اور ظاہری و باطنی علوم کی اس خانقاہ کے صدر الصدور تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پوری زندگی حصول جاہ وحشمت اور سلاطین وامراء کے تملق سے پاک نظر آتی ہے۔اس کے باوجود خانقاہ میں ہمیشہ جویان حق کا جمگھٹا رہتا اور لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے یہاں پہنچے اور فیضان قادری سے معمور و مستفیض ہوتے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا عہد مبارک چار بادشاہوں پر محیط ہے۔ بابر، ہمایوں، شیر شاہ سوری اور سلیم شاہ سوری پر مشتمل ہے۔

حضرت بالا پیر امیر سائیں قدس اللہ کے روضہ عالیہ کے جنوب میں قبرستان کے آخری سرے پر واقع اونچے چبوترے پر ایک مزار ہے اس کے متعلق عموماً مشہور ہے کہ

Marfat.com

جناب بالا پیر امیر کے استاد محترم کی مزار ہے اس کے بارے میں بہت سی روایات سننے میں آئی ہیں۔ مسلسل تحقیق و جستجو کے بعد ایک روایت کے مطابق آپ رحمتہ اللہ علیہ بالاکوٹ سے واپسی پر آپ سرکار رحمتہ اللہ علیہ دیپالپور پہنچے اور یہیں قیام کے دوران آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات ایک نوجوان عالم مسمی نظام الدین سے ہوئی جو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے استاد گرامی مولانا معز الدین محمد ملتانی کے خاندان سے نسبت رکھتا تھا اس کی زبانی اپنے استاد اور اس کے خاندان کی تباہی کا سن کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سخت افسوس ہوا۔ جو سلطان حسین ارغون کے ملتان پر حملہ کے دوران لوٹا مارا گیا چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے استاد زادے کو تالیف قلب کے لئے اپنے ہمراہ لے کر ستگھرہ آ گئے اور سلوک و طریقت کے متلاشی اس نوجوان کی پوری طرح سے راہنمائی فرمائی اور استاد کی نسبت سے یوں عزت افزائی فرمائی کہ آج بھی لوگ اسی طرح سے پہلے استاد زادہ (شیخ نظام الدین) کے مزار پر سلام کہتے ہیں اور بعد ازاں روضہ عالیہ پر حاضر ہوتے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مشہور خلفا جو کہ ہمعصر بھی تھے۔ حافظ شیخ اسمٰعیل رحمتہ اللہ علیہ چک نمبر 29 گوگیرہ ضلع اوکاڑہ" حافظ سید محمود بخاری رحمتہ اللہ علیہ موضع بگیانہ ضلع اوکاڑہ شاہ سخی سیدن موضع کریالا ضلع فیصل آباد" اور میاں ملنگ ہیں ان کا مزار دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے اور ملنگ والا پتن کے نام سے مشہور ہے۔

شیخ داؤد کرمانی کے متعلق بھی مشہور ہے کہ انہوں نے بیشتر کسب فیض آپ قدس اللہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا اگرچہ شیخ داؤد کرمانی رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری بیعت مخدوم حامد جہان گیلانی رحمتہ اللہ علیہ ملتان سے تھی جو کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چچازاد برادر تھے۔ داؤد کرمانی رحمتہ اللہ علیہ مخدوم حامد جہان گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ایما پر ستگھرہ تشریف لائے

Marfat.com

اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تکمیل روحانیت کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہو کر قصبہ شیر گڑھ میں سکونت اختیار کی ان کے علاوہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی اویسی خلفا کی تعداد بھی کافی ہے جنہیں بعد از رحلت اویسی طریقہ سے فیض و برکات اور خرقہ خلافت حاصل ہوا ان میں سے شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ سندھ، سید عبداللطیف المعروف امام بری رحمتہ اللہ علیہ اسلام آباد اور حضرت سید امان اللہ بخاری قادری رحمتہ اللہ علیہ المعروف سلطان ہاتھی وان ضلع جھنگ نے زیادہ شہرت پائی۔ سلطان ہاتھی وان رحمتہ اللہ علیہ سے یہ سلسلہ بہت آگے پھیلا اور آج بھی اس سلطانی قادری سلسلہ کی بہت سی شاخیں مشہور خاندانوں کی صدارت میں موجود ہیں۔ یعنی سلسلہ قادریہ قطبیہ پیر محل (سندھیلیاں والی شریف)، سلسلہ قادریہ پیر شیر محمد شاہ قادری فتح پوری ضلع اوکاڑہ، حضرت میاں اللہ یار صاحب جلالپوری ضلع جھنگ، حضرت میاں فاضل محمد سہو سہریانوالہ موضع دودہ سہو ہڑپہ، حضرت سید سخی محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سعد اللہ پور شریف ضلع ساہیوال، حضرت پیر مراد علی شاہ صاحب نیکو کار چک نمبر L - 130/9 ضلع ساہیوال اور ان سے مشتق دیگر پیر خانے جو تعلیمات سلسلہ قادریہ کے صحیح وارث ہیں۔

آپ سرکار حضرت بالا پیر امیر رحمتہ اللہ علیہ کے حرم میں دو بیویاں تھیں پہلی بیوی کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی لہٰذا دوسری شادی کروائی اور ان کے بطن سے چار صاحبزادے تولد ہوئے لیکن سلسلہ اولاد صرف ایک فرزند سید جیون شاہ المعروف سید عبدالقادر ثالث سے چلا اور یہی وارث سلسلہ و مسند آرائے رشد و ہدایت ہو کر مشہور خلائق ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ عالیہ داتا شاہ چراغ لاہور (عقب ہائی کورٹ لاہور) میں ہے داتا شاہ چراغ رحمتہ اللہ علیہ بالا پیر امیر رحمتہ اللہ علیہ کے پڑپوتے ہیں۔

مزار مبارک عرصہ دراز تک کچی رہی لیکن عرصہ دراز تک عقیدت مندوں کی دل و

Marfat.com

نگاہ کے لئے سجدہ گاہ بنا رہا۔ روضہ عالیہ کی موجودہ عمارت ایک ہندو ڈپٹی کمشنر مسٹر پی۔ این تھاپر کی ارادت واحترام کا منہ بولتا ثبوت ہے یہ ہندو بے اولاد تھا اور اس کی زوجہ انیگلو انڈین تھی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وسیلہ جلیلہ سے اس کو اولاد نرینہ ہوئی۔ تو انہوں نے نذرانہ کے طور پر یہ اہتمام کیا اور یہ تعمیر ۱۳۵۵ھ بمطابق ۱۹۳۶ء کو مکمل ہوئی۔ حضرت بالا پیر امیر رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر ماہ قمری کے عشرہ اول میں آنے والی پہلی جمعرات اور جمعتہ المبارک دو دن ہوتا ہے۔

تاریخ وفات کے بارے میں دو طرح کی روائتیں ہیں۔ ایک روایت ۵ شوال ۹۵۹ھ اور دوسری ۹ شوال ۹۵۵ھ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ مبارک سنگھرہ سے سمت شمال مشرق ۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور روضہ مبارک پورے جاہ جلال سے مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید جیون شاہ المعروف
سید عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید محمد غوث بالا پیر امیر گیلانی کے صاحبزادے حضرت سید جیون شاہ اپنے زمانے کے شیخ، بزرگ، عابدوزاہداور عالم فاضل شخصیت تھے۔ جواپنے اوصاف حمیدہ اوراخلاق پسندیدہ کے باعث عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میرا بیٹا جیون شاہ رحمتہ اللہ علیہ شروع لڑکپن میں کھیل کود کا شوقین، سیروشکار کا عادی اور لکھنے پڑھنے میں لاپرواہ تھا۔ ایک دن ریئسیہ قوم کے چند بچوں کے ہمراہ جومویشی چرانے جنگل میں جاتے تھے۔ یہ بھی چلے گئے اور شام سے کچھ دیر پہلے لباس خراب کئے گردوکیچڑ میں اٹے ہوئے واپس آئے تو میں نے اظہار ناراضگی کیا۔ جیون شاہ شرمندہ خجل گھر کے اندر چلا گیا اسی رات تہجد سے قبل مجھے اپنے دادا حضور رحمتہ اللہ علیہ سید عبدالقادر ثانی کی خواب میں زیارت ہوئی اورانہوں نے فرمایا۔ محمد غوث تم نے بچے کو جھڑکا، آئندہ اس کا دل مت توڑنا۔ یہ خود بخود ٹھیک ہوجائے گا۔ میرے بعد تیسرا قادر کہلائے گا۔

حضرت بالا پیر امیر فرماتے ہیں اس کے بعد جیون شاہ خود ہی ٹھیک ہوتا گیا اور دن بدن اس میں پڑھنے لکھنے کا شوق بڑھتا گیا اور میں نے بموجب فرمان اس کا نام عبدالقادر پکارنا شروع کیا اور یہ علم وادب میں ترقی کرنے لگا۔ یہی صاحبزادہ عبدالقادر الثالث کے نام سے مشہور خلائق ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ظاہری وباطنی تعلیم اپنے والد ماجد سید محمد غوث بالا پیر رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ تمام علوم کی تکمیل کے بعد والد صاحب رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ کی طرف سے خرقہ خلافت مرحمت ہوا پدر بزرگوار کی وفات کے بعد دیار ہند کی سیر و سیاحت کے لئے نکلے اور اس دوران خلق کثیر نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے اکتساب فیض حاصل کیا پھر لاہور آئے اور گذرگاہ لنگر خان بلوچ میں سکونت اختیار کی اور ایک محلّہ بنام رسول پور آباد کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے سید عبدالوہاب گیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور دو صاحبزادیاں۔ سیدہ فاطمہ گیلانی المعروف بی بی کلاں اور دوسری صاحبزادی بی بی دولت گیلانی تھیں۔ بڑی صاحبزادی کا نکاح حضرت میراں محمد شاہ المعروف حضرت موج دریا بخاری سہروردی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوا۔ جو جلیل القدر بخاری سہروردی سادات سے تھے اور عہد جلال الدین اکبر میں لاہور تشریف فرما ہوئے تھے۔ بڑی عابدہ، زاہدہ اور متقیہ تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بطن سے سید صفی الدین رحمتہ اللہ علیہ اور سید بہاؤالدین تولد ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۰۱۶ھ مطابق ۱۶۰۷ء میں ہوا۔ مزار مبارک لیک روڈ پر جین مندر اور کپورتھلہ ہاؤس کے درمیان واقع ہے ساتھ ہی ایک مسجد اور مدرسہ بھی قائم ہے۔

عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی مخلوق خدا کی خدمت میں گذار دی اور خلقِ کثیر نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیض پایا۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۱۰۲۲ھ مطابق ۱۶۱۳ء میں بعہد جہانگیر ہوا۔ نواب تفضلی خاں شیخ فرید بخاری گورنر لاہور تھے۔

مزار مبارک:

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک روضہ داتا شاہ چراغ لاہور میں ہے۔

تاریخ وفات:

بمطابق قطعہ مفتی غلام سرور لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

عبدالقادر قادر چو شد زدار فنا یافت از خلق بخلد والا جاہ

فیض اسلام گو بتاریخ شس ہم بخواں عبدالقادر اہل خدا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید عبدالوہاب گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ علوم ظاہری و باطنی سے مرصع اور شریعت وطریقت سے آراستہ تھے اور علما، صوفیا دونوں ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مراتب کے پیش نظر بے حد تعظیم واحترام کرتے تھے اور عظیم تر مشائخین آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد سید عبدالقادر ثالث گیلانی رحمتہ اللہ علیہ بن محمد غوث بالا پیرا میر سائیں قادری سے ظاہری و باطنی علوم کی تربیت وتکمیل فرمائی اور لاہور ہی میں مستقل سکونت اختیار فرمائی یہاں بے شمار لوگ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ عقیدت میں داخل ہوئے۔ سادات عظام اور اولیائے ذوی الکرام تھے۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۱۰۳۷ھ مطابق ۱۶۲۸ء میں ہوا۔ یہ نورالدین جہانگیر کا عہد سلطنت تھا اور گورنری لاہور پر نواب آصف خاں فائز تھا۔

مزار مبارک:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک داتا شاہ چراغ لاہوری عقب ہائی کورٹ خاص وعام کے لئے مرجع خلائق ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بعد خرقہ خلافت حضرت سید زین العابدین کو مرحمت ہوا جو کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے حضرت زین العابدین اور دوسرے سید عبدالرزاق صاحب المعروف داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید زین العابدین شاہ گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید زین العابدین بن سید عبدالوہاب گیلانی بن عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ بن سید محمد غوث بالا پیر امیر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد اور دادا پاک رحمتہ اللہ علیہ کی سرپرستی میں علوم باطنی وظاہری کی تکمیل کی اور والد ماجد کی طرف سے ہی خرقہ خلافت ملا۔ کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد کی دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ صوفیا کرام میں بڑے رتبے اور درجے پر فائز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ان میں مجتہد اور پیشوا تھے اپنے وقت کے سلطان طریقت اور برہان حقیقت تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نہایت متعبد اور عارف کامل تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری وباطنی تربیت اپنے والد مکرم کے زیر نگرانی ہوئی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ سادات گیلانی تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخ وصال کا علم نہیں ہوسکا اور نہ ہی کہیں سے دستیاب ہوسکی ہے تلاش بسیار کے بعد ہم نے ''لاعلمی'' پر اکتفا کیا ہے۔

مزار مبارک:

مزار مبارک اندرون مقبرہ حضرت داتا شاہ چراغ لاہور نزد ہائی کورٹ ہے اور والد ماجد کے مزار مبارک کے پاس ہی اندرون مقبرہ ہے۔

اس کے علاوہ اور قبور اس مقبرہ میں ہیں۔ کل آٹھ قبور اس مقبرہ میں ہیں۔ یعنی مزار مبارک۔ سید جیون شاہ المعروف عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ سید عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ بن عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ داتا شاہ چراغ رحمتہ اللہ علیہ لاہوری کے علاوہ دوسری

Marfat.com

قبور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نسبی اجداد کی ہیں۔ مقبرہ کے باہر بھی بے شمار قبور ہیں جن میں سید مصطفیٰ بن داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ سید محمود شاہ بن داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ ''سید مجتبیٰ بن سید مصطفیٰ بن سید داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ'' سید عبداللہ شاہ بن داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ اور بیگم نواب عبدالصمد خان ناظم پنجاب کے علاوہ اور بھی بے شمار قبور ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نرینہ اولاد کی تصدیق کسی بھی ذریعہ سے نہیں ہو سکی۔

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحِیم

حضرت سید عبدالرزاق گیلانی
المعروف داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

سیدنا عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے سید عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ نے اسی محلّہ رسول پورہ میں مکمل سکونت اختیار کرلی اور سرکار مغلیہ کی طرف سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو جاگیر اور وظیفہ ملا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد شیخ عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی ہی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں ایک اور فرزند بلند اختر پیدا ہوا جن کا نام گرامی سید عبدالرزاق رکھا گیا۔ سید عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سید عبدالرزاق کی ولادت کی رات چاند پورے عروج پر تھا اور تمام عالم وشجرو حجر سمیت بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ قطب کی جانب ایک عجب پر جلال نور جلوہ فگن تھا اور میرے والد (سید عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ ”درخانہ ما چراغ پیدا شدہ است۔ کہ خانہ ما از منور گردد“ یعنی میرے گھر ایسا چراغ رحمتہ اللہ علیہ روشن ہوا ہے کہ جس کی ضو سے میرا خاندان منور ہو جائے گا۔ پس اسی روز سے عبدالرزاق المعروف داتا چراغ مشہور ہوئے۔ حضرت داتا شاہ چراغ نے سیادت ونجابت ورثہ پائی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے علوم ظاہری کی تکمیل اپنے والد ماجد کی زیر سرپرستی حاصل کی اور باطنی علوم سے فیض اپنے بڑے بھائی زین العابدین سے حاصل کیا اور بیعت بھی اپنے بڑے بھائی کے دست حق پرست پر کی آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے بڑے بھائی کے مرید وخلیفہ تھے اور انہی سے ہی خرقہ خلافت حاصل کیا علوم ظاہری وباطنی میں کامل واکمل تھے۔ عبادت وریاضت میں اپنے عہد کے مشائخ قادریہ میں ممتاز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سات حج کئے پہلے دو حج اونٹ پر سوار

Marfat.com

ہو کر ایک قافلہ کے ہمراہ اور باقی پانچ پاپیادہ۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حرمین الشرفین کے اکابر و مشائخ سے فوائد کثیر اور فیوض مزید حاصل کیئے۔ صاحب شجرۃ انوار سید اصغر علی فرماتے ہیں۔ کہ شاہ جہاں بادشاہ ہند آپ رحمتہ اللہ علیہ کا بڑا معتقد تھا۔ اس نے ہر چند چاہا کہ اپنی ایک لڑکی کی شادی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے سید اسمٰعیل رحمتہ اللہ علیہ سے کردے جو کہ حسن و جمال، نجابت و سیادت، شجاعت و سخاوت میں یکتائے روزگار تھے۔ مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ من نجابت خودرا نجون غیر نہ خواہم آلود۔ یعنی میں اپنی پاکیزہ نجابت کو غیر خون سے آلود نہیں کرنا چاہتا اور یہ رشتہ قبول نہ فرمایا بعد ازاں شاہ جہاں بادشاہ نے اسی لڑکی کے حصہ کی آدھی جاگیر بطور نذرانہ بصد عجز و انکسار احتراماً آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اسی صاحبزادہ کو پیش کردی جو کہ ریاست کپورتھلہ کے علاقہ سلطان پور لودھی میں تھی۔

اولاد پاک:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد پاک کے اسمائے گرامی بالترتیب یہ ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سات صاحبزادے تھے۔ ۱۔ سید اسمٰعیل شاہ صاحب ۲۔ سید مصطفٰے شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۳۔ سید محمود شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۴۔ سید عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۵۔ سید نصر اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۶۔ سید شمس الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۷۔ سید نور بھر پور رحمتہ اللہ علیہ صاحب

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۲۲ ذیقعد ۱۰۶۸ھ بمطابق ۱۲ اگست ۱۶۵۷ء میں ہوا۔ اس وقت شاہ جہاں کا عہد تھا اور سید عزت خاں صوبیدار لاہور تھا۔ بادشاہ شاہ جہاں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی ہی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لئے خانقاہ بنوادی تھی اور آپ

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ کو اسی خانقاہ میں اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ اور دادا پاک کے پہلو میں جگہ ملی۔

(قطعات تاریخ وصال داتا شاہ چراغ لاہوری قادری رحمتہ اللہ علیہ)

شاہ دنیا شاہ عقبیٰ شاہ چراغ — رفت چوں او از جہاں اندر جناں
گشت روشن سال ترحیلش زحق — سید حق آفتاب عارفاں
چراغ ہر دو عالم عبدالرزاق — چوں روشن گشت اندر خلد اعلیٰ
عجب تاریخ وصلش جلوہ گر شد — سراج الاتقیاء قطب معلیٰ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید مصطفیٰ شاہ صاحب گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

جس کو خدائے بزرگ و برتر کی معرفت حقیقی حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ حق و باطل میں صاف صاف تمیز کرنے لگتا ہے وہ سراب کو بحر آب خیال نہیں کرتے "نور حقیقی کا جلوہ" تصنع اور ریا کے جلوہ کو پہچان لیتا ہے خداوند قدوس کی معرفت حاصل کر کے انسان کی تخلیق کا اصل مقصد پورا کرنا چاہیئے۔

انہی برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک برگزیدہ ہستی حضرت سید مصطفیٰ شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ بن سید عبدالرزاق شاہ المعروف داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کی ہے جنہوں نے علوم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیئے اور والد ماجد کے ہی مرید و خلیفہ ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے راہ سلوک کی تمام منازل طے کیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے جو کہ بہت نامور گزرے ہیں۔ نہایت پاکباز اور نیک نفس بزرگ تھے۔

وصال:

۱۳ شعبان المعظم ۱۰۸۴ھ مطابق ۱۶۷۳ء میں بعہد اورنگ زیب عالمگیر لاہور میں وصال ہوا۔ مزار مقدس اندرون چار دیواری مقبرہ حضرت داتا شاہ چراغ گیلانی قادری لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نزد ہائی کورٹ واقع ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید محمود شاہ صاحب گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید محمود شاہ رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے علوم ظاہری کی تکمیل اپنے والد ماجد سے کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد نے علوم باطنی کے لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے بڑے بھائی کے سپرد کیا چنانچہ بحکم پدر بزرگوارم بصد عجز وانکسار اپنے آپ کو اپنے بڑے بھائی کی خدمت میں وقف کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بھائی سید مصطفیٰ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ بن داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت کیا۔ راہ سلوک کی منازل کی تکمیل کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت مرحمت کیا گیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے عہد میں لاہور مختلف فتنوں اور فسادات میں گھرا ہوا تھا۔ مغل شہزادوں کی باہمی چپقلش کے علاوہ امرا کی ریشہ دوانیاں بھی حد سے متجاوز تھیں۔ اس پر صوبہ لاہور کے ہندو، مسلم اور سکھ بھی بعض معاشرتی مسائل میں باہم دگر الجھے ہوئے تھے ان حالات میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہی مسلم امہ کے لئے ملجا و مامن تھی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے بڑے مشائخ کبار میں شامل ہوتے تھے۔ نہایت پاکباز اور نیک نفس تھے۔ تمام عمر مخلوق خدا کی خدمت میں گزار دی اور لوگوں کو راہ ہدایت پر گامزن کرنے کی تلقین کرتے رہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال لاہور میں ہوا اور وہیں اپنے جد امجد یعنی اندرون چار دیواری مقبرہ داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مدفن ہوئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید مجتبیٰ شاہ صاحب گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ سید مصطفیٰ شاہ صاحب بن سید داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندار جمند ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دینی تعلیم اپنے والد ماجد کی سر پرستی میں حاصل کی جب علوم ظاہری سے فارغ ہوئے تو والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے چچا سید محمود شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا جو کہ سید مصطفیٰ شاہ صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اس لئے علوم باطنی کے لئے سید مجتبیٰ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے چچا کی خدمت اقدس میں سر نیاز تسلیم خم کیا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کو چچا صاحب نے علوم باطنی سے سرفراز فرمایا اور مرید کرنے کے بعد خرقہ خلافت بھی مرحمت کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے باکمال عارف باللہ تھے۔سلسلہ قادریہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔شریعت اور معرفت کے درس سے ہمیشہ مخلوق خدا کو ہمکنار کرتے رہتے۔اس لئے خلق کثیر کا انبوہ غفیر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے در دولت پر رہتا آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے پروقار اور پروجاہت مشائخ تھے اور مخلوق خدا کی خدمت میں شب و روز کوشاں رہتے۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال بھی لاہور ہی میں ہوا۔تاریخ وصال معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک اندرون چاردیواری مقبرہ داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نزد ہائی کورٹ لاہور میں واقع ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید امام حیدر بخش گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے سید اسمٰعیل رحمتہ اللہ علیہ سلطان پور لودھی جو کہ ریاست کپورتھلہ میں واقع ہے میں چلے گئے اور اسی جگہ مکمل سکونت اختیار کرلی اور وہیں پھلے پھولے۔ سلطان پور کی جاگیر شاہ جہاں بادشاہ ہند نے حضرت داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کو بطور نذرانہ عقیدت پیش کی تھی اور اس جاگیر پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے سید اسمٰعیل شاہ سکونت پذیر ہوئے۔ اس لئے سید امام حیدر بخش گیلانی چار واسطوں سے داتا شاہ چراغ لاہوری سے ملتے ہیں یعنی سید امام حیدر بخش بن سید اللہ بخش بن سید اسمٰعیل بن سید داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ۔ جب سید امام حیدر بخش کی ولادت باسعادت ہوئی تو ہندوستان میں حالات ناگفتہ بہ تھے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے علوم دینی و دنیاوی کی تکمیل اپنے والد ماجد سے کی اور روحانی تشنگی کو بجھانے کے لئے عازم سفر ہوئے۔ ہندوستان کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے لاہور میں تشریف فرما ہوئے۔ چونکہ لاہور میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے جد امجد مستقلاً رہائش پذیر تھے تو وہاں پر آ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی رہنے لگے اس وقت لاہور میں داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے ایک پوتے سید مجتبیٰ شاہ رحمتہ اللہ علیہ صاحب بن سید مصطفیٰ شاہ صاحب مسند خلافت پر فائز تھے اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی انہی کی خدمت عالیہ میں شب و روز گزارنے لگے۔ کچھ عرصہ خدمت میں گزرا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت ہونے کے لئے عرض گزاری چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جناب سید مجتبیٰ بن سید مصطفیٰ بن سید داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق

Marfat.com

پرست پر بیعت کی۔

علوم باطنی اور راہ سلوک کی تمام منازل اپنے مرشد پاک کی سر پرستی میں طے کیں۔ کچھ عرصہ بعد مرشد کی طرف سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت عطا کیا گیا چونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ والد ماجد اور بہن بھائیوں سے دور تھے اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد پاک نے آپ کو واپس سلطان پور لودھیاں جانے کی اجازت عنایت کر دی۔ آپ واپس اپنے آبائی علاقہ میں تشریف فرما ہوئے اور ان فرائض کی تکمیل کرنے میں مصروف کار ہو گئے جن کے احکام مرشد پاک کی طرف سے ملے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دن رات مخلوق خدا کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کر دیا اور تا دم زیست آپ رحمتہ اللہ علیہ سے خلق کثیر نے فیض حاصل کیا۔

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہی سلطان پور لودھی میں ہوا اور وہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار پر انوار ہر خاص و عام کے لئے مرجع خلائق ہے۔ سلطان پور لودھی ریاست کپور تھلہ کا ایک قصبہ ہے جو کہ اب ہندوستان میں ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک صاحبزادے سید حسن بخش المعروف داتا حسنین سائیں جو کہ مادرزاد ولی تھے اور بچپن میں والد بزرگوار کی زندگی ہی میں ظہور کرامات ہونے لگا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شادی سید محمود بن سید جمال الدین سیسانی کی دختر نیک اختر سیدہ بی بی نور سے ہوئی کچھ عرصہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں صاحبزادہ تولد ہوا جب صاحبزادہ سات سال کا تھا تو آپ روحانی تشنگی کو بجھانے کے لئے عازم سفر ہوئے۔ اسی طرح سفر در سفر لاہور پہنچے اور داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ پر چلہ کیا اور بعد میں ستگھرہ میں بالا پیر امیر سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر حاضری دی اور وہاں سے آپ کو اس جگہ پر جانے کا حکم ہوا جہاں پر آج

Marfat.com

کل شیخو شریف آباد ہے۔ شیخو شریف کے تمام سادات گیلانی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔

جناب سید حاجی افضال حسین گیلانی شیخو شریف سے روایت ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر تقریباً پانچ (۵) سال کی تھی تو ماہ رمضان کی ستائیں تاریخ بوقت شام آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ایک خادم نے اٹھایا ہوا تھا۔ لوگوں میں عید کی تیاریوں میں زیادہ گہما گہمی آ گئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خادم سے کہا کہ مجھے اسی وقت عید کا چاند دکھاؤ۔ خادم نے کہا کہ عید کا چاند ابھی نظر نہیں آتا۔ لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ بضد ہو گئے۔ خادم آپ کو لے کر آپ کے والد ماجد کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد نے فرمایا۔ یہ بچہ ہے تم ویسے اس کو کہو کہ وہ دیکھو عید کا چاند ہے۔ بچہ خوش جائے گا۔

چنانچہ خادم آپ رحمتہ اللہ علیہ کو لے کر باہر آ گیا اور مغرب کی طرف منہ کر کے یہی الفاظ دہرائے۔ جونہی انگلی کا اشارہ مغربی جانب کیا اور کہا وہ دیکھو عید کا چاند۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا اور انگلی اٹھا کر کہا کہ وہ عید کا چاند نظر آ رہا ہے۔ واقعی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اشارے کے بعد چاند نظر آنے لگا۔ اس سال سلطان پور لودھیاں میں سب لوگوں نے چاند کو دیکھا اور عید ماہ رمضان کی ستائیس تاریخ کے اگلے دن بڑے احتشام سے منائی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ درگاہ بالا پیرا میر سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے سجادہ نشین بھی تھے لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے متولی کے فرائض اپنے خلیفہ حضرت سید غلام غوث گیلانی کے سپرد کئے ہوئے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید غلام غوث گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ میں بہت کم مثالیں ملیں گی کہ جب ایک شخص نے اپنی طبیعت کے تقاضے سے مجبور ہو کر حیات چند روزہ کی آرائش وزیبائش اور راحت وآسائش کو ٹھکرا دیا ہو مگر صوفیاء کے باب میں ایسی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں تخت، سلطنت پر لات مار کر زہد وقناعت کی زندگی بسر کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں اور نہ ہی ہر ایک کا مقدر ہو سکتا ہے۔ عالم خواب میں پیر ومرشد کے ایما غیبی پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر دشت گردی وصحرانوردی کی راہ پر چل نکلنا انہی لوگوں کا حصہ ہے جو متاع دنیا کی حقیقت سے واقف ہوں اور جن کی نظر ہمیشہ آخرت پر رہتی ہو۔

سرمد غم عشق بوالہوس را نہ دہند   سوز دل پروانہ مگس را نہ دہند
عمرے باید کہ یار آید نہ بکنار   ایں دولت سرمد ہم کس را نہ دہند

اس سلسلہ میں حضرت سید غلام غوث بن سید غلام مرتضٰی گیلانی بن سید عباد اللہ نوری گیلانی ان واسطوں سے ہوتا ہوا داتا شاہ چراغ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ تک جا پہنچتا ہے اور چند واسطوں سے ہوتا ہوا حضرت محمد غوث بالا پیر امیر سائیں سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے علوم ظاہری اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ سے مکمل کئے اور ہمیشہ عبادت وریاضت میں مشغول رہتے۔ تصوف اور سلوک کی منازل کو طے کرنے کے لئے عازم سفر ہوئے۔ سفر در سفر کرتے ہوئے اپنے جد امجد کے پاس سلطان پور لودھی چلے گئے جہاں پر مسند خلافت پر سید امام حیدر بخش گیلانی متمکن تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ جونہی وہاں تشریف فرما ہوئے تو وہاں سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خالی نہ لوٹنا پڑا۔ لوح تقدیر پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام

Marfat.com

کندہ تھا اور جو اس مرکز علم و عرفان اور اس چشمہ روحانیت سے فیضیاب ہوا۔ آخر کار آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد سید امام حیدر بخش گیلانی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور راہ سلوک و تصوف کی منازل طے کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ مجاہدات و ریاضیات میں اپنا تمام وقت گذارنے لگے۔ مرشد پاک کی نگاہ کریمانہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دل کو منور کر دیا۔ آخر کار مرشد پاک کی طرف سے خرقہ خلافت عنایت ہوا اور ساتھ ہی واپسی کے سفر کا بھی حکم دیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مرشد کی قدمبوسی کے بعد واپسی کے لئے عازم سفر ہوئے۔ سفر در سفر کرنے کے بعد ستگھرہ میں جناب حضرت محمد غوث بالا پیر امیر سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر سکونت پذیر ہوئے آپ تمام عمر مخلوق خدا کو جذب و سلوک کا درس دیتے رہے اور مخلوق خدا کی خدمت میں شب و روز گزار دیئے۔ آپ اپنے وقت کے مشہور عارف باللہ اور قطب الاقطاب تھے۔

وصال:

آپ کے وصال کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہوسکی قرین قیاس ہے کہ غالباً آپ کا وصال اٹھارویں صدی کے کسی سال ہوا ہوگا آپ کا مزار مبارک اندرون چار دیواری مقبرہ حضرت محمد غوث بالا پیر امیر سائیں میں مصدقہ ہے۔ چونکہ احاطہ دربار میں سادات کی مزارات کثرت سے ہیں لہذا آج نشان دہی ممکن نہیں۔

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحِیم

حضرت سید امان اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ المعروف سلطان ہاتھی وان

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے کے سلسلہ میں جن اولیاء اللہ نے حصہ لیا ہے۔ ان میں بخاری سادات کے اولیاء کرام بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔ کشمیر سے راس کماری اور سندھ سے آسام تک ان اولیاء کرام کے مزارات اس بات کے گواہ ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب سیدنا حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سادات باہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی سید امان اللہ شاہ صاحب بن سید کمال الدین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہے اور آپ کا لقب سلطان ہاتھی وان ہے۔ بچپن ہی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ اس دنیائے فانی کو خیر باد کر گئے۔ چونکہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ دن رات والد ماجد کے فراق میں روتے رہتے تھے۔ ایک دن آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات ایک سیلانی فقیر سے ہوئی۔ فقیر صاحب نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا کہ امان اللہ تمہاری کوئی چیز جاتی رہی ہے۔ اگر آپ اس حرف کا ورد کریں تو آپ کو کھوئی ہوئی چیز مل سکتی ہے۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس حرف کا ورد چند روز کیا تو ایک دن خواب میں دیکھا کہ میرا جسم آدمی کا نہیں ہے اور بدن پر کچھ چیچڑ وغیرہ بھی پھرتے ہیں۔ اچانک آپ رحمتہ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہو گئے کہ دستار مبارک پر چیچڑ کو دیکھا تو غش میں آ گئے۔ جب ہوش میں آئے تو دل پر ایسی دہشت طاری ہوئی اور محبت الٰہی بھی ایسی غالب ہوئی کہ یکا یک انقطاع خلائق کر کے جنگل کو چلے گئے۔ جنگل میں جا کر

Marfat.com

نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا اور درختوں کے پتے اور گھاس وغیرہ پر گذر اوقات کی۔ ریاضت وعبادت کی کثرت سے خودی وغرور کو بے خودی کے دریا میں ڈبو دیا۔ بارہ برس تک مجاہدہ کیا۔ ایک دن جناب غوث الثقلینؓ نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑا اور فرمایا امان اللہ تو میرا ہے۔ مگر ظاہر بیعت کرنا فرض ہے اور غوث الثقلین نے آپ کو مرشد کی صورت اُسی جگہ دکھادی اور کہا جاؤ ان سے بیعت کرو ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم اپنے مرشد کی خدمت میں جاؤ گے۔ تو وہ تمہیں خود بخود بلا کر مرید کریں گے۔ آخر کار آپ اپنے مرشد کی تلاش میں مغرب کی طرف روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے دریائے راوی پر آئے اور وہاں سے ستگھرہ ضلع اوکاڑہ میں پہنچے۔ جب آپ کچھ دور تھے تو مرشد کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تب پیران پیر کا فرمان یاد آیا کہ وہ تمہیں خود بلائیں گے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ وہیں رک گئے تب حضرت سید غلام غوث جیلانی نے خود آواز دی۔ کہ اے امان اللہ آؤ اور اپنی چیز لے جاؤ۔ پس آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کی قدم بوسی کی۔ شرط بیعت کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کچھ مدت اپنے شیخ کی خدمت میں رہے۔ کئی دفعہ چلہ کشی کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں عبادت وریاضت میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا حال کمال تک پہنچ گیا۔

عطائیگی خرقہ وخلافت کے بعد باجازت مرشد پاک اچ شریف میں سید جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ پر حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام فرمایا اور بعد میں ملتان میں حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ پر حاضری دی اور کچھ عرصہ ملتان شریف میں قیام پذیر ہوئے۔ وہاں سے سیدھے جھنگ شریف میں آکر مقیم ہوئے۔ اس وقت جھنگ میں نواب ولی داد سیال والی جھنگ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تمام سیاحت ہاتھی پر کی اور اسی نسبت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ سلطان ہاتھی وان مشہور ہوئے آپ رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ نے جھنگ ہی میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فیض سے بہت سے بے مراد لوگ مراد کو پہنچے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں جو روایات یہاں درج کی جارہی ہیں۔ ان روایات کے راوی جناب اعلیٰ حضرت سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے اورنگ زیب عالمگیر کا قصیدہ پڑھا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے چشم پرآب ہو کر فرمایا کہ میں ان کے وقت اول عمر میں تھا جس دن محمد شاہ تخت نشین ہوا تو اس روز سے قدرے افیون لیتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت چراغ علی شاہ نے یہ حکایت فرمائی کہ جب سلطان ہاتھی دان رحمتہ اللہ علیہ اچ میں تھے تو علماء اہل شرح نے بحکم نواب صاحب بہاول پور ایک رقعہ مخدوم کے نام اس طرح لکھا کہ ہم نے سنا ہے کہ اکثر لوگ جو تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ تم ان کی داڑھی و مونچھیں منڈواتے ہو اور ان کو لوہے و تانبے کے ٹکڑے پہناتے ہو اور آگ سے ان کو داغ دیتے ہو۔ جس کو مہر کہتے ہیں۔ یہ تمام بدعت کے کام صاف شرع کے برخلاف ہیں۔ اس واسطے فلاں تاریخ کو وہاں آئیں گے اور ان تمام باتوں کا جواب لیں گے اور اس خطا کی شرع کے مطابق آپ کو سزا ملے گی یہ حکم دیکھتے ہی مخدوم صاحب سے پوچھا کہ آج اتنے غمگین کیوں ہو انہوں نے وہ کاغذ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دکھایا اور کہا کہ اس میں ہماری بڑی ہتک ہے اور بے عزتی بھی ہے۔ فقیر صاحب نے فرمایا کہ اس بات کا آپ فکر نہ کریں۔ اس کا جواب میں تمہاری طرف سے نواب صاحب کو لکھوں گا پھر کوئی عالم وغیرہ آپ کے پاس نہ آئے گا اور نہ ہی آپ سے کچھ پوچھا جائے گا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ان کو یہ جواب لکھا کہ ہم شرع کے خلاف نہیں کرتے بلکہ شرع کو امداد دیتے ہیں کہ جو لوگ

Marfat.com

شریعت سے بھاگ کر ہمارے پاس آتے ہیں۔تو ہم ان کو مجرم بنا کر اس طرح شریعت کی سزا دیتے ہیں کہ ان کی داڑھی و مونچھیں وغیرہ مونڈ کر اور بطور طوق و جولان کے ان کو لوہا وغیرہ پہناتے ہیں اور پھر ان کو ایک داغ بھی لگا دیتے ہیں کہ اس نشان کو دیکھ کر ہر کوئی پہچان لے گا کہ یہی مسلمانوں کے ٹھگ اور شریعت کے چور ہیں۔پس یہی جواب دیکھتے ہی نواب صاحب ہنس پڑے اور علماء کو بھی وہ کاغذ دکھا کر خوش کیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبلہ جناب حضرت سید علی شیر شاہ صاحب قدس سرہ العزیز

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی سید علی شیر بن سید فتح خاں بن سید امان اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے جدامجد سلطان ہاتھی وان سے حاصل کی طالب علمی ہی کے زمانہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تمام ظاہری وباطنی علوم پر دسترس حاصل کی۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دادا جناب سید امان اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت فرمائی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کو تھوڑے ہی عرصہ میں اس قدر شہرت حاصل ہوئی کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عظمت ومحبوبیت نے مخلوق کے دلوں میں اس قدر جگہ حاصل کرلی کہ دور دراز سے لوگ کٹھن منزلیں طے کرکے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لئے آتے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔آپ رحمتہ اللہ علیہ بے حد منکسر المزاج، کریم النفس اور وسیع الاخلاق تھے۔مساکین اور غربا پر زیادہ شفقت فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ امرا کی عزت تو سب کرتے ہیں غربا سے کون محبت کرتا ہے؟

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے تھے نمبرا۔ حضور سید چراغ علی شاہ صاحب نمبر۲۔ حضرت سیّد سید حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے آخری ایام میں جھنگ شریف سے ترک سکونت اختیار کرکے میرک شریف میں مستقل مقیم ہوگئے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وہاں جاکر بھی رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا اور مخلوق خدا تشنہ لب سیراب ہوتی رہی۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات سے لوگوں کو کمال

Marfat.com

درجہ پر پہنچا دیا۔ جو حضور الٰہی میں سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ وہ غیر اللہ سے کب زیر ہو سکتے ہیں۔ آخر کار دنیا والے خود ان کے حضور جبیں رسائی کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں خدائے لم یزل کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرو۔ خلوص پیدا کر کے کائنات کو اپنے قدموں میں جھکا لو۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر شریف ۱۱۰ سال تھی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک میرک شریف میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبلہ حضور جناب سید چراغ علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

سرزمین ہندو پاک پر اسلام کی اشاعت میں انہی صوفیائے کرام کا بہت زیادہ ہاتھ ہے جنہوں نے اپنے فیوض و برکات سے لوگوں کے دلوں کو مسخر کیا اور حلقہ بگوش اسلام بنایا۔ اسی سرزمین پر کیا منحصر ہے۔ دنیا کے ہر گوشہ میں انہی بزرگوں کی کرامت و فیض سے اسلام نے ترقی پائی۔ بادشاہوں نے ملک فتح کئے لیکن اولیائے عظام نے مخلوق کے دل فتح کر کے ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد ماجد حضرت علی شیر رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ بچپن ہی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ دنیا سے گوشہ نشین ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک اور بھائی سید سید حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھے جو کہ بہت عارف باللہ ہوئے ہیں۔ حضرت بلھے شاہ کی طرح انہوں نے بھی ہندی اور پنجابی زبان میں عارفانہ کلام بھی فرمایا ہے۔

حضور سید چراغ علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ صاحب کمال طبع حلیم خلق عظیم تھے۔ معرفت کی داستان میں شمس العرفان تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت اپنے والد ماجد کی طرف سے مرحمت ہوا شب و روز مخلوق خدا آپ کے در دولت سے فیض یاب ہوتی رہی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زوجہ مستورہ شادی کے تین سال بعد وصال فرما گئیں۔ دوبارہ شادی مبارک کے لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بہت مجبور کیا گیا۔ لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دوسری شادی ہرگز نہ کی۔ جب لوگ اولاد کے لئے عرض کرتے تو آپ جناب قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز کی طرف اشارہ فرما دیتے اور فرماتے یہ میری اولاد ہیں۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال بروز چہار شنبہ تین صفر ۱۳۰۶ھ کو ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ والد ماجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مزار مبارک میرک شریف سیال ضلع جھنگ میں ہر خاص و عام کے لئے مرجع خلائق ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دربار عالیہ دوبارہ ۱۹۰۵ء کو تعمیر کیا گیا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک بارہ ساون ۱۹۰۸ء کو شروع کیا گیا۔لیکن تاحال عرس مبارک ماہ اسوج کی ۲۷ اور ۲۸ کو منایا جاتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب الاقطاب

اعلیٰ حضرت سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

خانوادہ سہروردیہ کے گوہر شب چراغ حضرت خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ جب طلب علم کے لئے بخارا میں مقیم تھے تو وہاں ان کے ایک عالی نسب گھرانہ سے مخلصانہ روابط ہوئے جس کے سربراہ سید علی رحمتہ اللہ علیہ بن جعفر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ سید علی رحمتہ اللہ علیہ اس نوجوان طالب علم میں آثار ولایت دیکھ کر اس کے گرویدہ ہو گئے اور جب مخدوم زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ بخارا سے واپس ملتان شریف تشریف لائے تو یہ تعلقات اور پائیدار ہو گئے سید علی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے اور ہمیشہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ سید علی کے نوجوان صاحبزادہ سید جلال رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنے والد ماجد کی طرح اس بزرگ کی عظمت کے معترف تھے۔

چنانچہ وہ دور بڑا پر آشوب تھا یہ زمانہ وہ تھا۔ جب سمرقند و بخارا کے باشندوں پر چنگیز خاں تاتاری نے سخت ظلم و زیادتی کی۔ اس ہنگامہ وار و گیر میں جناب جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ ترک سکونت کر کے ایران کے شہر مشہد میں امام موسیٰ رضاؒ کے روضہ عالیہ پر اقامت پذیر ہوئے۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد ہندوستان کا رخ فرمایا اور اوچ شریف میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ زمانہ اور وقت کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ خانوادہ بخاریہ کی شاخیں برصغیر پاک و ہند میں بڑھتی اور پھیلتی گئی حتیٰ کہ اسی عالی نسب خاندان کا ایک کنبہ سندھیلیانوالی شریف (پیر محل) میں آ کر آباد ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کنبہ کو نسب و شرافت میں بڑی برکت عطا فرمائی۔ چنانچہ اسی

Marfat.com

خاندان بخاریہ کے ایک بزرگ سید امام شاہ صاحب کو خدائے بزرگ و برتر نے ایک فرزندار جمند عطا فرمایا۔ جن کا اسم گرامی جناب سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھا آپ رحمتہ اللہ علیہ بچپن سے نیک اطوار اور نیک طینت تھے۔

تحصیل علم کی تکمیل اپنے آباؤ اجداد کے زیر سایہ ہوئی۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ علوم باطنی کی تشنگی بجھانے کے لئے کسی اولیا اللہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے چنانچہ کچھ عرصے کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کوشش بارآور ثابت ہوئی اور موضع میرک شریف ضلع جھنگ میں تشریف لے گئے جہاں وقت کے ولی اللہ حضرت جناب سید چراغ علی شاہ صاحب اپنی مسند ولایت پر جلوہ افروز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جناب سید چراغ علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر اپنا مدعا بیان کیا اسی ایک ہی ملاقات نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو مرشد کے دامن سے وابستہ کر دیا۔ اس وقت آپ کی عمر ''۲۳'' برس تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خدمت مرشد میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور ہمہ وقت اپنے مرشد کے حضور خدمت کے لئے مستعد رہتے تھے عمر کا کافی حصہ خدمت مرشد میں گزارا اور حصول فیوض باطنی کے لئے اپنے مقصود کی تکمیل کی۔ بالآخر مرشد کی طرف سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت عنایت ہوا۔

خرقہ خلافت کے بعد ایک دنیا نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا اور حصول فیض کے لئے دن رات حاضر ہونے لگی بے شمار بندگان خدا نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے علمی اور روحانی استفادہ کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے عالم، عارف باللہ، فقیہہ عابد، زاہد، پارسا اور ساری دنیا سے کٹ کر صرف اللہ رب العزت کی طرف متوجہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ علوم ظاہری و

Marfat.com

باطنی میں یکتائے زمانہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی حیات ہی میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروائی اور درس وتدریس کا سلسلہ اپنی نگرانی میں شرع کروایا جوتا حال جاری وساری ہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا شجرہ نسب کئی واسطوں سے ہوتا ہوا جناب حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت تک جا پہنچتا ہے اور اسی طرح آگے چل کر سید امام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تک منتہیٰ ہوتا ہے۔

شعروسخن کا ذوق بھی قدرت کی طرف سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ودیعت ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نثر میں بھی کچھ کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ جو کہ بہت مشہور ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱)۔ اسرار المعرفت ۲)۔ حیات النبیؐ ۳)۔ مراۃ الفقرا ۴)۔ شوائظ البرکات فی رودرمی الجرت ۵)۔ رسالہ ردشیعہ امامیہ ۶)۔ رسالہ انوار قدسیہ فی ردرموز بدیعہ ۷)۔ فہرست نہج البلاغہ ۸)۔ امداد الٰہیہ ۹)۔ الہامات الٰہیہ ۱۰)۔ مناظرہ ہیر وقاضی۔

(نمونہ کلام ''فارسی I'')

بیا ساقی کہ تشنہ ام بدہ کاسہ وصال ما عمر شد نیم بگذشتہ بردر سوال ما
بدریا عشق بے پایاں ہزار ہا غوطہ ہا خوردم ولے پایاں نہ دیدہ ام کنارہ اومحال ما
ز درد ہجر بیمارم کہ در گریہ مے زارم بغیر از تو نہ غم خوارم نگر جانم تو حال ما
من مستم چوں دیوانہ ولے سوزم چوں پروانہ تو در بکشائے میخانہ بدہ بادہ زلال ما
ز آتش عشق تو سوزم بگریہ در شب وروزم بدہ مئے وصل امروزم کہ درد تو کمال ما

''II''

ربنا من پر خطا ہم تو عطا دارم امید نیست من کسی تو سوا دیگر کجا دارم امید
گفتہ کن نیک ہا ہم کردہ ام بد بے بہا این چنین من بے وفا از تو وفا دارم امید

Marfat.com

من بیمارم بے نوا در ہم مصیبت مبتلا لیکن خورم زیں مرض ہا از تو شفا درام امید

(نمونہ کلام ''اردو'')

حق نے حکمت سے اول عشق کو پیدا کیا پھر طفیلوں عشق کے ہوئے محمد مصطفیٰؐ

میم کی پوشاک دے لولاک بھی خود نے کہا میم کی یاری میں بھیجا عین کو سر الا

مشکل تو میری حل کر یا حضرت مشکل کشا

ناد علیؓ خاطر تیری حق نے یہ فرمایا ہے قرآن بھی بے شک تیرے شان میں آیا ہے

کون ہے تیرے برابر دشمنان نے غم کھایا ہے حضرت محمد مصطفیٰؐ بھی لحمک لحمی کہا

مشکل تو میری حل کر یا حضرت مشکل کشا

آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے کلام میں تخلص ''قطب'' اور کسی جگہ پر ''قطب شاہ'' تحریر فرماتے تھے۔

اولاد پاک:

اللہ کی حکمت ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر موجودہ سجادہ نشین تک نسباً ایک ہی صاحبزادہ چلا آرہا ہے اور موجودہ سجادہ نشین (سید اسرار حسین شاہ) کے ہاں بھی واحد نرینہ اولاد ہے اور اس کے آگے بھی یہ وحدت برقرار ہے یعنی قطب کا سلسلہ قطب تک آپہنچا ہے۔

۱۔ سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۲۔ سید فضل حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۳۔ سید اسرار حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۴۔ سید ابرار حسین شاہ صاحب عفی اللہ عنہ
۵۔ سید قطب علی شاہ صاحب عفی اللہ عنہ المعروف بابا سائیں

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب سید فضل حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بحکم والد گرامی بیعت جناب حضرت سید شیر محمد شاہ صاحب فتح پوری رحمتہ اللہ علیہ کی

Marfat.com

جوکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اول تھے۔اسی طرح جناب سید شیر محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب سید غلام رسول شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت جناب سید فضل حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کی اور جناب سید فضل حسین صاحب کے صاحبزادے سید اسرار حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت جناب سید غلام رسول شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کی۔ پیر سید اسرار حسین شاہ صاحب تاحال مسند سجادگی پر متمکن ہیں۔

خلفاء:

آپ کے درج ذیل چار خلفا ہیں اور ان کا سلسلہ آگے جاری وساری ہے۔

اول:

جناب حضرت پیر شیر محمد شاہ صاحب فتح پور شریف ضلع اوکاڑہ

دوم:

میاں اللہ یار صاحب رحمتہ اللہ علیہ کملانا موضع جلالپور شریف شورکوٹ ضلع جھنگ

سوئم:

میاں فاضل محمد سہو موضع دودہ شریف ہڑپہ ضلع ساہیوال

چہارم:

جناب حضرت سخی محمد شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ موضع سعد اللہ پور شریف ضلع ساہیوال

مندرجہ بالا چہار خلفاء کی تصدیق جناب حضرت سید سخی محمد شاہ صاحب کی ایک رباعی سے بھی ہوتی ہے۔جوکہ مندرجہ ذیل ہے۔

پہلا خلیفہ شیرن ماہی ہے دوجا اللہ یار ہمراہی ہے
تیسرا فاضل مرد خدائی ہے چوتھا سخی محمد گدائی ہے
جس لاج قطب گل پائی ہے۔

Marfat.com

ولادت:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت بروز یک شنبہ چاند کی اکیسویں بماہ بھادوں 1906ء بکرمی بمطابق 1849ء بوقت نصف رات۔

وصال:

بروز جمعرات بوقت اشراق 27 جمادی الثانی 1346ھ بمطابق 22 دسمبر 1927ء آپ کی عمر شریف تقریباً 78 برس تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آرام گاہ سندھیلیانوالی شریف میں مرجع خاص وعام ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حضرت سید سخی محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

یہ مجاہدے سے نفس کو مارے ہوئے اور مشاہدے سے دل کو زندہ کیے ہوئے سالک راہ حضرت ملکوت اور شاہد جلوہ عزت و جبروت اہل تصوف کے امام تھے اصناف علم میں کامل۔ علم وثبات کے پہاڑ اور مروت وشفقت کے خزانہ تھے۔ رموز واشارات میں عجوبہ روزگار تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام گرامی سید سخی محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ بن سید حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سادات بخاری سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے ہوتا ہوا جناب امام حسینؓ سے جاملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ 1305ھ میں بمقام ڈبلی ریاست بیکانیر میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی دینی تعلیم پر دسترس حاصل کی ابھی آپ رحمتہ اللہ علیہ تھوڑی ہی عمر کے تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ لیکن والدہ ماجدہ کی شفقت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو والد ماجد کی جدائی کا احساس اتنا نہ تھا۔

ایک دفعہ ایک برہمن سائل نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دروازے پر سوال کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خیرات لے کر دروازہ تشریف لائے۔ سوالی کی نگاہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر پڑی تو سوالی نے کہا کہ آپ گھر سے کسی بڑے آدمی کو بلاؤ۔ چنانچہ اس وقت سوائے والدہ صاحبہ کے اور کوئی نہ تھا۔ اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ صاحبہ دروازے پر تشریف فرما ہوئیں۔ اس پر سوالی نے کہا کہ تمہارا بیٹا زمانے کا ولی ہوگا اور ان کی عمر شریف تریسٹھ برس ہوگی اور اس لڑکے کو ولایت کا درجہ سندھیلیانوالی شریف سے عنایت ہوگا۔ آپ

Marfat.com

پر یہ لازم ہے کہ اس بچہ کا ہمیشہ خیال رکھنا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جلد ہی دینی علوم پر دسترس حاصل کی اور ترک سکونت کر کے بمقام غازی خنانہ نزد ہیڈ پلہ ماڑی تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں سکونت پذیر ہوئے۔ کچھ عرصہ قیام فرمانے کے بعد سعد اللہ پور شریف تحصیل وضلع ساہیوال میں مستقل سکونت اختیار کی۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ سعد اللہ پور شریف میں تشریف لائے تو اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شادی مبارک ہو چکی تھی۔ یہاں آ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا اور شب وروز اسی طرح گذر اوقات ہوتا رہا۔ یہاں پر ایک شخص میاں عبدالعزیز نامی تھے۔ جو کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے تعلق دار بن گئے اور ہمیشہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آ کر بیٹھتے تقریباً دو سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد میاں عبدالعزیز نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو کہا کہ آب سندھیلیانوالی شریف میں جا کر جناب قطب الاقطاب سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں خاصر ہو کر بیعت کریں۔ میاں عبدالعزیز نے کافی دفعہ یہی بات دھرائی۔آخر کار ایک دن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت کے لئے تیاری کر کے سندھیلیانوالی میں تشریف لے گئے راستے میں چار گھوڑ سوار ملے جو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے رشتہ دار تھے۔ وہ ملے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تم کدھر جارہے ہو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم تو بیعت ہونے کے لئے سندھیلیانوالی شریف جارہے ہیں اس پر گھوڑ سواروں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ آئیں اور ہمارے والد صاحب کے بیعت ہوں۔ جس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے معذرت طلب فرمائی آپ سیدھے جناب اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور بیعت کے لئے درخواست گذاری تو جناب اعلیٰ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم گھوڑ سواروں کے ساتھ کیوں نہیں گئے ہو اور مرید کیوں نہیں ہوئے ہو جب اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے یہ فرمایا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال پیدا

Marfat.com

ہوا کہ اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ باطنی نظر تو رکھتے ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ پورے آٹھ دن دربار عالیہ پر رہے اور جمعتہ المبارک کے دن جناب اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو بیعت فرمایا اور اجازت بھی عنایت فرمادی اور یہ بھی حکم فرمایا کہ جاؤ۔ گھر جا کر کچھ عرصہ چلہ کشی کرو۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ جب گھر پر واپس ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دنیا ہی بدل چکی تھی حکم شیخ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پانچ ماہ چلہ کشی میں گذارے۔ دوران چلہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا رابطہ اپنے شیخ سے جاری رہا جب چلہ کا دورانیہ اختتام پذیر ہوا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دربار عالیہ پر حاضر ہوئے جس پر جناب اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کچھ عرصہ کے لئے دربار عالیہ پر ہی چلہ کشی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کے حکم کی تعمیل فرمائی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دوسرے ساتھیوں کو گھر جانے کی اجازت فرمادی کچھ عرصہ کے بعد چلہ کشی کا دورانیہ اختتام پذیر ہوا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ظاہر و باطن پاک ہو گیا جس پر جناب اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت مرحمت فرما کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی آنکھ کو وہ نور بخشا جس سے اسرار و رموز الٰہی آپ رحمتہ اللہ علیہ پر منکشف ہو گئے اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اجازت عطا ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ پر تقریباً دو سال محویت کا رنگ رہا۔ جس طرف آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر اٹھتی لوگوں کے قلوب منور کر دیتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ تمام عمر مخلوق خدا کو درس ہدایت دیتے رہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پر تشنہ لب مخلوق سیراب ہوئی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے جناب سید فیض محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھے جن کو اپنی زندگی ہی میں خرقہ خلافت سے نواز۔ راہ سلوک کی تمام منازل طے کروانے کے بعد سجادہ نشینی بھی عطا فرمائی۔

Marfat.com

خلفاء:

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سے خلفا کو خرقہ خلافت عنایت فرمایا۔لیکن چند خلفائے عظام کا سلسلہ تاحال مخلوق خدا کی تشنہ لبی کو بجھانے کے لئے شب وروز کارخیر میں مصروف ہے۔ان میں سے چند مشہور خلفائے عظیم کے نام گرامی درج ذیل ہیں۔ جو کہ بہت ہی مقبول ہیں۔ا۔ جناب حضرت پیر مراد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نیکوکار 130/9-L تحصیل وضلع ساہیوال میاں سلطان محمد اوڈ 123/9-L میاں امان اللہ قریشی (ہڑپہ) میاں نظام الدین ہندوستانی چیچہ وطنی، میاں محمد علی سیال رجانہ (ضلع فیصل آباد) عوام الناس میں منظور ومقبول ہیں اور مندرجہ بالا خلفا کا سلسلہ وفیض جاری وساری ہے۔ لیکن چند خلفائے کرام اور بھی ہیں جن کا سلسلہ عوام الناس میں نہ پھیل سکا۔ان خلفائے کرام کے اسم گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

جناب میاں بہاول صاحب تھیم چک نمبر 126/9-L جناب میاں بھاون شاہ صاحب قریشی چک نمبر 130/9-L جناب صوفی نور محمد صاحب کاٹھیا موضع چھینا کرملی (ساہیوال) میاں نظام الدین جوئیہ کمالیہ

جناب قطب الاقطاب حضرت سید سخی محمد شاہ صاحب دامت برکاتہ کو صوفی شاعر ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔آپ نے فارسی، اردو اور پنجابی میں شاعری فرمائی۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مجموعہ کلام بالکل ناپید ہے لیکن کچھ کلام تبرکاً تحریر خدمت ہے۔

''نمونہ کلام''

الف اللہ نوں بیٹھ کے یاد کریئے اللہ باجھ نہ دونوں جہان یارو

نبیؐ پاک رسول حبیب پیارا جینہدا مرتبہ ہے لامکاں یارو

پیر جیہا نہ کون ومکان دسے اساں ویکھیا کر دھیان یارو

Marfat.com

باجھ پیر دے نہ کوئی ہور وڈا اساں سمجھیا خاص گیان یارو
پیر آئی تقدیر نوں ٹال دیوے جیکر پیر ہوئے مہربان یارو
ککھ کرے پہاڑ نوں پل اندر بھاویں کیڈا وی ہووے گراں یارو
پیر طالب نوں جو سمجھا دیوے طالب سمجھے چا مثل قرآن یارو
دس نس حدیث توں باہر نہیں باطن جنہاں نے لیا پچھان یارو
زنگار دلاں دے پیر چا دور کردے کنجی کلمے والی جد لان یارو
کلمہ جناں محبتاں نال پڑھیا جیویں پیر دا ہووے فرمان یارو
پیر گھات دے نال سمجھا دیندا کشف کھل جاندے آن فان یارو
جناں نفی اثبات دی ونڈ کیتی ہویا اونہاں دا دور گمان یارو
جنہاں مہر سکوت دی منہ لائی اندر تار محبوب دی رواں یارو
اونہاں یار تار دا قدر جاتا لیا اپنا آپ پچھان یارو
عاشق اپنا آپ پچھان کے تے وانگوں گونگیاں جھٹ لنگھان یارو
گل ہار سنگار محمدیؐ دا نال ادب دے توڑ چڑھان یارو
پاس انفاس دا خاص تصور کرکے وانگوں آرے دے جوش چلان یارو
وانگوں خضر دے آب حیات پیون صدا لایموت سدان یارو
عاشق سدا مراقبے وچہ رہندے جال وانگ شکاریاں لان یارو
جامہ پہن کے اپنے پیر والا ہم رنگ محبوب ہو جان یارو
جنہاں یار دا بھیت پچھان لیا اونہاں مشکلاں ہوئیاں آسان یارو
باطن وچہ جیا جون راز ربی ظاہر جدا جداہر دا نام یارو

Marfat.com

عالم اٹھاراں ہزار معلوم جنہاں طرح طرح دے نام سدان یارو

جیہڑے ملدے مرشداں کاملاں نوں لیندے اٹھاراں دا اصل پچھان یارو

عاشق چڑھ کے بیڑی شریعت والی دل نال طریقت دے لگان یارو

مدد پیر دی منزل حقیقت کھلے عاشق سمجھے گیان رحمان یارو

عاشق سو جو پیر دی کرے پوجا جیویں حق حقوق حقان یارو

جیہڑے پیر دے بھیت دے واقف ہوئے پہنچ جاندے لاہوت مکان یارو

جناں بھل کے پیر نوں ہور جاتا رد ہوے وانگ شیطان یارو

ازلی بخت سولڑے جناں دے نی لیندے پیر دا اصل پچھان یارو

بھیت پیر دا پایاں ہے عاشقاں نے وانگ بھمبٹاں جان جلان یارو

جدوں پیر توحید کلام کرے عاشق سن کے مست ہوجان یارو

زاہد زہد کریندیاں عمر گالی کرے لکھ عبادتاں دان یارو

ملے پیر فقر دے باجھ جہڑے ایویں مفتی مغز کھپان یارو

اک پیر مناونا سکھ لیو دوئی سکھو نہ کار جہان یارو

پونجی کار جہاں فنا دی اے۔ باجھ پیر دے نہیں امان یارو

کل کار جہان ویران کولوں دل کڈھیا قطب رحمتہ اللہ علیہ عرفان یارو

نال مہرے دے عاشقاں صادقاں نوں بخش کیتا سو خاص چادان یارو

جناں دوئی چا دلاں توں دور کیتی سوئی پہنچے نے لامکان یارو

دوئی دلاں توں ہوندی اے دور مشکل گورو ملیاں ہوندی روان یاور

گرو گیان دا دان عطا کردے جتھے ہو جاندے مہربان یارو

Marfat.com

هادی دلاں دے جندرے کھول دیندے جتھے ولی توجہ چا پان یارو
قطرہ اک نہ ہلدا حکم باجھوں طالب جیڈا ای زور لگان یارو
ازلی ازل دا جدوں قربان ہووے باجھوں محنتاں کھل گیان یارو
عشق باجھ نہ عاشقاں میل ملدے عشق آن معشوق ملان یارو
عشق مشک جتھے آن ہلدے باجھوں وصل دے نہیں امان یارو
جھلکا نام دا پاؤندے رہو سدا اینویں دم نہ مفتی جان یارو
جیہڑے دم عدم نہ کم آئے بناں نام دے دم نقصان یارو
نام کام ہے انعام بندگی دا ہوندی بندگی بند زبان یارو
کلی حرکتاں شہر وجود اندر نامی نام دا کریں دوران یارو
جدوں تیک نہ ایہ دقیق کھلے تدوں تیک ہے غیر طوفان یارو
دقیقہ سمجھ دا ہووے عیاں جدوں نہ کوئی غیر نہ غیر نشان یارو
ہوندی بھل ہے۔ بندیا غیر تیرا موہومہ ہستی ہے جدا نام یارو
پیر گیان کمان دا تیر مارے نسے وہم گمان شیطان یارو
بھل وہم گمان ہے ای جیہڑا مخفی ذات حقان یارو
جیہڑا سمجھ تھیں ہو بے سمجھ رہنا ایہو وہم گمان کہان یارو
ہستی وہم دا پردہ وچکار مولا تائیں خالق مخلوق سدان یارو
بنا رب مخلوق سنسار ناہیں بنا پیر دے کون انسان یارو
جدوں پیر مرید واصل ہووے ہوندا وہم گمان چلان یارو
باقی ذات ہی ذات دا ساتھ ہووے سوئی ذات صفات کہان یارو

Marfat.com

فَثَمَّ وَجهُهُ اللہ دا کریں ورد کر کڈھ قرآن سیان یارو

بنا گیان قرآن نہ سمجھ آوے اینویں کھپدیاں عمر کھپان یارو

کامل دلاں دا خاص جاسوس ہوندا آوے باطنی بات بتان یارو

وَابتَغُوا انسان سمان کریں وسیلہ وچھڑیاں کرے میلان یارو

پیدا کیتی اے کل مخلوق خالق ہے اہی خالق کثرت جہان یارو

خالق دات تے کثرت صفات جانو جیویں بیج تھیں جھاڑ پچھان یارو

ہک ملک ہلاوندا آ مارے بندے تے بند بھگوان یارو

بناں بھگت بھگوان نہ سمجھ آوے بھگت بھگیتوں کرے عیان یارو

مونہوں کہن دی اے بات بیلی کریں چارہ ایہہ بات چھپان یاور

قربوں قرب خدا دی ذات بندے بندہ صفت تے ذات نہان یارو

شوہ رگوں نزدیک تحقیق جانی جان کے جان کریں قربان یارو

بناں پیر سرپر نہ خبر آوے پیر سرپر دا کران یارو

جدوں شہر وجود دا سیر ہوئے وچہ بتیاں گیس مکان یارو

کلی خلقتاں وچہ درج ہین دونوں جہان یارو

ذاتی سلسلہ شروع احدیت کولوں ہووے وحدت آن نشان یارو

چودیں طبقیں ظہور ہویا کھڑیا احدیت تھیں باغ بستان یارو

امرکن فرمان ذیشان کیتے لا مکان مکان یارو

فیکون جدوں نموں ڈٹھے ہو حیران انسان یارو

ایہہ گل مشکل ہے وللڑی ہادی پان حقان دی لان یارو

Marfat.com

سخی محمدؒ انول دی کل کھلی کیتا گیان کلام دا دان یارو

آپ رحمتہ اللہ علیہ آخری ایام میں گوشہ نشینی اختیار کر گئے۔ گوشہ نشینی کے دوران کسی کو ملنے کی اجازت نہ تھی۔ بجز جناب حضرت پیر مراد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جو آخری وقت تک آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر خدمت رہے۔ دنیاوی علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ آپ رحمتہ اللہ علیہ یاد الٰہی سے ایک لحہ بھی غافل نہ ہوتے۔ کبھی کبھار آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے بستر علالت سے اچانک روپوش ہوجاتے لیکن کچھ ساعت کے بعد اسی بستر پر ہی پڑے دکھائی دیتے۔ ایک دن بروز بدھ آپ رحمتہ اللہ علیہ پر غشی کا عالم طاری ہوا۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ ہوش میں آئے تو جناب حضرت پیر مراد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی حضور آپ پر کچھ وقت تک غشی طاری رہی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ غشی نہیں تھی۔ بلکہ جناب اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ صاحب تشریف فرما تھے اور ہمیں لینے آئے تھے لیکن میں نے جناب اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں عرض کی ہے کہ جناب میں تو تیار ہوں۔ مگر لوگ کہیں گے کہ آج بدھ ہے۔ جس پر جناب اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں دوبارہ سوموار کو تمہیں لینے آؤنگا۔

آخر کار بروز سوموار بوقت صبح صادق بمطابق پانچ شوال ۱۳۶۸ھ سورۃ فجر کی آخری آیت کا ورد کرتے ہوئے۔ یایتھا النفس الطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی O

اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر شریف تریسٹھ برس تھی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دربار عالیہ سعد اللہ پور شریف تحصیل وضلع ساہیوال میں

Marfat.com

خاص وعام کے لئے مرجع خلائق ہے۔

اولاد پاک:

۱۔ جناسیّد سید میراں شاہ صاحب۔

۲۔ سید فیض محمد شاہ صاحب۔

۳۔ سید شاہ محمد شاہ صاحب۔

۴۔ سید عطا محمد شاہ صاحب۔

آپ کے بڑے صاجزادے سید سید میراں شاہ صاحب لاولد وصال فرما گئے تھے۔ باقی صاجزادگان میں سے جناب سید فیض محمد شاہ صاحب اور سید شاہ محمد شاہ صاحب بھی وصال فرما گئے ہیں۔ لیکن ان کے ہاں صاجزادگان ہیں اور سید عطا محمد شاہ صاحب بقید حیات ہیں۔

چونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنی حیات ہی میں اپنے بڑے صاجزادے سید فیض محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو سجادگی کے عہدہ پر ہی تعینات فرما گئے تھے۔ اسی لئے دستار مبارک بھی انہی کو ہی مرحمت فرمائی گئی۔ جناب حضرت فیض محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تمام عمر اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کی سنت پر عمل پیرا ہو کر مخلوق خدا کو فیضیاب فرماتے رہے۔ آخر کار اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کی عمر کے برابر تریسٹھ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخ وصال بروز سوموار چھ (6) فروری 1984ء میں بمطابق 3 جمادی الاول 1404ھ 24 ماگھ بوقت رات نو (9) بجے ہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد امور سجادگی جناب سید منظور حسین شاہ صاحب کو سونپے گئے۔ جو تا حال اپنے اسلاف کے طریقہ پر عمل پیرا ہیں اور تشنہ لب مخلوق اس میخانہ سے اپنی پیاس بجھا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میخانہ کو تا قیامت شاد باد فرمائیں اور اپنی رحمتوں کا نزول ہر لمحہ برساتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب زماں قطب الاقطاب
حضرت مخدوم سخی مراد علی شاہ نیکو کار رحمتہ اللہ علیہ

ولادت اور نسب:

حضرت مخدوم سخی مراد علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے مجدد اور گمراہی کے اندھیروں میں ہدایت کے نور تھے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ نے رشد وہدایت کی شمع ایسے زمانہ میں روشن کی تھی۔ جب ہندوستان کے مسلمان ایک نہایت نازک دور سے گذر رہے تھے۔ صد سالہ فرنگی دور کا آفتاب غروب ہو رہا تھا۔

مسلمان بہت زبوں حال تھے۔اس زبوں حالی کا پس منظر حق وصداقت کی راہوں سے برگشتگی تھی۔قرآن وسنت کی عظیم الشان تعلیمات جو دور اول کے مسلمان کی سربلندی کا راز تھیں۔مسلمان اس سے بہت دور ہو گئے تھے۔اس نازک دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اس حالت زار پر رحم فرمایا اور حضرت مخدوم سخی مراد علی شاہ نیکو کار رحمتہ اللہ علیہ جیسے مجدد اور مصلح دوراں کو پیدا کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ 1894ء میں بستی شاہ شکور موضع باغ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد محترم کا نام پیر صادق شاہ تھا۔دادا کا نام پیر احمد شاہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت مسلم بن عقیلؓ سے جاملتا ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد تصوف میں بدرجہ کمال تھے۔اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پرورش ایک ایسے پاکیزہ ماحول میں ہوئی اور آنے والے وقت نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو قطب دوراں کے رتبہ

Marfat.com

پر فائز کر دیا۔

تعلیم و تربیت:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم و تربیت بہت اعلیٰ پیمانے پر ہوئی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑی محنت اور جانفشانی سے علم حاصل کیا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ میں حضرت خواجہ مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں۔ جن کا حلقہ ارادت و بیعت بہت وسیع تھا اور اکابر و اعاظم زمانہ میں تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت سرعت اور برق رفتاری سے علوم عقلی اور نقلی ہر گوشہ پر کامل عبور حاصل کیا۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ فارغ التحصیل ہوئے تو راہ سلوک میں قدم رکھا اور علم باطنی کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے۔

سلسلہ بیعت:

جونہی تعلیم سے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فراغت حاصل کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کا قلب مبارک روحانیت سے منور ہونے کی سعی میں لگ گیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ کی جستجو شروع کر دی۔ اس وقت سندھیلیا نوالی شریف میں جناب قطب الاقطاب حضرت سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے عروج پر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تمام برادری بھی سید قطب علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دست بیعت تھی۔ لیکن برادری میں تاحال کوئی شخص نمودار نہ ہوا۔ جس کو خرقہ خلافت سے نوازا گیا ہو۔ اس وجہ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ شاید شیخ میں یہ مقام نہ ہو۔ جو اپنے مریدوں کو اہل سلوک کی منزلوں سے پار کر سکے۔

چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اس بنا پر بسی شریف ضلع ہوشیار پور میں تشریف فرما

Marfat.com

ہوئے۔ وہاں پر میاں شاہ محمد خاں چشتی رحمتہ اللہ علیہ کامل اکمل ولی اللہ تھے۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے اپنے نزدیک کامل واکمل ولی اللہ کو چھوڑ کر اتنا لمبا سفر کیوں اختیار کیا۔ جس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ انہوں نے مجھے مرید ہی نہیں کیا تو فقیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جاؤ! میں انہیں کہہ دو نگا وہ تمہیں مرید کرلیں گے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے واپس سندھیلیانوالی کا سفر اختیار کیا۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ پیر محل کے ریلوے اسٹیشن پر اترے تو سندھیلیانوالی شریف کا سفر پیدل اختیار کیا۔ کچھ سفر کرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں خیال گزرا کیوں نہ پہلے گھر جاؤں اور بعد میں آکر بیعت کروں گا۔ چنانچہ آپ نے واپس سفر شروع کیا۔ ابھی کچھ سفر ہی کیا ہوگا۔ راستہ میں ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ وہاں ایک گھر کے باہر ایک آدمی بیٹھا حقہ پی رہا تھا۔ آپ بھی کچھ آرام کی غرض سے اس آدمی کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور حقہ طلب فرمایا۔ جس پر اس آدمی نے اعتراض کیا کہ تم میرے مرشد پاک کو چھوڑ کر گھر جارہے ہو۔ میں تمہیں حقہ نہیں دونگا۔

جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بات سنی تو حیران ہوئے کہ جس شیخ کا درویش اتنا پہنچا ہوا ہو۔ تو مرشد پاک کا کیا مقام ہوسکتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس آدمی سے شیخ کی خدمت عالیہ میں جانے کا اسی وقت وعدہ کیا اور دونوں سندھیلیانوالی شریف سفر کر گئے۔ شام وہاں پہنچے تو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اندر تشریف لے جاچکے تھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ صبح باہر تشریف فرما ہوں گے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ رات ادھر قیام فرمائیں۔ چنانچہ اگلے دن اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ باہر تشریف فرما ہوئے اور سیدھے باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے معمول تھا کہ صبح سویرے پہلے باغ میں تشریف فرما ہوتے۔ سب سے پہلے لوگوں کو بیعت فرماتے اور بعد میں تمام مریدین میں تشریف

Marfat.com

لے آتے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک درویش کو حکم دیا۔ جو شخص بسی شریف سے آیا ہے۔ اس کو لے آؤ۔ چنانچہ اس درویش نے باآواز بلند اعلان کیا۔ کہ جو شخص بسی شریف سے آیا ہے۔ وہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش ہو۔ اس اعلان پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عمل نہ کیا اور سوچا میں تو جھنگ کا ہوں درویش نے اعلان تو کیا۔ کسی شخص کے نہ آنے پر دوبارہ اعلیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اسی درویش سے فرمایا۔ جاؤ دوبارہ باآواز بلند اعلان کرو کہ جو شخص بسی شریف سے آیا ہے اور وہاں اس نے شکایت بھی کی ہے۔ چنانچہ درویش کے دوبارا اعلان کرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا خیال نہیں کرنا چاہیے کہ تمہاری برادری تو یہاں پیر بن کر آتی ہے۔ درویش بننے کے لئے نہیں۔ اس لئے ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ پیرزادے ہیں۔ ان کی خدمت کرو۔ اس لئے وہ فیض سے محروم ہیں۔ یہاں پر تو درویش بننا پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت فرمایا اور سلوک کے تمام راز و رموز سے روشناس فرمایا بیعت کرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے شیخ کی خدمت میں پیش پیش رہے۔

ترک وطن:

1914ء میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد کو بمقام L-130/9 ضلع ساہیوال میں زرعی اراضی الاٹ ہوئی۔ تو اسی سلسلہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ تقریباً چھ سات سال کے بعد جھنگ سے ہجرت کر کے ساہیوال میں سکونت پذیر ہوئے۔ ایک دفعہ بموقع عرس مبارک اپنے مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ پہلے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو جھنگ یہاں سے نزدیک تھا۔ اب تم ساہیوال میں سکونت پذیر ہو گئے ہو۔ چونکہ ساہیوال یہاں سے بہت دور ہے۔ اس لئے آپ ہمارے خلیفہ سید سخی

Marfat.com

محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو کہ آپ کے نزدیک سعد اللہ پور شریف ضلع ساہیوال میں ہے۔اس کے پاس آتے جاتے رہا کریں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے شیخ کے حکم پر باقی تمام عمر جناب سید سخی محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں گزاردی۔کچھ عرصہ کے بعد جناب سید سخی محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت عنایت کیا۔اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کبھی اکیلے سندھیلیانوالی تشریف نہ لے گئے۔اگر جاتے تو حضرت سید سخی محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ہمراہی میں جاتے۔

اولاد پاک:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چار صاحبزادگان ہیں۔جن کے اسماگرامی یہ ہیں۔۱۔ جناب پیر احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۲۔ جناب پیر محمد شاہ صاحب ۳۔ جناب پیر منور شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۴۔ سجادہ نشین جناب مخدوم غلام مرتضیٰ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھے

جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت عنایت ہوا تو علاقے کی اردگرد کی کثیر تعداد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئی۔باقی تمام عمر مخلوق خدا کو تصوف کا درس دیتے رہے اور مخلوق خداوندی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوتی رہی۔

خلفاء:

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت تو بہت سے مریدین کو عطا فرمایا۔لیکن جن خلفا کا سلسلہ فیض جاری وساری ہے۔ان کے نام گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔1- میاں غلام قادر رحمتہ اللہ علیہ صاحب مالی درکھانہ اسٹیشن تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ 2- جناب میاں غلام شیر رحمتہ اللہ علیہ صاحب بمقام بھٹہ نواب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ 3- میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ لوھدرا بمقام 453/J.B چک کھنڈانوالہ تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ 4- میاں بہادر علی رحمتہ اللہ علیہ ضلع جھنگ

Marfat.com

ان کے علاوہ کچھ اور مریدین کو بھی خلافت عطا کی گئی۔ لیکن ان کا سلسلہ آگے نہ چل سکا۔ جن خلفا کا سلسلہ آگے نہیں چلا۔ ان کے نام گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

منشی عبدالجبار رحمتہ اللہ علیہ مرحوم خانیوال۔ منشی عبدالغفور رحمتہ اللہ علیہ صاحب ملتان۔ میاں مستان علی صاحب چک بھٹہ نواب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ صوفی محمد منشا صاحب رحمتہ اللہ علیہ مرحوم چک نمبر L 9 / 108 تحصیل و ضلع ساہیوال۔ میاں جاوید احمد صاحب چنیوٹ۔ منشی احسان علی صاحب چنیوٹ۔ میاں بشیر احمد 78/5-R ساہیوال قابل ذکر ہیں۔

کرامات:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات تو اتنی ہیں کہ یہاں درج کرنی محال ہیں۔ لیکن چند کرامات ایک راوی سے عرض خدمت ہیں۔

فتح دین بھٹی مرحوم چک نمبر 108/9L ضلع ساہیوال سے روایت ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ وصال فرما گئی۔ فیصلہ یہ ہوا کہ ان کو اپنی والدہ صاحبہ رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کریں۔ جب قبر کھودنے کے لئے مزار کے پاس گئے جو کہ ایک کمرے کے اندر تھی تو معلوم ہوا یہاں دوسری قبر کی بالکل کوئی گنجائش نہیں۔ تو درویشوں نے یہ تمام صورت حال آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اب تو شام ہوگئی صبح انشا اللہ کچھ کریں گے جب صبح ہوئی تو درویشوں نے قبر کے متعلق اجازت چاہی۔ جس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ خود کمرہ میں مزار پاک کے پاس تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پہلے تو دوسری قبر کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ اب اتنی جگہ ہوگئی کہ ایک قبر کھود کر پھر بھی جگہ بچ جاتی تھی۔ پہلے تو کئی درویش یہ مشورہ دے رہے تھے کہ کمرہ کو گرا کر کمرہ چوڑا کریں تاکہ دوسری قبر بن سکے۔ لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کے جانے سے قبر سے بھی زیادہ جگہ مل گئی۔

Marfat.com

یہی راوی ایک روایت کرتا ہے کہ ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ درویشوں کے لئے کمرہ بنوا رہے تھے۔ جب کمرہ تیار ہو گیا اور چھت کی تیاری ہوئی تو مستری نے شہتیر ماپا تو شہتیر لمبائی میں چھوٹا نکلا مستری آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور شہتیر لمبائی میں چھوٹا ہے۔ کیا کریں۔ اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا دوبارہ ماپو۔ مستری چلا گیا اور سب کے سامنے دوبارہ ماپنا شروع کیا تو شہتیر لمبائی میں کافی چھوٹا تھا۔ وہ مستری بمعہ کام کرنے والے درویشوں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی جناب شہتیر لمبائی میں کافی کم ہے۔ جس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تمہیں ماپنا نہیں آتا اور خود تشریف لے گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا عصا مبارک سے شہتیر کو ماپا تو شہتیر کی لمبائی بالکل پوری ہو گئی۔ اس کے بعد شہتیر دیواروں کے اوپر رکھ کر چھت ڈال دی گئی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اسلاف صالحین کی طرح صوفی شاعر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کا کلام جو کہ اردو پنجابی میں تھا۔ بالکل ناپید ہے۔ کوشش بسیار کے بعد کلام کے کچھ حصے میسر ہوئے ہیں۔ ان میں سے پنجابی کی ایک کافی قارئین کرام کے لئے تبرکاً درج کی جارہی ہے۔

Marfat.com

کافی

جھندے یار جدا ہو جاندے
او ہر دم پے کرلاندے
ڈھولا آ ہک واری وسیئے رل نال خوشی دے ہسیئے
دکھ درد دلاں دا دسیئے ڈھولا نین نہیں ہن راہندے
جھندے یار جدا ہو جاندے
او ہر دم پے کرلاندے
ہن یاد آئیاں اھوئے گھاتاں جتھے رل مل کیتیاں باتاں
ہن تار دسن سبھے پھاتاں ڈھولا مشکل ہو گئے لانھگے
جھندے یار جدا ہو جاندے
او ہر دم پے کرلاندے
تساں ہک سجدہ فرمایا میں عمر دا لیکھ لکھایا
تساں سانوں یار بھلایا اساں یاد تیری وچہ راہندے
جھندے یار جدا ہو جاندے
او ہر دم پے کرلاندے
شالا ایہوں الاھاں میرا چا سنسی سخی سچیرا
جھندا جگ تھیں شان اچیرا جبرائیل جھیئے جھندے باندے
جھندے یار جدا ہو جاندے
او ہر دم پے کرلاندے
شالا جم جم بنرا آوے مینوں اجڑی نوں آن وساوے
جج ڈھولن نال سہاوے پے پلنگ ماہی نوں چاہندے
جھندے یار جدا ہو جاندے

Marfat.com

او ہر دم پے کرلاندے

تیرے ایہو ساز تمور اے نت دل نوں لان ٹھنگورے

کرو وعدیاں دے دن پورے جہڑے آہائے نت فرماندے

جہندے یار جدا ہو جاندے

او ہر دم پے کرلاندے

ڈھولا چھوڑ پیاریاں یاراں ملیاں روضے اندر تھاہراں

میں دم دم پئی سد ماراں کل نفس آواز نہیں آندے

جہندے یار جدا ہو جاندے

او ہر دم پے کرلاندے

بس یار مراد علی دی سخی طاقت ہر اوہ گلی دی

انہوں خواہش بُری بھلی دی رکھی ہر وچ توڑ دے سانگے

جہندے یار جدا ہو جاندے

او ہر دم پے کرلاندے

وصال:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر شریف جب پچاسی سال ہوگئی تو اچانک صحت ناساز ہوگئی۔ ظاہری طور پر کچھ غشی کی حالت نظر آرہی تھی۔ لیکن دائیں ہاتھ میں تسبیح پر ذکر محبوب جاری تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے جب صحت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ ہاتھ کے اشارے سے اور زبان مبارک سے اپنی صحت کی تندرستی کی نشان دہی کرتے رہے۔

Marfat.com

آخری ایام میں گوشہ نشین ہو گئے۔ آخر کار صبح سویرے تین بج کر پینتالیس منٹ پر بروز جمعرات 9 ذوالحج 1399 ھ مطابق 31 اکتوبر 1979ء بمطابق 16 کاتک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون o

آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ہزاروں عقید تمندوں کی اشکبار آنکھوں سے اپنے حجرہ مبارک کے پاس سپرد خاک کیا گیا۔ جہاں آج بھی ہر خاص وعام کے لئے مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔

جانشین:

سجادہ نشین کے لئے قبلہ جناب حضرت فیض پاک سجادہ نشین سعد اللہ پور شریف تشریف لائے اور اپنے ہاتھ مبارک سے دستار قبلہ جناب حضرت مخدوم غلام مرتضیٰ شاہ صاحب کو عنایت فرمائی گئی۔ یعنی یہ بار ولایت ان کے کاندھوں پر ڈال دیا گیا۔ تا دم تحریر مخلوق خدا سجادہ نشین کے فیض کریمانہ سے اپنی پیاس بجھا رہی ہے۔ جناب مخدوم غلام مرتضیٰ شاہ صاحب باحسن اپنے اسلاف صالحین کے نقش قدم پر رواں ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اس آستانہ عالیہ کو تا قیامت شاد و آباد رکھیں۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

Marfat.com

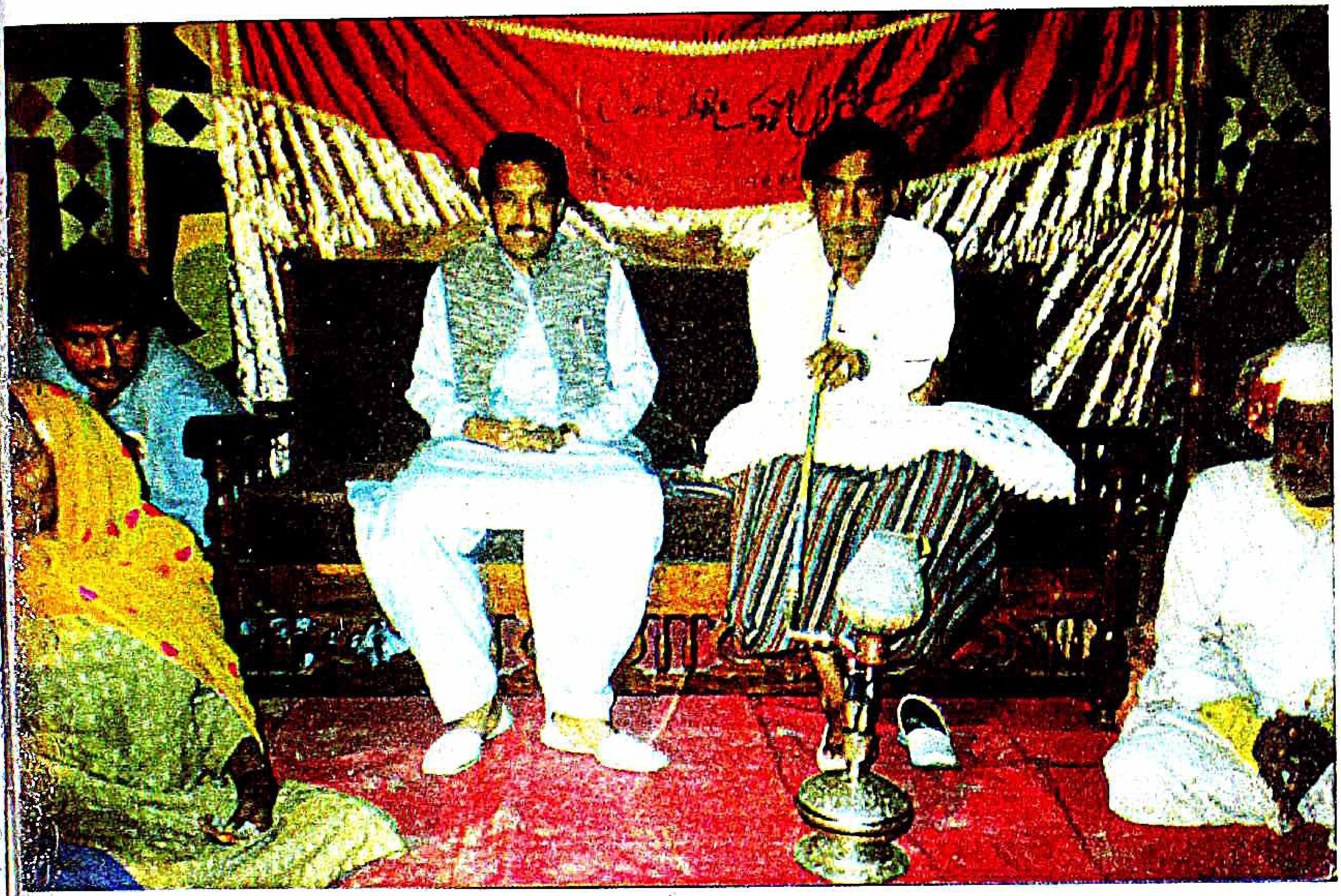

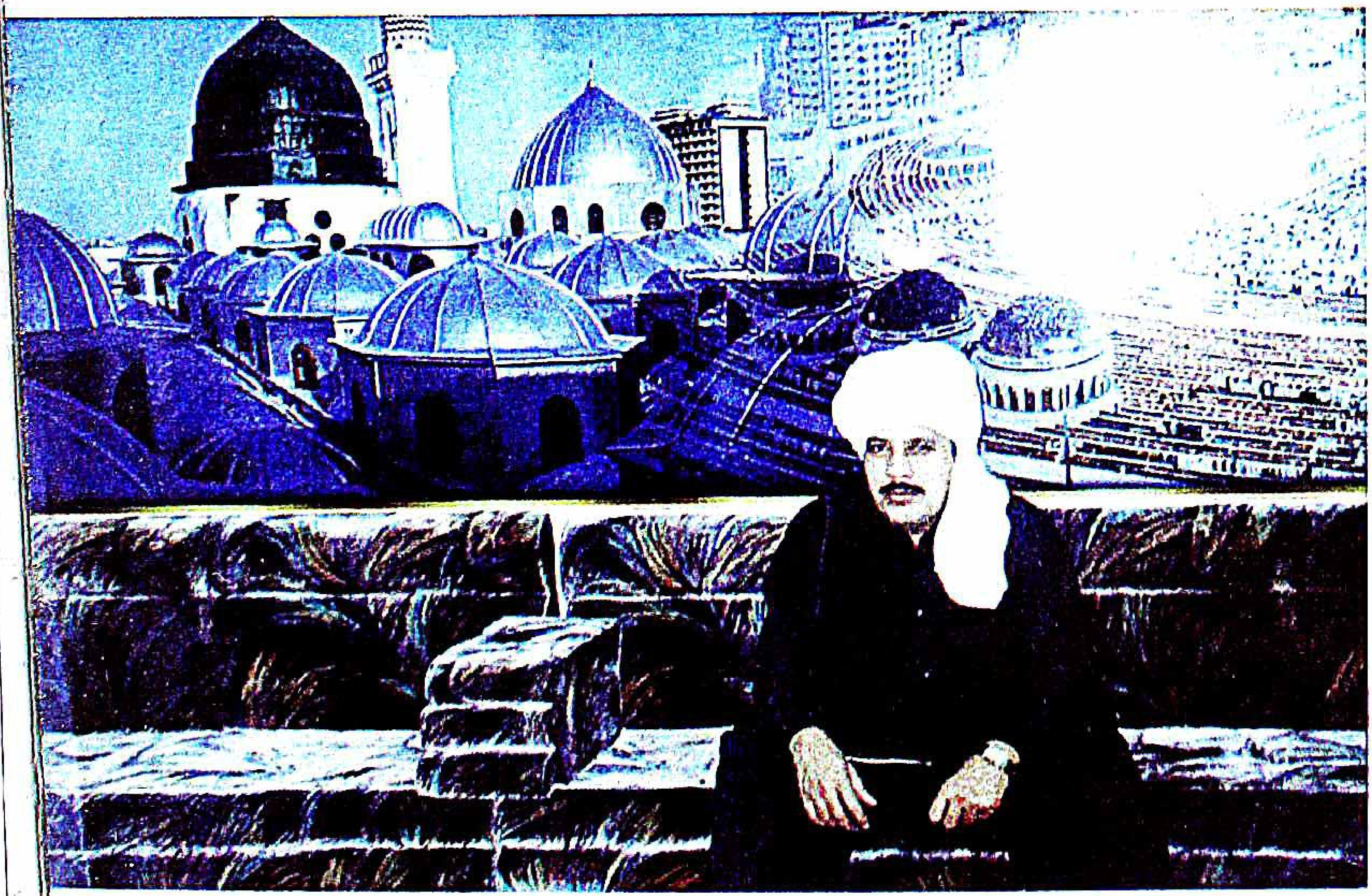

Marfat.com

تعارف منتظم اعلیٰ

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ برصغیر میں اولیاء کرام نے تبلیغی مشن پر کام کیا وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اطراف واکناف میں اسلام کا مہِ تاباں جو اپنی پوری تابانی کے ساتھ چمک رہا ہے وہ انہیں بزرگوں کی کوشش پیہم کا نتیجہ ہے۔ حضرت مسلم بن عقیل کی نسل پاک سے ایک بزرگ جن کا اسم گرامی حضرت شیخ کبیر رحمتہ اللہ علیہ ہے جو کہ ضلع جھنگ کے قریب ایک بستی شاہ شکور میں آپ کا آستانہ عالیہ ہے۔ مبلغین اسلام کے سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ انہی کی اولاد پاک میں سے ایک مرد باصفا جن کا اسم گرامی قبلہ عالی جناب لجپال سخی مراد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہے جو کہ ضلع ساہیوال کے قریب ایک گاؤں 130/9-L دربار عالیہ مردان پور شریف میں مقیم ہوئے اور جس کے میخانہ توحید سے ہزاروں تشنگانِ وحدت نے اپنی تشنگی کو سیرابی وصال سے تکمیل کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ وہ مرد کامل تھے جنہوں نے اپنے کردار وگفتار سے رہروان کوئے محبت کی رہنمائی فرمائی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ ایسی شخصیت کے مالک تھے جنہوں نے اپنی ذاتی مفاد پر ملی اور مذہبی منفعت کو ہمیشہ مقدم رکھا اور دین حق کی تبلیغ کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور شمع رسالت پر پروانوں کی طرح محبت میں جگر سوختہ رہے۔ آج بھی جن کا مزار پرانوار مرجع عام وخاص ہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اعلیٰ شان صاحبزادگان میں سے جناب قبلہ پیر محمد شاہ صاحب کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو کہ بخت ہما کا حامل ٹھہرا جن کے وجود مسعود سے دربار عالیہ حضور لجپال سخی مراد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو چار چاند لگ گئے۔ اس سے میری مراد صاحبزادہ پیر سعید احمد شاہ صاحب ہیں جو کہ (جدہ شریف) سعودی عرب میں مستقل طور پر قیام پذیر ہیں۔ آپ وہ منظور نظر! شہنشاہ بطحیٰ صلی اللہ تعالیٰ و آلہٖ وسلم ہیں جن کو حضور

Marfat.com

پرنور سرکار دو عالم سرور کائنات ﷺ نے اپنے دربار پرانوار میں اقامت پذیری کا شرف عطا فرمایا۔ خداوند قدوس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے (فَلَنُحْيِيَنَّه حَيٰوةً طَيِّبَةً) کی پاکیزہ زندگی سے سرشار فرمایا۔

لہٰذا اس مرد قلندر صفت انسان نے اپنے بزرگوں کی روایات کو جاری رکھنے کیلئے اپنے چھوٹے بھائی موجودہ سجادہ نشین دربار عالیہ صاحبزادہ پیر صفدر حسین شاہ صاحب کی معاونت کیلئے اکثر پاکستان تشریف لے آتے ہیں اور خصوصی طور پر اپنے بزرگوں یعنی حضرت شیخ کبیر رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے دادا حضور لجپال سخی مراد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اعراس مبارک پر حاضری دیکر تمام انتظامات کی خود نگرانی فرماتے رہتے ہیں اور آنے والے زائرین کی بنفس خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں رکھتے اور بزرگوں کے مہمانوں کی خدمت کرنا اپنا طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں۔

گویا کہ علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل شعر کے کما حقہ مصداق نظر آتے ہیں۔

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

خداوند قدوس سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا ہے کہ خداوند قدوس منتظم اعلیٰ یعنی صاحبزادہ پیر سعید احمد شاہ صاحب کو عملی زندگی میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ غوثیہ باغنامہ طلبیہ۔ نظم

کنت کنزاً حق کہا تااحد سے احمد ہوا
کیا باغ کھڑیا مصطفٰے ہر گل رنگ و رنگ ہا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

علیؓ چمن کے ہیں شجر حسنؓ و حسینؓ ہر دو ثمر
سن باغ نبویؐ کی خبر کھڑیا ہے گل زین العباؓ
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

باقرؓ گلابی پھول ہیں صادق سرو سردول ہیں
کاظمؓ علیؓ مقبول ہیں گل لالہ ہیں موسےٰ رضاؓ
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

دوازدہ کے نور سے ایک شاخ لٹکی دور سے
ہے باغ اس دستور سے معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ راہ ھدا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

ہیں سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ گل ریحان حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ ہیں پھولداں
ہیں شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ زعفراں کیا گل ہر رنگ کا کھڑا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

Marfat.com

فضل رنگ بہار ہیں ابوالفرح رحمتہ اللہ علیہ گل گلزار ہیں
ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ گل انار ہیں کھڑیا مبارک رحمتہ اللہ علیہ کیوڑا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا
شاہ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ ہیں گل ہر تو رنگ رنگین ہیں
کھڑیا تو عرش زمین ہیں امت نبیؑ کے پیشوا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا
عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ ہیں گل چمن مشہور سیف الدین زمن
ہیں فضل حق رحمتہ اللہ علیہ بوٹا عدن گل ابوالفرح رحمتہ اللہ علیہ صوفیا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا
سید احمد رحمتہ اللہ علیہ گل ہیں کیا مشک عنبر ہل ہیں
مسعود رحمتہ اللہ علیہ کرنا پھل ہیں گل ہار سید نور شاہ
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا
شاہ میر رحمتہ اللہ علیہ ہیں گل عجب ہیں شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ عالی نسب
غوث محمد رحمتہ اللہ علیہ خوش لقب ہیں گل طوبےٰ کی ہوا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا
عبدالقادر اکسیر ہیں بالا محمد رحمتہ اللہ علیہ پیر ہیں
روشن چوں بدر منیر ہیں کھڑیا شگوفہ مرتضےٰ
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

Marfat.com

چمن عبدالقادری رحمتہ اللہ علیہ — عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ گل ناصری
گل زین العابد رحمتہ اللہ علیہ جعفری — عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ سہیورا

یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

گل چاندنی ہیں مصطفیٰ رحمتہ اللہ علیہ — محمود رحمتہ اللہ علیہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ صفا
ہیں گل نرگس مجتبیٰ رحمتہ اللہ علیہ — کھڑیا ہے ہر رنگ موتیا

یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

گل حیدر رحمتہ اللہ علیہ ہے گلزار کا — وہ کھڑیا رنگ بہار کا
شاہ غوث رحمتہ اللہ علیہ نور انوار کا — کیا گل ہیں باطن صفا

یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

سلطانوں رحمتہ اللہ علیہ کے سلطان ہیں — مشہور ہاتھی وان ہیں
ہر گل کی داستان ہیں — ہیں شیر علی رحمتہ اللہ علیہ نور اللہ

یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

گل کھڑیا سیّد چراغ رحمتہ اللہ علیہ کا — بوٹا ہے نبوی باغ کا
گل مشک ہر دماغ کا — ہیں قطب شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے راہنما

یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

حضرت سخی رحمتہ اللہ علیہ محمد منبع سخا — ورثہ شاہ مرادن رحمتہ اللہ علیہ کو دیا
ہے درس وحدت کا کھلا — نور البقا نور البقا

یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

Marfat.com

مشکل کشا مشکل کشا صدقہ شاہ مرتضےٰ
منظور کریو التجا یہ عاجزانہ ہے دعا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا
یا الٰہی کر قبول عاجزی صدقہ رسول
جلد کر مطلب حصول قطب کے مشکل کشا
یا الٰہی کر مجھے گل پنجتن کے باغ کا

شعر نمبر 1، اور 2 یہ دونوں اشعار بعد میں شامل کئے گئے ہیں۔ جو کہ محمد حنیف فانی صاحب کے تحریر کردہ ہیں۔

Marfat.com

دست بستہ بارگاہ ایزدی میں

یا خداوندا بحق مصطفےٰ ہوں بے ہمت کر تو عشق اپنا عطا
یہ دعا اپنے کرم کر قبول از طفیل آل اولاد رسول
نزع کے دم میں رہے کامل ایمان
عشق تیرا دل میں ہو کلمہ زبان
(اعلیٰ حضرت سید قطب علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تمت بالخیر

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحِیم

سگ درگاہ میراں شو چوں خواہی قرب ربانی
کہ برشیراں شرف دارد سگ دربار جیلانی

محبت جس کے دل میں ہے جناب غوث اعظم کی
ملی دربار عالی سے اسے شاہی دوعالم کی

شجرہ شریف امامیہ غوثیہ قادریہ قطبیہ مرادیہ

بفرمان قبلہ مرشد صاحب جناب مخدوم غلام مرتضےٰ شاہ نیکو کار سجادہ نشین درگاہ قطب الاقطاب حضرت مخدوم پیر مراد علی شاہ نیکو کار رحمتہ اللہ علیہ ونور اللہ مرقدہ مردان پور شریف چک نمبر L-130/9 تحصیل وضلع ساہیوال نے چھپوا کر برائے عقیدتمندوں ومریدان کے لئے شائع کیا۔

مصنفہ:

احقر العباد سگ دربار جیلانی احمد دین مرحوم ومغفور

والد محترم

ترمیم کردہ:

محمد حنیف فانی چک نمبر L-108/9 تحصیل وضلع ساہیوال

Marfat.com

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد ونعت کے ہر عقید تمند صاحب ذوق وشوق اور مرید کو واضح ہو کہ وظائف قادریہ عالیہ غوثیہ بہت ہیں۔ جس طالب کو شوق پڑھنے اور وظائف کا ہو وہ صاحب خدمت پیر ومرشد قبلہ وہادی مخدوم غلام مرتضےٰ شاہ نیکوکار سجادہ نشین درگاہ حضور پرنور پیر مراد علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حاضر ہو کر دریافت کرلیوے۔ اب اس جگہ صرف شجرہ شریف قادریہ عالیہ غوثیہ ودیگر مختصر وظیفہ اندراج ہے۔ ہر صاحب عقید تمند مرید اس کا ہمیشہ پڑھنے کا پابند رہے۔ ہر نماز کا پابند رہے۔ نماز کبھی نہ چھوڑے۔ نماز تہجد کے پڑھنے کا طریقہ مخدوم صاحب سے سمجھ کر ہمیشہ پڑھا کرے بعد نماز تہجد کے یہ درود شریف تین تسبیح پڑھی جاوے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

پھر تین تسبیح سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر تین تسبیح کلمہ شریف کی پڑھے۔

بعدہ نماز فجر کے شجرہ شریف پڑھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف امامیہ غوثیہ قادریہ قطبیہ مرادیہ

بمعہ اسما الٰہی ننانوے

یا اللہ یاالرحمن ذات کبریا کیواسطے
یا رحیم رحم کراب مصطفیٰ کیواسطے

یا علی یا ولی یا کبیر یا حفیظ
حل کرو مشکل سبھی مشکل کشا کیواسطے

یاذوالجلال العالی دے ہر مصائب سے اماں
حسنؑ حضرت کشتہ تسلیم و رضا کیواسطے

یا مانع الضّاد ہر اعدا سے لے بچا
حسینؑ ابن علی شہید کربلا کیواسطے

یاذالکرام کرم فرما تو میرے ہر حال پر
حضور زین العابدینؓ آل عبا کیواسطے

یا باعث الشہید مقبول کر ہر خلق میں
حضرت محمد باقرؓ مقبول شاہ کیواسطے

یا بدیع الباقی دے شوق اپنے نام کا
حضور جعفر صادقؓ اس بے ریا کیواسطے

یا مالک الملک اے میرے مالک قدیم
بخش مجھ کو موسےٰ کاظمؓ مولینا کیواسطے

یاسبحان الاکبر اب پاک دل وجان کر میرے
اس امام اولی علی موسیٰؓ رضا کیواسطے

یا رقیب یا جبار دور کر دشمن سبھی
خواجہ معروف کرخیؓ پیشوا کیواسطے

یاسلام المومن رستہ ملے تیرا مجھے خواجہ
سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ اولیا کیواسطے

یاوکیل یا کفیل دور کر رنج و محن
حضرت جنید ہادی رحمتہ اللہ علیہ الہدا کیواسطے

یاقوی الواحد طاقت مجھے طاعت کی دے
شیخ شبلی پیشوا اصفیا کیواسطے

یاقدیم الواحد اب کھول عقدے دل کے سب
عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ ابوالفضل منزل علا کیواسطے

یا عزیز دے امان نار جہنم سے مجھے
حضرت ابوالفرح رحمتہ اللہ علیہ ہادی اتقیا کیواسطے

Marfat.com

یا جلیل یا کریم منظور کر درگاہ میں   ہنکاری بوالحسن رحمتہ اللہ علیہ صاحب دل صفا کیواسطے
یا غفور یا روف کر گناہوں سے بری   المبارک بوسعید رحمتہ اللہ علیہ آشنا کیواسطے
یا حی یاقیوم زندہ کر دل کو میرے   غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ پیر پیراں پیشوا کیواسطے
یاوہاب یاتواب توبہ کر میری قبول   سیف الدین عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ صاحب لقا کیواسطے
یا غنی یا عظیم ہر گھڑی خوشحال رکھ   حضرت فضل اللہ ابونصر رحمتہ اللہ علیہ رہنما کیواسطے
یانور معرفت سے دل کو منور کر میرے   شاہ صفی الدین رحمتہ اللہ علیہ صوفی باصفا کیواسطے
یالطیف لطف کر ہر رنج وغم سے دے اماں   حضرت احمد عباس رحمتہ اللہ علیہ بادشاہ کیواسطے
یا ستار یا غفار دھو میرے دفتر سیاہ   حضرت علی مسعود رحمتہ اللہ علیہ تاج اولیا کیواسطے
یاعلم الغیوب مجھ کو قید غفلت سے بچا   مخدوم ہادی نورشاہ رحمتہ اللہ علیہ شہنشاہ دوسرا کیواسطے
یامالک القدوس بخشو تاج عزت کا مجھے   حضرت محمدؐ میر رحمتہ اللہ علیہ شاہ دوسرا کیواسطے
یاعلیم الباسط دل بھر دے اپنے نور سے   پیر شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ شاہ نور ضیا کیواسطے
یا معزالرافع عزت ملے دربار میں   اچوی محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ عالی پیشوا کیواسطے
یا قادر یا مقتدر طاقت بخش سب غیر پر   ثانی عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ رئیس اولیا کیواسطے
یاحلیم ویاسمیع کر عرض سب میری قبول   حضرت محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ بالا رہنما کیواسطے
یا قریب ویارشید قرب بخش اپنا مجھے   قبلہ عبدالقادر ثالث رحمتہ اللہ علیہ عطا کیواسطے
یا قاضی الحاجات بھر جھولی گدا کی کرم سے   حضرت عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ شہنشاہ کیواسطے
یا حمید الصّمد کر منزلیں آسان سب   حضور زین العابدین عابد رحمتہ اللہ علیہ علا کیواسطے
یا معطی یا منعم محتاج نہ کر غیر کا   داتا شاہ چراغ رحمتہ اللہ علیہ سراج اولیا کیواسطے
یامنتقم یا مقسط دشمن میرے سب چور کر   عاشقوں کے پیر سید مصطفیٰ کیواسطے

Marfat.com

یا باری المصور اب عشق کا شربت پلا | قبلہ حاجات اس محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ کیواسطے

یا مقیت یا معید غیر الفت سے بچا | حضرت اعلیٰ پیر سید مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کیواسطے

یا نصیر یا حکیم کر مدد میری ہر گھڑی | جیلانی حیدر بخش رحمۃ اللہ علیہ صاحب پارسا کیواسطے

یا حنان کرم فرما کر میرے عیبوں کو بخش | حضرت غلام غوث رحمۃ اللہ علیہ شان بقا کیواسطے

یا ظاہر یا باطن باطن میرا سب صاف کر | حضرت ہاتھیوان رحمۃ اللہ علیہ اس شاہ سخا کیواسطے

یا رزاق الخالق کر عطا رزق حلال | حضرت اعلیٰ علی شیر رحمۃ اللہ علیہ دلربا کیواسطے

یا کریم الواسع اب کرم سے بھرپور کر | سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کیواسطے

یا مجیب الدعوات التجائیں کر قبول | پیر محلوی قطب علی شہنشاہ کیواسطے

یا رحمٰن یا حفیظ شر شیطان سے بچا | حضرت اعلیٰ سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ باخدا کیواسطے

یا حافظ یا ناصر نصرت ملے میدان میں | شاہ مراد علی ہیں مخزن ھدا کیواسطے

یا احسن الخالق اب راہ احسن پہ چلا | کر قبول التجا شاہ مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ کیواسطے

وقت نزع میں یاد ہو کلمہ محمدؐ کا مجھے | ہاتھ پھیلاتے ہیں در پر التجا کیواسطے

شاد اور آباد رکھ در دین دنیا میں سدا | کھول دروازے کرم سب مجھ گدا کیواسطے

سائل "احمد دین" تیری بارگاہ میں یا اللہ | آبرو رکھ ہر طرف سب اولیا کیواسطے

آمین ثم آمین

بعد شجرہ شریف کے اسما معظّمہ تین تسبیح پڑھی جاوے

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا کریم

یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیاً اللہ امداد کن فی سبیل اللہ

بعد دعا مانگ کر فارغ وظیفہ ہونا چاہیے۔

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

ماخذ و مراجع

"کتاب" تذکرۃ الاصفیا

تصنیف:

مخدوم غلام مرتضٰی شاہ صاحب نیکوکار مدظلہ اللہ تعالیٰ

۱۔	مراۃ الفقرا	اعلیٰ حضرت قبلہ عالی جناب سید قطب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ
۲۔	حیات داتا سید سید محمد شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ	جناب سید افضال حسین شاہ گیلانی صاحب مدظلہ
۳۔	تذکرہ میر سید محمد غوث بالا پیر امیر گیلانی	جناب سید افضال حسین شاہ گیلانی صاحب مدظلہ
۴۔	خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور لاہور
۵۔	تذکرہ اولیائے پاک و ہند کلاں	مرزا محمد اختر دہلوی
۶۔	مدینۃ اولیا	محمد دین کلیم قادری لاہوری
۷۔	تذکرۃ اولیا	شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ
۸۔	اولیائے اسلام	میاں محمود علی پی۔ ای ایس
۹۔	اسلامی دستور حیات	غلام احمد حریری
۱۰۔	خطہ پاک اوچ	مسعود حسن شہاب
۱۱۔	اخبار الاخیار	مولوی عبدالحق محدث دہلوی
۱۲۔	تذکرہ مشائخ قادریہ	محمد دین کلیم قادری لاہوری

Marfat.com

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی الدَّارِ ؕ

تحقیق اولیاء اللہ نہیں مرتے بلکہ نقل کرتے ہیں ایک خانہ سے دوسرے خانہ میں (الحدیث)

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ نگاہ کی تیغ بازی وہ سپاہ کی تیغ بازی

تذکرۃ الاصفیاءً

مصنف و محرک

سجادہ نشین مخدوم غلام مرتضےٰ شاہ نیکو کارؒ

شائع کردہ :

اِدارۃُ المُرتضےٰ

دربارِ عالیہ مردان پور شریف

چک نمبر ۹/۱۳۰ ایل ڈاک خانہ ۹/۱۲۹ ایل تحصیل و ضلع ساہیوال

Marfat.com